# شہید وفا

یعنی

وہ دلچسپ ڈراما جو اسپین کے زمانۂ زوال

کی ایک سچی جگرخراش داستان سے لیا گیا ہی

مصنّفہ

جناب مولوی محمد عبدالحلیم صاحب شرر لکھنوی

مصنّف

فردوس بریں ایام عرب فتح اندلس فلپانا ملک العزیز وغیرہ

باہتمام

محمد فخر الدین تاجر کتب و مالک مطبع

مطبع فخر المطابع لکھنؤ میں چھپا

قیمت عہ

# التماس

...خانہ تجارتی مطبع فخر المطابع لکھنؤ میں جملہ علوم و فنون کی عربی فارسی اردو کتب کا بڑا ذخیرہ تاجرانہ د...
...کے لیے ہر وقت موجود رہتا ہے جسکی مفصل قابل ملاحظہ فہرست کلان طلب کرنے پر مفت ارسال...
...ندہ کتب قصص درج ذیل ہین جو مندرجہ ہو طلب فرمائیے۔ جملہ اقسام کے کتب ہمیشہ تاجرون کو اور مت...
...عایت بذریعۂ ویلو روانہ ہوتی ہین۔ الملتمس محمد [illegible] الدین تاجر کتب و مالک مطبع فخر المطابع لکھنؤ بلوچ...

| نام کتاب | قیمت | نام کتاب | قیمت | نام کتاب | قیمت | نام کتاب |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ...ت لیلہ باتصویر | ۱۴/ | گوپی چند | ـ/ | ابجٹ کہانی | ۰/ | ایضاً دوم |
| ...ضاً تقطیع کلان باتصویر | عہ/ | مجموعہ قصص | ۱/ | حکایات نادرہ | ۱۳/ | کوچک باختر |
| ...انہ عجائب خورد | ۵/ | اندرسبھا امانت |  | سراپاے تصویر غم | ـ/ | ...الا باختر |
| ...ضاً واضح بادامی کاغذ | ۲/ | مداری لال | ۱/ | قصہ گلفام | ـ/ | ایرج نامہ اول |
| ...ضاً کاغذ سفید چکنا | ۸/ | اندرسبھا خورد | ۰/ | قصہ ممتاز | ۱۴/ | ایضاً جلد دوم |
| ...روش سخن | ۵/ | چشمہ شیرین | ۱/ | گلشن جانفزا | ۶/ | صندلی نامہ اور... |
| ...غ وبہار مع تصویر | ۴/ | جوگن نامہ | ۰/ | باغ عاشق | ۱/ | ایضاً جلد دوم |
| ...یش محفل مع تصویر | ۵/ | ایجاد رنگین | ۱/ | گلاب چمیلی | ۳/ | طلسم خیال سکندری |
| ...ستان امیر حمزہ نثر | ۱۴/ | چوہے نامہ | ـ/ | سراپاے پری | ۰/ | ایضاً دوم |
| ...ضاً نظم | ۹/ | پدماوت اردو | ۳/ | قصہ ملکہ فقیہ کلان | ۴/ | ایضاً سوم |
| ...ار سہیلی اردو | ۵/ | قصہ ملک محمد | ۵/ | پدماوت اردو مترجم | عہ/ | کامروپ جادو |
| ...سیاہ پوش | ۰/ | قصہ بہرام گور | ۱/ | قصہ ہنس جواہر بھاکھا اردو | ۲/ | افسانہ دلفریب |
| ...گاسن بتیسی | ۳/ | مثنوی عالم | ۵/ | شگوفہ محبت | ۲/ | طلسم ہوشربا اول |
| ...ل پچیسی | ۲/ | قصہ نلدمن | ۱/ | زینۃ العروس | ۲/ | بقیہ ہوشربا اول |
| ...عابد شیطان | ـ/ | فسانہ دلپذیر | ۲/ | بارہ ماسہ وہاب | ـ/ | جلد دوم |
| ...طا کہانی | ۲/ | مثنوی میر حسن | ۳/ | عجائب المخلوقات | ۴/ | بقیہ ہوشربا جلد دوم |
| ...گل... | ۲/ | مثنوی قلق | ۱۲/ | خزینۃ الامثال عربی اردو | ۸/ | طلسم ہوشربا سوم |
| ...صنوبر | ۱/ | زلیخا اردو | ۲/ | دیوار قہقہہ | ۱/ | ایضاً جلد چہارم |
| ...انہ جمیل | ۳/ | قصہ عجیب وغریب عورت ڈولہ | ـ/ | طلسم فرنگ مع تاثیر الانظار | ۴/ | ایضاً جلد پنجم حصہ اول |
| ...تن | ۵/ | لیلی مجنون | ۱/ | مطلع العلوم اردو | عہ/ | ایضاً جلد پنجم حصہ دوم |
| ...از نسیم چوبہ نظم | ۲/ | سپاہی زادہ نظم | ۱/ | نوشیروان نامہ حصہ اول | عہ/ | ایضاً جلد ششم |

کل فرمائشین بنام محمد فخر الدین تاجر کتب فخر المطابع لکھنؤ بلوچ پورہ آنا چاہیئین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# شہید وفا

## پہلا ایکٹ

## پہلا سین

صحرا قریب مدینہ غرناطہ

یوسف جوش جنون مین بک رہا ہے

**یوسف** ”صفیہ! صفیہ! آہ یہان صحرا مین تیری جگہہ مجھے کون جواب دیگا؟ تیری محبت مجھے کوستائے گی کاش کچھ تجھہ پر اثر پڑتا۔ تو کیون نہین کرتی کہ مین تیرا نازبردار ہون؟ کیا کوئی مجھہ سے زیادہ تیرے حسن کا قدردان ہے؟ مجھہ مین کیا برائی ہے۔ تیری طرح مین بھی ایک نامور قاضی کا بیٹا ہون ہر قسم کی لیاقت بھی مجھہ مین موجود ہے تمام علوم مین داخل ہے۔ سپہگری مین بھی بارہا میرا امتحان ہوچکا ہے کیا کرون کہ تیرا دل تجھ سے میری سفارش کرے۔ منصور آتا ہے۔ کاش یہی معلوم ہوتا کہ یہ بیتابی کچھ اثر نہ کریگی۔ ہان ہان اگر تجھہ پر نہین تو اپنے اوپر پورا اختیار ہے“

”تجھ پر قابو نہین دل پر تو ہے قابو اپنا“

آپیاری صفیہ! تجھ پر اپنی جان فدا ...“

**منصور** :” یوسف یہ کیا ہے؟ کیسا جنون سر پر سوار ہے؟ ایسے بے صبری اتنی جلدی مایوس۔ دیکھو ہوش مین آو“

**یوسف** :” کون“

(داسنگھ گھبرا کر) منصور یہان کہان؟“

**منصور** ” تمھاری تلاش مین“

**یوسف** ” اب مین دوستون کے کام کا نہین۔ اب مین عشق بندہ ہون۔ اب مین تیری نظر

کا زخمی ہون۔ تم میرے سیے مارے مارے نہ پھرو ہمین تمھین غمگین بنا دون گا۔ ع
افسردہ دل افسردہ کند انجمنے را

منصور :۔ "اس درجہ مایوس کیون ہوئے جاتے ہو؟ کوئی تدبیر کرو تمھاری معشوقہ زیادہ انکار نہ کریگی۔ تم بھی ایک بڑے معزز شخص کے بیٹے ہو۔ لائق ہو تدبیر یافتہ ہو۔ جاؤ اور کوشش کرو"

یوسف :۔ "کیا کوشش کرون؟ نا امید ہو گیا۔ آہ صفیہ۔ بیدرد ہے"

منصور :۔ "نہین وہ مانے گی۔ اسکا خاوند پھر مال لیگا"

یوسف :۔ "خاوند سے کیا غرض۔ وہ خود تو نہین مانتی"

منصور :۔ "کوئی ایسا بھی ہے جسکے ذریعہ سے تم صفیہ تک اپنا پیغام پہونچا سکو"

یوسف :۔ "ہان ہے زینب اسی کی زبانی تو یہ بھی معلوم ہوا کہ میرے حق مین پیاری صفیہ سنگ دل ہے"

منصور :۔ "تو زینب ہی کے ذریعہ سے دریافت کرو کہ وہ کیون نہین مانتی اسکی کوئی شرط ہے یا یون ہی تمھین مشق ناز دکھلاتی ہے؟ کچھ تو معلوم ہوگا"

یوسف :۔ "کیا فائدہ؟ صفیہ کو مجھ سے زیادہ میرے جان پسند ہے۔ وہ اسی کو لیگی دل لے چکی۔ آہ اب جان لیگی"

منصور :۔ "کیا سودائیون کی سی باتین کرتے ہو؟ چلو شہر مین چلو۔ وہان زینب کے ذریعے سے تمھاری مراد حاصل ہو جائے گی
(ہاتھ کھینچ کے) "آؤ چلو"

یوسف :۔ "مجھے اس صحرا سے نہ لیچلو۔ یہان تو کسی نہ کسی قدر دل بہل بھی جاتا ہے وہان بہت گھبراؤن گا"

منصور :۔ "نہین چلنا ہوگا"

زبردستی کھینچ لیے جاتا ہے۔

## دوسرا سین

زینب کا مکان۔ مدینہ غرناطہ

زینب اور زکیہ باتین کر رہی ہین :۔

زینب "بیٹی زکیہ - جلدی فراغت کر - آج مجھے قاضی ابو یحییٰ کے یہاں جانا ہے"

زکیہ "اماں جان - بس اب پکا چکی - آپ کو دیر نہ ہوگی"

زینب "(آپ ہی آپ) خدا جانے کیا ہو گیا ہے کہ اب پندرہ پندرہ دن گذر جاتے ہیں مجھے جانے کی نوبت ہی نہیں آتی - یا ایک وہ زمانہ تھا کہ روز جایا کرتی تھی - زکیہ کے والد اب گھر میں ٹھہرتے ہی نہیں - جاؤں تو کس وقت؟ اور لڑکی کو اکیلا چھوڑ جاؤں یہ دل نہیں مانتا"

زکیہ "اماں جان اب تو قاضی صاحب کی صاحبزادی بھی بہت دنوں سے نہیں آئیں"

زینب "خود ہی نہیں لائی - ورنہ صفیہ سے جب کھو چلی آئیں - اچھا آج لیتی آ...."

یوسف آجاتا ہے

یوسف "ہاں میری جان صفیہ کو ضرور لیتی آنا"

زینب تمہارا نام سنکے آتی بھی ہونگی تو نہ آئیں گی

یوسف "کیوں؟ آہ! عشق کا یہی نتیجہ ہے"

زینب "ان کو تمسے بڑی شکایت ہی - ناحق بیچاری کو ادہر اور ادھر بدنام کرتے پھرتے ہو"

یوسف "اخر میرے حق میں وہ کیوں ایسی سنگدل ہو گئی ہے اور انہیں بس بھی بتا دیں کہ مجھ میں کیا خرابی ہے - کسی بہ کسی بات سے میں اپنے دل کو تسلی دوں"

زینب تو کیا تمکو نہیں معلوم کہ اہل عرب اور عموماً مسلمان لوگ جبتک لڑکی خود نہ منظور کرے شادی نہیں کرتے ہیں؟ صفیہ تمہارے نکاح میں آنا پسند نہیں کرتی"

یوسف "ہائے" بھی تو پوچھتا ہوں؟ کہ کیوں نہیں پسند کرتی ہے" میں شریف نہیں ہوں" نالائق ہوں؟ بدصورت ہوں؟ کیا نقصان ہے؟ کچھ معلوم تو ہو؟

زینب "کیوں بتائے اسکا جی نہیں چاہتا - اس میں بھی کچھ کسی کا اجارہ ہے"

یوسف کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو جاری ہو جاتے ہیں

(حیرت سے) "ہائیں! ہائیں! تو روتے کیوں ہو"

یوسف! زینب تم صفیہ سے بھی زیادہ بے درد ہو - آہ! وہ تو جانتی ہی نہیں مگر تم آنکھوں سے دیکھتی ہو اور میری بیتابی پر ترس نہیں آتا"

**زینب** ”تو اب تم بیقرار ہی ہو تو بتلائے دیتی ہون مین جانتی ہون صفیہ جس نے تمہاری درخواست نہین منظور کرتی۔ خدا جانے کیونکر اوس کے دل مین خیال آگیا کہ کہتی ہے ”یوسف اگر عیسائیون سے مقابلہ کرکے ناموری پیدا کرین۔ تو مین ان کے نکاح مین جاسکتا ہون اور یون غیر ممکن ہے“ اب تمہین بتاؤ۔ یہ تم سے ہوگا“

**یوسف** ”کیون؟ ہوسنے کیون لگا۔ اسپین مین بھلا کوئی مجھ سے بھی بڑھکر بہادر ہے مین بڑا بہادر ہون پیاری صفیہ تیرے عشق نے مجھے بڑا بہادر بنا دیا ہے“

**زینب** ”مین تو یہ پہلے ہی سے سمجھی تھی کہ سر ہتیلی پر لیے پھرتے ہو۔ اور اسی لیے۔ آج تک صفیہ کی یہ شرط مین تمسے چھپاتی رہی۔ جاؤ گھر مین بیٹھو۔ اپنا کام کرو۔ لڑائی بڑے لوگون کا کام ہے۔ اپنے سن کو تو دیکھو۔ ابھی پورا اکیسوان برس بھی ہوگا مین سچ کہتی ہون تمہین ابھی دنیا مین بہت کچھ دیکھنا ہے صفیہ کی باتو مین نہ جاؤ وہ تو خدا جانے اپنے آپ کو کیا سمجھتی ہے“

**یوسف** ”اپنے آپ کو جیسا سمجھے ٹھیک ہے۔ کیا تمکو نہین دکھائی دیتا کہ یہ افتاب اوسکی پیشانی کے آگے چاند بڑا جاتا ہے۔ جب چاند کیطرف گورے گورے گال کرکے کھڑی ہو جاتی ہے ماہتاب کے چہرے پر ہوائیان اڑنے لگتی ہین“

**زینب** ”ہان، تمہاری نظر مین تو اس سے بڑھکے کوئی نہین ہوگا۔ یوسف مجھے تمہارے حال پر بڑا ترس آتا ہے۔ اپنی جوانی نہ غارت کرو۔ دنیا کی ساری خوشیان اسی وقت تک ہین جب تک زندگی ہے“

**یوسف** ”یہ زندگی تو پیاری صفیہ کی نذر ہے۔ زینب تم یہ کیا کہتے ہو؟ دولت جوشش جان سال جو کچھ ہے بس اسکی پیاری دلربا صورت کے لیے ہے“

**زینب** ”اچھا مین آج جاتی ہون صفیہ سے تمہاری سفارش کرونگی اور کھونگی کہ اس جانبازی کے امتحان سے باز آئے مجھے کسی طرح گوارا نہین کہ تم اس مقام پر جاکے کھڑی ہو جہان تلوار چل رہی ہو۔ اور عمرون کے سلسلہ ٹوٹ رہے ہون“

**یوسف** ”نہین مین یہ سفارش نہین چاہتا۔ جاتا ہون آج ہی سے افرنجیون کو تہ تیغ کرنا شروع کردونگا۔ تم جاکے اوس سے کہہ دو کہ تمہارا عاشق غرناطہ کی حمایت مین عیسائیون کے مقابلہ کو گیا۔ بس اب جاتا ہون“

زینب "(ہاتھ پکڑ کے) "اتنی جلدی - ایسی بیتابی - بے سوچے سمجھے "
یوسف "اب تو مین اپنی پیاری صفیہ کی درخواست ضرور پوری کرون گا "
(ہاتھ جھٹک کے) بس اب جانے دو میرا خون جوش کھا رہا ہے مجھسے
زیادہ کوئی بہادر نہین - خدا کو اور اپنی پیاری معشوقہ کو دونون کو خوش کرونگا
جوش کے ساتھ زینب کے پاس سے چلا جاتا ہے
زینب "افسوس ایسا لائق اور خوبصورت نوجوان ہاتھ سے جاتا ہے - جاتی ہون
آج صفیہ سے اوسکی شکایت کرون گی - زکیہ کھانا لا - بڑی دیر ہوگئی "
کھانا کھا کے جاتی ہے "

## تیسرا سین

### میدان جنگ غرناطہ

نعیم بن رضوان سپہ سالار - عمرو بن امیہ - یوسف بہت سوار چلے جاتے ہین
نعیم " تم تو اپنی معشوقہ کے کہنے سے میدان جنگ مین کیے ہو "
یوسف "ہان یہ تو کام خدا کا ہے - مگر مجھے راغب اوسی نے کیا خدا اوسکی آرزو پوری کرے
عمرو "یہی غنیمت ہے - کہ ہماری آرزو مین غرناطہ کی گھرونکی بیٹھنے والیان بھی -
شریک ہین - دیکھئے خدا کیا انجام کرتا ہے - اسلامی قوت اندلس مین بالکل زوال پر ہے
یوسف " وہان لوگون مین سستی تو آگئی ہے "
نعیم " اب ان باتون کو چھوڑو - شاہ کیسٹل کی فوج تمام گاؤن کو تاخت و تاراج
کرتی پھرتی ہے - مگر ہم شہر سے بہت دور نکل آئے ہین - اور ابھی تک گردہ کا سامنا
نہین ہوا " پیچھے پھر کے اور اپنے سوارون کی طرف خطاب کر کے " بہادرو! ذرا
تم قدم بڑھائے ہوئے دیکھو دشمنون نے کتنے گاؤن تباہ کر ڈالے - یہان تمھارے
کتنے بھائی خانمان برباد اور تباہ ہوگئے ہون گے - بڑھو ہو - اور ان ظالمون کو اس
ظلم اور تعدی سے روکو "
یوسف " کیا ہمارے خوف سے دشمن بھاگ گئے "
عمرو " ہان پتہ کہین نہین چلتا - مگر اب ہم اپنے دشمنون سے قریب ہی ہین "

سامنے عیسائی سوار نظر آتے ہین

یوسف ''اب تم سب یہین ٹھرو مجھے جانے دو۔ دیکھو کیا تماشا دکھاتا ہون''
عمرو ''تم اپنی بزم عشرت سے اٹھ کے آئے ہو۔ ایسی باتین نہ بناؤ''
نعیم ''خیر اب ہم لیگ ساتھ بہادری دکھائینگے''
یوسف ''(صف سے آگے بڑھ کے) مین تو جاتا ہون۔ اب تمھاری باضابطہ قواعد کا کون انتظار کرے''
نعیم (ہاتھ پکڑ کے) ''ٹھیرو۔ یہ ان باتونکا وقت نہین ہے۔ جو تمھارا افسر حکم دیگا وہی کرنا ہوگا۔ (اپنے سوار دستے) اے اہل غرناطہ! اے اپنی آزادی کے بچانے والو! اور اے اپنے تاج و تخت کے پروانو۔ یہ تمھارے دشمن تمھارے دیہاتی بھائیون کو لوٹ کے اور قتل کرکے ادھر آئے ہین۔ اور اب چاہتے ہین کہ تم کو قتل کرین اپنے پرجوش دلون سے کام لو۔ اپنی اور اپنے قدیم بزرگون کی ناموریون اور شجاعتونکو پیش نظر رکھو اور بڑھکے اپنے مظلوم بھائیون اپنے بیکس دین اپنے دلشکستہ بادشاہ کا بدلہ لو''

دو نو طرف سے حملہ ہوگیا۔ اور نعیم بن رضوان ایک بلند مقام پر ٹھہر کے دونون فوجون کو دیکھنے لگا عمرو بھی اسی کے پاس ہے''

عمر ''دیکھئے ہمارے سوار کیسی شجاعت سے لڑ رہے ہین۔ اگر دو گھنٹے یون ہی اور لڑے تو میدان صاف کر دینگے''

و (ایک طرف اشارہ کرکے) دیکھئے وہ سوار لڑتے لڑتے کہان جا پہونچا''

نعیم ''یہ وہ کون شخص ہے؟ بڑی جانبازی سے وہانتک پہونچا ہے۔ کیسٹل والون کا جھنڈا قریب ہی رہ گیا ہے۔ بس صرف بیس پچیس گز کا فاصلہ ہے۔ لو اور آگے بڑھ گیا''

اس نے تو وہان تک پہونچتے پہونچتے بہت سے دشمنون کو قتل کیا ہوگا بڑا بہادر ہے۔ اپنے قریب ہی ایک سوار کو گھوڑے سے گرتے دیکھکر یہ کیونکر گرا! ہان۔ یہ عیسائی یہان ہمارے پاس آپہنچا۔ جا بیٹھی کہیں آیا ہے

عمر ''دیکھو تمھارا شکار آگیا''

عمرو ''ابھی تلوار مین اسکا کام تمام کر دیتا ہے''

جزاک اللہ! مرحبا!" عیسائیون کے جھنڈے کی طرف دیکھو گیلو دیکھو وہ ہمارا سوار پہنچ گیا - یہ کون شخص ہے؟"

عمرو "غور سے دیکھ کر! آہا! یہ تو وہی ہمارا عاشق مزاج نوعمر سپاہی ہے اس سے اتنی امید نہ تھی"

نعیم "حقیقت مین یہ آدمی نہین شیر ہے - خدا اسکو ان جانب زیون کی جزائے خیر دے اب ہمارا اندلس ایسے سپاہیون سے خالی - این! عیسائی تو بھاگے جاتے ہین الحمد اللہ - یہ یک بیک! کوئی سبب نہین معلوم ہوتا - ہان معلوم ہوا - دیکھو عیسائیونکی بھاگ جانیکے بعد وہ نوجوان میدان مین اکیلا کھڑا ہے اور نیزے پر کس کا سر ہے؟"

عمرو "غالباً عیسائیون کے سردار کا سر ہے - اسی سبب سے وہ بھاگ گئے -

نعیم گھوڑا دوڑا کے نوجوان کے قریب جاتا ہے اور خوشی کے جوش مین پیشانی کا چومہ لیتا ہے

نعیم "مرحبا! غرناطہ ہمیشہ تم پر فخر کریگا - تمنے اپنی معشوقہ کا نام بھی آسمان پر پہونچا دیا اس پاک دامن نازنین کا کیا نام ہے"

یوسف "یہ نہ بتاؤن گا - وہ بدنام ہوگی"

نعیم "وہ بدنام! یہ نیک نامی ہے کہ بدنامی"

یوسف "مگر اپنے نزدیک وہ تو بدنامی ہی سمجھتی ہے"

نعیم "یہ لڑائی خدا نے تمھارے ہی ہاتھ پر فتح کی - چلو بادشاہ کو مبارکباد دین اور شیوخ غرناطہ سے کہین کہ وہ تم پر فخر کرین"

سب جاتے ہین"

## چوتھا سین

### غرناطہ کی ایک گڑھی

نافع بن مجاہد السکسکی اور نعیم بن رضعان باتین کر رہے ہین

نافع "بہت سے لڑائیان ہوئین - اکثر ہم غالب ہی رہے - مگر جیسے سنئیے اسکی زبان سے

یہی نکلتا ہے کہ شکست ہوگی - غرناطہ کی درو دیوار سے ادبار کی آواز آرہی ہے
بالکل سمجھ میں نہیں آتا کیوں ؟ خدا جانے کیا ہو گیا - زمانے کی ہوا پلٹ گئی! گویا
وہ ہم ہی نہیں رہے! خداوند رحم کر!"
نعیم "اور ہاں دیکھو رسد کا انتظام ہمارے سپرد کیا گیا تھا - اس میں ہمیں کامیابی
ہے اگرچہ عیسائیوں نے اگر گاؤں لوٹ کے تباہ کر دیئے - مگر آج تک اسکی نوبت
نہیں آئی کہ غرناطہ میں رسد کا سلسلہ موقوف ہو گیا ہو - مگر نہیں معلوم کیا شامت
سب کے سروں پر سوار ہو گئی ہے کہ جسے دیکھیئے اس کے دل میں دشمنوں کی ہیبت سما گئی ہے
نافع "نعیم یہ رونے کا مقام ہے اقبال اسی کو کہتے ہیں -
عمرو بن امیہ آتا ہے -

کہو عمرو تمہاری کیا رائے ہے"
عمرو "کس بارے میں ؟"
نافع "لڑائیوں میں تو ہم ناکام نہیں ہیں - مگر ناکامی کی دہشت سب کے دلوں میں
سما گئی ہے" بتاؤ آخر اسکا کیا سبب ہے ؟ اور کیا علاج کیا جائے"
نعیم "آہ - تقدیر لا علاج ہے - کوشش بے سود تدبیر بیفائدہ - بس اب خدا کی
مرضی کے منتظر رہو"
نافع جب ہماری جانیں مشہر کے کام آرہی ہیں تو ہمیں اس عام مایوسی کے
اسباب پر بھی غور کرنا چاہیے - آؤ کچھ بہادری دکھا کے لوگوں کی امیدیں تازہ کریں
یوسف آتا ہے"

آؤ بھئی عاشق مزاج سپاہی تمہاری شجاعت کی غرناطہ میں دھوم ہو رہی ہے"
یوسف "ہاں اسکا موقع بھی سر پر آپہونچا - اہل کیسٹل کی ایک فوج ہماری
طرف آرہی ہے شاید ہمارے مورچے کا محاصرہ کرنے کو آئے ہیں"
نعیم "(چونک کر) تو جانبازی کا وقت آپہونچا - محاصرہ کی نوبت ہے کیوں آئے
آؤ چلو باہر نکل کر مقابلہ کریں -
یوسف "(خوش ہو کر) میں اسی بات کی درخواست کرنے آیا تھا - تو جلدی حکم
دیجیے کہ ہمارے سپاہی تیار ہوں - ایسا نہ ہو کہ عیسائی سر پر آجائیں"

نعیم "مین جانتا ہون کہ فوج جلدی سے آراستہ کر لون"

نعیم جاتا ہے"

یوسف "اکسی بلند مقام سے دیکھین کہ غنیم کی فوج اب کہان ہے"

نافع "(ایک ٹیلہ پر چڑھکے) یہان سے خوب معلوم ہو آہاہ! وہ تو اب پہونچا ہی چاہتے ہین

یوسف "(دیکھکر) تو جبتک نعیم بن رضوان اپنی فوج کو لے کے نکلین ہم تم ان ظالمون ادہر ہی روکین"

نافع "(حیرت سے) اکیلے!"

یوسف "ہان اکیلے" اچھا تم یہان سے سیر دیکھو مین اکیلا ان پر حملہ کرتا ہون"

نافع اب تو سردار نعیم پہونچ گئے - دیکھو وہ داہنی طرف سے ہمارا نشان نمایان ہوا"

یوسف "تو اب دیر کاہیکی سے کیا یہان بیٹھے سیر دیکھا کرو گے؟"

نافع "اچھا چلو - مگر ساتھ نہ چھوٹے - ہمارے تمہارے وار بھی برابر ہی ہون ایک کو مین مار دون تو تم بھی ایک قتل کر دو"

یوسف "انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا

دونون گھوڑون کی باک اٹھا کر حملہ کرتے ہین

نعیم "یوسف کو آتے دیکھ کے جھنڈا ہلا کر) مرحبا! یوسف مرحبا! ہمارا شیر مرد نوجوان آپہونچا - دیکھو یہ آناً فاناً دشمنون کی صفین الٹ دیگا - یوسف! اے فتح کے فرشتے جزاک اللہ! ہان شجاعت کا امتحان! ہان دلیرانہ حملے! اے اہل غرناطہ! اے ہمارے جانباز سپاہیو! اپنے بہادر اور دلیر نوجوان یوسف کا ساتھ دو - فتح اسی کے ساتھ ہے! فتح اسی کے قبضے مین ہے"

(نعیم کے پاس آتا ہے -

عمرو "اے سردار - آج دشمنونکا شمار بہت زیادہ ہے"

نعیم "خداوند کارساز ہے! ہمارا یوسف سب کو درہم و برہم کر دیگا - دیکھا نہ وہ یوسف وہ دشمنو پر پہونچ گیا"

عمرو "مگر دیکھئے اسوقت نافع بھی کیسے سخت حملے کر رہا ہے اور اسے دیکھئے اسنے کیسٹل کے نشان بردار کو مار کے گرا دیا اور آگے بڑھتا چلا جاتا ہے"

نعیم ۔" (خوش ہوکر) اور دیکھو ادھر یوسف دشمنون کو کہانتک پیچھے ہٹالے گیا۔"

عمرو ۔" ہمارے سوار بھی دونون افسرون کے اشارے پر چلتے ہین ان مین سے کسی نے بھی کوئی حملہ کیا اور نہ وہ بھی ساتھ ہی ٹوٹ پڑے۔ مگر واقعی یوسف بڑی دلیری سے لڑتا ہے"

نعیم ۔" گھبرا کے (اوہو وہ! یہ کیا ہوا۔ ہماری فوج کو اسطرف بالکل شکست ہوگئی پسپا ہوکے کہانتک پیچھے ہٹ آئے ہین۔ مین جاتا ہون۔ ادہر کوئی سنبھالنے والا بھی نہین (آگے بڑھکے) بہادرو! جوانمردو! دیکھو فتح ہوا چاہتی ہے کام پورا ہو چکا ہے۔ یہ دشمن چند ہی ساعت اور میدان مین نظر آئینگے۔ ورنہ ہار نیا ہے۔ اے جوانان عرب اے یادگاران اندلس۔ بڑھو۔ بڑھے دلیری سے! دشمنون کا استقلال محض ایک دہوکا ہے۔ اب انھین بہلتے ہی سمجھو۔ ایک حملہ اور الیسا یکہی! ہان بڑھے اللہ اکبر"

سب لوگ ٹوٹ پڑتے ہین ۔"

عمرو ۔" (نعیم کے قریب آگے) آپکے فرمانے پر تو مسلمانون نے بڑا سخت حملہ کیا۔ مگر اب فتح ہی ہے۔ دیکھئے یوسف اور نافع بھی اسیطرف آگئے ہین۔ اے لیجئے عیسائی بھاگنے لگے"

نعیم ۔" (جوش سے) مرحبا! شاباش! بھگا دیا نہ سب بھاگ گئے۔ یہ چند جو لڑ رہے ہین ابکے حملہ مین یہ بھی نہونگے۔ ہان خدا انھین جزائے خیر دے۔ پھر وہی صف شکن حملہ!"

مسلمان سوار پر حملہ کرتے ہین

عمرو ۔" الحمد للہ۔ دشمنو سے میدان صاف ہوگیا۔ مگر اسوقت وہ بھی بڑے استقلال سے لڑے۔ دیکھو صدہا لاشین چھوڑ گئے ہین"

یوسف اور نافع دونون خون آلودہ آکے بغلگیر ہوتے ہین ۔"

نعیم ۔" تم دونون تھک گئے ہو۔ اب چل کے ارام کرو تعاقب کرنیوالے بھی تھوڑی دیر مین واپس آجائینگے۔ چلو یہ کس خوشی کا جلسا ہے۔ اپنی کامیابی پر ناز کرتے ہوئے

سب جاتے ہین

## پانچوان سین

### غرناطہ کا ایک قصر

نعیم اور یوسف بیٹھے باتین کر رہے ہین

نعیم ” کیون یوسف تم بڑے خوش نصیب ہو کتنے بڑے خوش نصیب تمھاری معشوقہ تمھارے بہادریان سنکے کیسی خوش ہوتی ہو گی تم ہی نہین وہ بھی بڑی خوش نصیب ہے
یوسف ” کیا ان لڑائیون کے حالات اس نے سنے ہونگے یا نہین کس سے کہا ہو گا کسے بڑی ہے کہ میرے سرخرو بنانے کے لیے یہ حالات اسکے سامنے بیان کرے مگر ہان اگر سنے گی تو خوش ضرور ہو گی ۔
نعیم ” کیون نہین یہ اسی کے حسنکا کرشمہ ہے یہ تمام لڑائیان یہ تمام میدان جنمین تمنے بڑی کامیابی سے دشمنون کو پسپا کیا ۔ ان سب مین اسکے عالم فریب حسن کا جلوہ چمک رہا تھا ۔
یوسف ” ہان میری آنکھین تو ان سب میدانو مین اسکی جھلکیان دیکھ رہی تھین کیا تم نے بھی دیکھ لیا تھا ؟
نعیم ” اب مجھ سے تو ایسی باتین بدگمانی نہ کرو مین تمھارا دوست ہی ثابت ہونگا ۔
یوسف ” نہین تو اب تم اسکے حسن کی زیادہ تعریف نہ کرو ۔ میرے دل مین وہم سما گیا ہے ۔ ذرا مین بدگمان ہو جاتا ہون ۔ اب مین اپنے اختیار مین نہین رہا ۔ بات بات پر بدگمانی ہوتی جاتی ہے عشق است و ہزار بدگمانی ۔
نعیم ” افسوس تم نے ہوش و حواس اپنی معشوقہ کی نذر کر دیے تم کوئی کام اپنے اختیار سے نہین کرتے ہو ۔ سو اس کام کے جو عشق کے جوش مین کرو تمھارے اور کسی کا کا اختیار نہین ۔
یوسف ” بیشک بیشک عشق کا جن مجھ پر ہر وقت سوار رہتا ہے ۔
نعیم ” اچھا ایک بات بتلاو ۔ سپہگری اور جانبازی سے تمھاری غرض غرناطہ کی حمایت قوم کی ہمدردی ۔ اسلام کا جوش ہے یا اپنی پیاری دلربا کی خوشی ۔
یوسف ” دونون باتین پہلے تو پیاری نازنین ہی کی خوشی چاہتا تھا مگر اب اسلام کا جوش زیادہ بڑھ گیا ہے
نعیم ” خدا تمھاری دونون کی آرزوئین پوری کرے ۔
یوسف ” مگر کیا کہو میری دلربا بیوفا ہے ۔ اسکے ناز میرے دشمن ہین ۔ آہ وہ میری آرزو پوری نہ ہونے دی گی ۔ خدا اسکے دل ۔

زنجی "حضور آپ کو امیر العساکر موسیٰ بن ابیل الغسانی نے طلب فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ سردار یوسف کو بھی اپنے ہمراہ لیتے آئیے گا"

یوسف "مجھے! مجھے وہ کیا جانیں"

نعیم "غرناطہ بھر میں تمہاری جرأت کی دھوم ہو رہی ہے اور انہیں خبر نہ ہوگی! اچھا چلو ان سے مل آؤ"

یوسف "مگر دیکھو وہاں میرے عشق وغیرہ کا ذکر نہ کرنا"

نعیم "نہیں اگر مجھے کہنا ہوتا تو ابتک کہہ چکا ہوتا"

زنجی "حضور آپ درباری لباس پہن لیں - وہ امیر المومنین کے دربار میں ہیں - اور وہیں بلایا ہے - آپکو امیر المومنین کے سامنے جانا ہوگا"

نعیم "شاید تمکو امیر المومنین کے دربار میں پیش کرینگے - چلو جلدی کرو"

سب خوشی خوشی چلے جاتے ہیں

## چھٹا سین

دربار

امیر المومنین ابو عبد اللہ سپہ سالار موسیٰ بن ابیل سے باتیں کر رہا ہے -

شاہ عبد اللہ "الحمد للہ تم لوگوں نے عمدہ انتظام کر کیا ہے - مجھے مایوسی تھی اور ابتک میری سمجھ میں نہیں آتا کہ ان بازاری لوگوں سے کیا کام نکلیگا - سب بودے ناتجربہ کار - بہادروں کو بھی اپنے ساتھ لیجا کے خراب کریں مگر اب تو میں دیکھتا ہوں تم کامیاب ہوتے جاتے ہو - کئی معرکوں میں شکستیں دے چکے ہو"

موسیٰ "اللہ نے اپنے دین کی مدد کی اور آپکا اقبال تھا مسلمان بہت سست ہو گئے ہیں مگر ہمتوں میں ایک جوش باقی ہے جو اکثر بہادری سکھا دیتا ہے - اب امیر المومنین اس نوجوان کو ملاحظہ فرمائیں - ایک کم سن بچہ ہے - بالکل ناتجربہ کار - جس کے ہم عمروں کی جفاکشی صرف نازبرداری اور پریوشوں کے جور سہنے پر محدود ہوتی ہے - مگر یہ اس جرأت اور دلیری سے لڑا ہے کہ جدھر متوجہ ہو گیا دشمنوں کے ہاتھ سے اسلحے چھوٹ چھوٹ پڑے"

ابوعبداللہ "بڑا بہادر ہے اپنی آزادی کا بہت بڑا دوست ہمارا سب سے اعلیٰ درجہ کا خیرخواہ مین نے طلب کرنیکا حکم دیا تھا - ابھی تک نہین آیا جلدی بلاؤ"

موسیٰ "امیر المومنین - اب آتا ہی ہوگا"

ابوعبداللہ "وہ کیسا نوجوان ہے مین اسکی صورت دیکھنے کا مشتاق ہون"

موسیٰ "حضور نہایت ہی حسین اور نازک بدن لڑکا ہے"

ابوعبداللہ "اور ایسا بہادر اور ایسا جانباز"

موسیٰ "امیر المومنین اچھی صورت ساتھ خدا نے اُسے نہایت ہی شریف دل دیا ہے"

نعیم بن رضوان آتا ہے - فوجی قاعدے سے بادشاہ کو سلام کرکے موسیٰ بن ابیل الغسانی کے برابر کھڑا ہو جاتا ہے -

ابوعبداللہ "موسیٰ رسد رسانی کا انتظام تمنے بہت اچھا کیا - اور دراصل تمہاری ہی کوششون سے غرناطہ ابتک محفوظ ہے - خیر ورنہ اور کسی مین اتنی ہمت نہین ہوسکتی"

عمرو "امیر المومنین ہمارے سردار موسیٰ سے زیادہ جانثار اسلام غرناطہ مین کم نظر آئیگا"

موسیٰ "(نعیم سے باہستہ) یوسف کو لائے"

نعیم "باہستہ باہر کھڑے ہین - جلدی بلوا لیجئے"

موسیٰ "تم خود جاکے لے آؤ"

نعیم جاتا ہے

عمرو "اصل یہ ہے کہ سردار موسیٰ نے غرناطہ کو تباہی سے بچا لیا"

ابوعبداللہ "بیشک بیشک - اے اللہ! تو ہم سب کی مدد کر!"

موسیٰ "آمین"

تمام دربار آمین کہتا ہے

ابوعبداللہ "اب ایک فوج بھیجو کوہستانی گاؤن کی حفاظت ہو سنا گیا ہے دشمنو نے وہان لوٹ مچا رکھی ہے اور کوشش کرو کہ غرناطہ مین رسد برابر پہونچتی رہے"

موسیٰ "کل اس کا انتظام ہوگا"

نعیم یوسف کو لے آتا ہے -

ابوعبداللہ "(یوسف کو دیکھ کے) یہ کون نوجوان ہے مینے اسکو کبھی نہین دیکھا"

موسیٰ ” امیر المومنین یہ وہی نوجوان یوسف ہے جسکو حضور نے ابھی یاد فرمایا تھا“
یوسف ادب سے سلام کرکے دعای ترقی دولت دیتا ہے“

عبد اللہ ” (یوسف سے) تمھاری بہادری اور جانبازی کی مین نے بڑی تعریف سنی ہے
مجھے ثابت ہوگیا ہے کہ اپنے وطن کی محبت تمھارے دلمین سب سے زیادہ ہے“

یوسف ” امیر المومنین - ہم سب ترقی خواہ دولت ہین - تاج کے جانثار ہین - اپنی جانین
لڑا دینگے - ہم اسی لیے پیدا ہوے ہین - اسی لیے زندہ ہین - صرف تخت و تاج دولت
اسلام پر اپنی جانین فدا کرنیکے لیے “

ابو عبد اللہ ” (خوش ہوکر) اگر غرناطہ مین ایسے لوگ ہین - ایسے بہادر ایسے جانباز
ایسے وفادار تو وہ ہمیشہ دشمنون کے ہاتھ سے محفوظ رہے گا - مجھے تعجب ہے کہ تم اپنی اس
کمسنی پر ایسے استقلال اور ایسی بہادری کی باتین کرتے ہو - تم ایک خوب صورت
نوجوان ہو - جوانی کا دلفریب باغ تمھاری نظر کے سامنے رہتا ہوگا - محفل عشرت
کی آرزوئین - تمھین اپنی نیرنگیون مین پھنسائی رہتی ہون گی - تم سے یہ کیونکر ہوسکا
کہ ان لطف کی صحبتونکو چھوڑ کے - اس جان فروشی کے بازار مین چلے آئے “

یوسف ” یہ صرف امیر المومنین کی ذرہ نوازی ہے - ورنہ مجھسا ذلیل سپاہی سوا
تخت پر قربانی چڑھانیکے اور کسی کام نہین آسکتا “

ابو عبد اللہ ” (اپنی تلوار کھول کر) لو یہ تلوار لو اسکی قدر کرنا یاد رکھو کہ اسے تمنے
بازار مین نہین مول لیا ہے بلکہ یہ تمکو بادشاہ امیر المومنین نے دی ہے - دی ہے اب اس
تلوار کو لے کے جاؤ - اور جہاد کرو - تمھارا بادشاہ امیدوار رہیگا کہ تمھارے ثواب اور
تمھاری کوششون مین اُسے بھی کچھ حصہ ملے “

(موسیٰ سے) نہین لیجاؤ اور اس سے زیادہ اس نوجوان کی قدر کرو جتنی کہ کوئی
حسین لڑکی کرتی - جاؤ خدا حافظ تم ملک کے جوہر ہو جنپر غرناطہ کو ہمیشہ ناز رہیگا“
موسیٰ یوسف کو لیکے جاتا ہے

## ساتوان سین

### میدان جنگ

محمد ظہیر، کمین، عطار یوسف بہت سوارون کے ساتھ جارہے ہین “

محمد ظہیر ”یوسف بڑھے ہوئے چلو۔ مین نے سنا ہے یہان سے قریب ہی ایک گاؤن
کو دشمن اس وقت لوٹ رہے ہین۔ اور وہان سے اپنی فوج کے لیے رسد لیے جاتے ہین
ایسا نہو کہ جبتک ہم پہونچین وہ لوٹ مار کے چلدین“
یوسف ”بیشک عجلت کرنا چاہیے۔ اگر نکل گئے تو ہمارا جانا ہی بیکار ہو جائیگا“
(تیز سے چلتے ہین۔)
محمد ظہیر ”معلوم نہین کہ یہان دشمنون کی کتنی فوج ہے“
یوسف ”جتنی فوج ہو ہم تو مقابلہ کرکے انکو بھگا دینگے دشمن کوئی چیز نہین ہین
ہم کو دلیر ہونا چاہیے“
محمد ظہیر ”یہ سچ ہے مگر اپنا قیاس ہر ایک پر نہین کرنا چاہیے۔ تمھارے سب سپاہی
تمھارے ہی ایسے ہوتے تو آج غرناطہ کی دیوار کے نیچے دشمن کی فوجین نہ ہوتین“
یوسف ”ایسی ناامیدی کی باتین نہ کرو۔ انسے دل تھوڑے ہو جاتے ہین۔ اور دیکھو
تو کیا ہوتا ہے۔ ہمارے سب سپاہی مجھ سے زیادہ بہادر ہین“
محمد ظہیر ”خدا کرے ایسا ہی ہو“
یوسف ”نہین دیکھتے ہو ہمارے سردار موسیٰ بن ابیل کس جرأت اور شجاعت
کے آدمی ہین انکا یہ کہنا کیا تم بھول گئے کہ شہر کے تمام نوجوان ہمارے کام آسکتے ہین۔ ہان
بشرطیکہ ہم لڑنا جانتے ہون۔ اور اگر ہم ہی دل ہار دینگے ہم سے نہ کہینگے کہ ان لوگون
مین اتنی جرأت نہین تو خواہمخواہ خلاف نتیجہ ہوگا۔
محمد ظہیر ”یوسف تمھارا یہ کہنا صحیح ہے۔ مگر مین سچ کہتا ہون صرف موسیٰ ایک ایسے
شجاع آدمی ہین جنکو ناامیدی اور نامرادی کبھی تھکا ہی نہین سکتی۔ وہ گویا پست
ہمتی اور بیدل ہونا جانتے ہی نہین۔ لیکن تمام اہل غرناطہ کو ایسا خیال نہ کرو۔
وہ زمانہ گذر گیا جب غرناطہ کی تلوارون سے فرانس مین ہمیشہ ایک تہلکہ پڑا رہتا
تھا۔ اب آرام پسندی اور راحت طلبی کا زمانہ ہے پہلے لوگ ناموری کے خواہان تھے اور
اب آرام چاہتے ہین۔ اگلے زمانے والے اور شجاعت کو عزیز رکھتے تھے اور اب
جان عزیز رکھتے ہین۔ زمین آسمان کا فرق ہے۔
یوسف ”سچ کہتے ہو۔ ذرا جھوٹ نہین جس نے کچھ بھی یہانکے لوگون کا انداز دیکھا ہے

صاف کہہ دیگا کہ اب ترقی در کنار دولت اسلامیہ کو روز بروز تنزل ہوتا جاتا ہے"

ایک زخمی آتا ہے اور محمد ظہیر کے آگے گر پڑتا ہے

محمد ظہیر "کیوں؟ کیا ہوا؟ تم کون ہو

شخص "مظلوم ابیکس! فلک زدہ! خانماں برباد! اور کون۔ صورتیں حال میرے

محمد ظہیر آخر کچھ معلوم تو ہو۔ کس نے ستایا ہے؟ کس نے ظلم کیا ہے؟"

شخص "مسلمان پر سوا ظالم اور بیدین اہل کیسٹل کے اور بھی کوئی ظلم کر سکتا ہے۔ میں یہاں سے قریب ہی ایک گاؤں میں رہتا تھا ابھی شاہ کیسٹل کی فوج کا ایک بڑا گروہ آیا اور سارا گاؤں لوٹ لے گیا میرے یہاں کی عورتیں سب ان ظالموں کے ہاتھ میں گرفتار ہو گئیں میں ان کے نزدیک تو مردہ تھا مگر قسمت کے بچا دینے سے آپ تک ابھی تک بچا ہوں

محمد ظہیر "کب"

شخص "ابھی ابھی"

محمد ظہیر "یہاں سے وہ لوگ کہاں گئے؟

شخص "یہ تو نہیں معلوم مگر (ایک طرف اشارہ کر کے) ادھر گئے ہیں۔ غالباً اس گاؤں میں ہوں گے۔ جو یہاں سے تین چار میل پر ہے آہ آہ! مجھے زندگی کی امید نہیں۔ زخم کاری لگے ہیں" تڑپنے لگتا ہے"

یوسف "افسوس اس بیچارے پر بڑا ظلم ہو گیا۔ دیکھئے بچتا ہے یا نہیں!"

(قریب جا کے) "اے شخص میں عہد کرتا ہوں کہ ظالموں سے تیرا بدلہ لونگا۔ کاش تو بھی موجود ساتھ ہوتا کہ ہم تیرا بدلہ تیرے سامنے لیتے"

شخص "میں نہیں بچونگا وقت آپہونچا! گھڑیاں گھٹتی ہیں! موت میرے آنکھوں کے سامنے پھر رہی ہے۔ ہاں اگر تمھارا سامنے ہو تو اتنا خیال کر لینا کہ ان ظالموں نے بہتوں کی جان لی ہے۔ بہتوں کو خانماں برباد کیا ہے"

یوسف "اگر خدا نے چاہا تو ایک کو نہ چھوڑونگا"

شخص "(ناتوان آواز سے) جاؤ خدا تمہیں کامیاب کرے"

آواز تھرانے لگتی ہے اور دم توڑ کے مر جاتا ہے"

یوسف "افسوس! آہ اسکی زندگی کا پیمانہ لبریز ہو گیا تھا! مجھے تاب نہیں چلا جاتا ہوں"

ابھی - اسی وقت! جو سامنے آئیگا - لے اسی مظلوم کے پاس پہونچا دونگا نہین
توبہ یہ تو جنت بن گیا - ان لوگون کو جہنم کی سیر کراؤنگا!!

محمد ظہیر " بیشک اس مظلوم کے مرنے سے ہم سب کا خون جگر کہانے گے - جسلو تیسنر
چلو - بہاگ نہ سکین "

سب لوگ اور تیز چلنے لگتے ہین

محمد ظہیر " وہ سامنے گرد کیسی نظر آتی ہے ؟ "

یوسف " وہی ظالم اہل کیسٹل ہین - مجھے تو اس گرد مین ایک آدھ تلوار بھی چمکتی ہوئی نظر آئی
محمد ظہیر " (ایک سوار سے) جاؤ خبر تو لاؤ "

سوار گھوڑا دوڑاتا ہوا جاتا ہے "

ان ظالمون نے بڑی لوٹ مچادی کہین - کاش موسیٰ کے ایسے دو تین سو آدمی بھی -
غرناطہ مین ہوتے تو انہین اپنے ظلمون کا بدلہ بہت اچھی طرح مل جاتا ہے "

یوسف " ہم مظلمون کا انتقام لینے کو کیا کم ہین - دیکھو چل کے دکہا دینگے "

سوار آتا ہے

سوار " اہل کیسٹل القصبہ پر تاخت وتاراج کر رہے ہین "

یوسف " لو ہمین دیکھ سکے وہ خود ہماری طرف بڑہے آتے ہین - لیکہ آنے دو نیچے
محمد ظہیر " (اپنے سوارون سے) لے اہل اسلام تمہارا شکار تمہارے سامنے آگیا! لو جرم
کے انکا فیصلہ کر دو - یہ تمہارے بہائیون کو بہت نقصان پہونچا چکے ہین - جنکا بدلہ لینا خدا
نے تمہارے سپرد کیا ہے - بہادرو اپنی صفین درست اور مضبوط کر لو - کہ تم بنیان مرصوص ہشام - تم جاکر میمنہ پر ٹھیرو اور یحییٰ بن سعید - تم میسرہ والون کی نگہداشت
کرو! عکرمہ! مسعود! محمد بن سعد! کہان ہو! آؤ تم سب میرے پاس کہ اگر تمہارا سردار
مارا جائے تو تم ہی لوگون مین سے کسی کو فوج کی سرداری کرنا چاہیے "

" افسوس - یوسف تم تو لڑائی مین اپنی فوج کا ساتھ چھوڑ دیا کرتے ہو - ورنہ
سرداری کیلئے یہان جتنے ہین ان سب سے زیادہ تم ہی موزون ہو - لو دشمن آگیا بسم اللہ حملہ کرو
نشان کو حرکت دینا ہے -

یوسف یہ (فوج سے) اے دلاوران غرناطہ! اے عاشقان شمشیر! اس چیز کی حفاظت ہے جو

آٹھ سو برس سے تمہارے پاس ہے۔ سردار محمد ظہیر تو فوج کی نگہداشت کے لیے نہین ٹھہرینگے دیکھو مین استقلال سے ان اپنے اور خدا کے دشمنون کو خاک مین ملا دیتا ہون۔ آؤ بڑھو! خدا تم پر رحمت کرے "

حملہ کرتا ہے "

محمد ظہیر " یہ کیسا جانباز نوجوان ہے! دیکھو ابھی ہمارے سوارون دشمنون کی صفون تک پہونچے بھی نہین اور وہ اکیلا پہونچ گیا۔ اسقدر بیخوف! اسطرح بے ہراس جس طرح شمشیر بھیڑون پر گرتا ہی اپنی قوم کا جانثار! دشمنون کیحق مین ملک الموت! مرگ مفاجات بلا!

محمد ظہیر " حضور آج اہل کیٹسل بڑی جانبازی سے لڑ رہے ہین۔ اور انصاف سے پوچھیے تو ہمارے لوگ سستی کر رہے ہین۔ یہ بڑے غضب کی بات۔ انکی یہ سستی کہین ہماری تقدیر پر اثر نہ کر جائے "

عکرمہ " اور وہان دیکھیے میمنہ والے بہت دیتے جاتے ہین۔ افواہ اس قدر ہٹ آے کسی کو ادہر جانا چاہیے غضب ہو جائیگا۔ آج ابھی سے ہمارے لوگ دل ہار دیتے ہین۔ دیکھیے کیا انجام "

مسعود " آہ! ہشام پر نیزہ پڑا۔ لو وہ گھوڑے سے گر پڑا! ہائے! میرا بڑا دوست تھا۔ اوسکی بہادری اور راست بازی دونون یاد رہینگے۔ آہ! "

محمد ظہیر " افسوس میمنہ والون کو شکست ہوا چاہتی ہے۔ ان کے پاس کوئی سردار نہین اپنے مقام سے تو ہٹ آئے پیٹھ پھیرا چاہتے ہین! محمد بن سعد جلدی جاؤ۔ دیکھو غرناطہ کی قسمت الٹا چاہتی ہے! جلدی! محمد! بہت جلدی! اچھا لبس اب رہنے دو۔ ہمارا شیر مرد اپنے بھائیونکی مدد کو پہونچگیا۔ دیکھو وہ یوسف میمنہ والون کے آگے ہے۔ اور عیسائیون کو بھگائے دیتا ہے۔

عکرمہ " ہان دیکھیے اہل کیسٹل جتنا آگے بڑھ آئے تھے اس سے زیادہ انکو پیچھے ہٹا لیگیا

محمد ظہیر " مگر یوسف کی لڑائی میری نظر مین ہر وقت مخدوش ہوتی ہے وہ بے انجام سوچے اپنے ہمراہیون کو چھوڑ کے دشمنون کی صفون مین گھس جاتا ہے۔ افسری کے کام کا بالکل نہین ہے۔ محمد بن سعد تم جاؤ۔ وہ تو اب دشمنون سے جنگ آزمائی کرے گا۔ تم اہل میمنہ کی سرداری پر جاؤ۔ دیکھو خوب

ہوشیاری سے - اور تم خود تجربہ کار ہو "

محمد بن سعد جاتا ہے "

عسکر " اے سردار دیکھئیے اب ہمارے سوارون کی لڑائی اور رنگ پر ہے پہلے سست تھے اور اب نہایت تیزی سے لڑتے ہین

مسعود " اگر دو تین گھنٹے یونہی لڑائی رہی اور ہمارے سوار اسی جرات سے کام کرتے رہے تو مین دعوی کرتا ہون کہ اہلِ کیسٹل نہ بھاگے تو سب کے سب قتل ہو جائین گے -

محمد ظہیر " بیشک ہماری فوج مین صرف یوسف ایک ایسا شخص ہے کہ اکیلا وہی ان تمام دشمنو نپر غالب ہے

عکرمہ " دیکھیئے اب اہل کیسٹل والون نے میسرہ والون کی طرف یورش کی مگر محمد بن سعد بھی اسوقت بڑا کام کر رہے ہین - آپ دیکھتے ہین کہ وہ کس طرح اپنی حرکات و سکنات سے اپنے سوارون کو جوش دلا رہے ہین - اور کس پھرتی سے ادہر ادہر کی چکر لگا رہے ہین کبھی ادہر ہوتے ہین اور کبھی ادہر - اصل مین انہون نے اس موقع پر بڑی تندہی سے اپنا کام سرانجام دیا "

محمد ظہیر " تم دیکھ لینا چندہی ساعت مین یوسف ادہر پہونچ جائیگا جسوقت لڑائی شروع ہوئی ہے اوسوقت سے ابتک اس نے ایک مقام پر قرار نہین کیا کبھی ادھر ہوتا ہے اور کبھی اودہر - لو دیکھو اب میسرہ والون کے آگے ہے اور دشمنون کی صفین درہم و برہم کر رہا ہے کاش ایسے کچھ اور سوار ہوتے "

عکرمہ " اب تو انشاء اللہ تعالے ہماری ہی فتح ہے - عیسائی دل ہار چکے ہین

محمد ظہیر " اس سے اور مایوسی ہوگئی کہ یوسف نے میمنہ اور میسرہ دونون جانب انکی کشتون کو بیکار کر دیا - اور کوئی انتہا ہے - اب نصف سے زیادہ تو کٹ کر گر چکے ہین جب یہ بھاگین گے اسوقت دیکھنا ذرا میدانکو صاف ہونے دو جہان تک نظر کام کریگی - لاشین ہی لاشین دکھائی دینگی - بہت مارے جا چکے "

مسعود " اور ملاحظہ فرمایئے محمد نے میمنہ مین جا کے اہل کیسٹل کو درست کر دیا وہ میمنہ سے بھاگ کے قلب اور میسرہ والون مین مل گئے اور محمد بھی اپنے سوارون کے ساتھ قلب ہی کی طرف آ رہے ہین - ایک شکست تو گویا ہم نے ان کو دے

عکرمہ "آج بڑی شکست دی! دیکھئے اہل کیسٹل بھاگ کھڑے ہوئے!"
محمد ظہیر "کیا ہوا؟ یہ آپ سے آپ"
عکرمہ "یوسف نے ان کے سردار کا کام تمام کر دیا"
سب جوش سرور مین زور سے تکبیر کہتے ہین
محمد ظہیر "الحمد اللہ"
عکرمہ "خدا نے بڑی بھاری فتح دی اور یہ فتح بھی خاص یوسف کے ہاتھ پر ہوئی یوسف نے اول سے آخر تک جوان مردی دکھائی"
یوسف خون مین نہایا ہوا آتا ہے اور سب جوش مسرت سے بغلگیر ہوتے ہین
محمد ظہیر "یوسف! تمنے بڑا کام کیا۔ مین اول سے آخر تک تمہاری لڑائی دیکھتا رہا ہون ہمارے لیے خدا نے تمہین کسی فرشتے کے عوض مین بھیجا ہے۔ کوئی زخم تو نہین آیا!"
یوسف "آپ یہ نہ پوچھین۔ سر سے پاؤن تک زخم ہی زخم ہین۔ سارا بدن چور چور ہو رہا ہے۔ مگر کچھ پرواہ نہین اللہ وہ غرض حاصل کر دی جسکے لیے یہ قیمتی خون بہایا گیا ہے"
محمد ظہیر "اب چلو غرناطہ مین واپس چلین۔ جو کچھ غلہ اور سامان ہاتھ آیا ہے"
عکرمہ "اسے اپنی حفاظت مین تم غرناطہ مین پہونچاؤ"
سب جاتے ہین

## اٹھوان سین

### قصر حمرا

امیرالمومنین ابوعبداللہ القشیری تخت پر بیٹھا ہے وزیر ابوالقاسم اور دیگر اراکین دولت دست بستہ کھڑے ہین
ابوالقاسم "امیرالمومنین اب تو ہماری امیدین قوی ہو گئین۔ انشاءاللہ ہم کامیاب ہونگے"
ابوعبداللہ "کیا اور کوئی خوشخبری ہے"
ابوالقاسم "کل جو پندرہ سو سوار کوہستانی قصبون کی حفاظت کے لیے محمد ظہیر کی ماتحتی مین بھیجے گئے تھے۔ انھون نے بہت بڑی فتح حاصل کی او تمام اہل کیسٹل کو خاک مین ملا دیا"
ابوعبداللہ "الحمد اللہ خدا اپنے پاک بندونکی مدد کرتا ہے۔ اس لڑائی مین گو زیادہ شکست نام رہا"

ابوالقاسم" وہی نوجوان یوسف۔ جو اس روز حاضر دربار ہوا تھا۔ اس نے دشمنون کے سردار کو مار ڈالا۔ اول سے آخر تک اہل کیسٹل کی صفین درہم وبرہم کرتا رہا جو لوگ لڑائی مین موجود تھے۔ حتی کہ خود محمد ظہیر بن عطار بے انتہا تعریف کرتا ہے۔ بلکہ اسکی شجاعت پر حیرت کرتا ہے"

ابو عبداللہ" ابھی حکیم بھیجو کہ موسیٰ اس نوعمر شیر کو لیکے حاضر ہو یہی لوگ ہماری سلطنت کے زیور ہین

ابوالقاسم" حضور غرناطہ توان پر نازہے اور ہمیشہ رہیگا

موسیٰ کے پاس آدمی جاتا ہے

ابوالقاسم" اگر شاہ کیسٹل کو اس دفعہ شکست ہوگئی تو پھر مدتون اسکو ادھر جرأت نہ ہوگی۔ اہل فرنج ہمیشہ سے ہمارے دشمن ہین۔ مگر خدا کے فضل وکرم سے ہماری فوجون نے انہین ہمیشہ ذلیل وخوار کیا"

ابوالقاسم" امیرالمومنین ہماری راحت طلبیون نے انکے حوصلے بہ نسبت سابق کے اب بڑھا دے ورنہ انھین جرأت ہرگز نہ ہوسکتی تھی کہ خاص غرناطہ کی دیوارون کے نیچے اپنی فوجون کو یہو نچادین"

موسیٰ معہ یوسف کے حاضر ہوتا ہے اور ادب شاہی بجالاکے دونون دست بستہ کھڑے ہو جاتے ہین"

ابو عبداللہ" اے بہادر نوجوان یوسف۔ تم بڑے بہادر ہو۔ بڑے جری۔ تمھاری شجاعت اور دلیری پھر غرناطہ کو اگلے زمانہ کی شجاعتین یاد دلا رہی ہین۔ کئی فتحین صرف تمہارے حملہ آوریون سے ہوچکی ہین اور انشاءاللہ پچھلی فتح بھی تمہاری ہی خارا شگاف تلوار کے ذریعہ سے حاصل ہوگی"

یوسف" (با ادب سے) صرف امیرالمومنین کا اقبال ہے۔ ورنہ مین غرناطہ کا ایک ناتجربہ کار رعیت ہون"

ابو عبداللہ" تم تخت کے جانثار۔ قوم پر روح فدا کرنیوالے۔ وطن کی آزادی کے حامی ہو تمہارا نام ہر دلیر لکھا جائیگا۔ ہر گھر مین عورتین تمہارا تذکرہ بھی کرینگی۔ اور لڑکیان تمہارے نام کے گیت گائینگی"

یوسف" اگر ایسا ہو تو صرف اسوجہ سے ہوگا کہ امیرالمومنین نے مجھے ذلت سے عزت دی اور باوقعت بنادیا"

ابو عبداللہ" اچھا آئندہ سے مین تمہین موسیٰ کے ماتحت کل فوج کا افسر مقرر کرتا ہون"

یوسف "ادب سے سلام کرکے" امیر المومنین مین ایک ادنی سپاہی ہون مین سچ عرض کرتا ہون کہ افسری کی مجھ مین بالکل صلاحیت نہین۔ اگر حضور مجھے اس خدمت پر مامور فرمائینگے تو مین وہ تمام خدمات بجالانے سے محروم ہو جاؤنگا جنکو اب ایک جریدہ سپاہی کی حیثیت سے ادا کرتا ہون"

ابو عبد اللہ "نہین نہین تمھین یہ عہدہ قبول کرنا چاہیے اگر ایسا نہو اتو تمھاری ناموری کے ساتھ سلطنت کی بدنامی ہوگی"

ابو القاسم "(آنکھ سے یوسف کی طرف اشارہ کرکے) اب امیر المومنین نے جو عزت دی ہے اُسے روانہ کرنا چاہیئے"

موسیٰ "ہان ہان! دیکھو یوسف یہ گستاخی اور بے ادبی ہے"

یوسف "(تخت کے سامنے دست بستہ) امیر المومنین اگرچہ مین اپنے آپکو اس عزت کا مستحق نہین پاتا مگر تعمیل حکم شاہی مین مجھے ذرا عذر نہین ہو سکتا"

خلعت طلب کیا جاتا ہے

ابو عبد اللہ "یوسف آج سے تم ایک سلطنت کے رکن ہو۔ یہ بلائین جنھون نے تمھارے وطن کو گھیر لیا ہے انکو جہانتک ہو سکے کوشش کرکے دفع کرو۔ خدا بھی تمھین بہت اجر دیگا۔ کیونکہ یہ جہاد ہے"

یوسف "(سینہ پر ہاتھ رکھہ کے) امیر المومنین۔ اگر یہ جان تخت شاہی اور وطن پر قربان ہو جائے تو اس سے زیادہ میرے لیے کوئی فخر نہین ہو سکتا"

یوسف کو خلعت دیا جاتا ہے

(آداب شاہی بجالائے) یہ عزت میرے ہی لیے نہین میرے تمام خاندان کے لئے باعث ناز ہوگی"

ابو عبد اللہ "(سب کی طرف خطاب کرکے) اب آیندہ مقابلہ کی نسبت تم سب لوگونکی کیا رائے ہے

موسیٰ "میرا ارادہ ہے کہ کل یوسف کو تو یہان شہر کی حفاظت کے لیے چھوڑ جاؤن اور خود ایک بہت بڑی فوج سے جاکے اہل کیسٹل پر عرصہ دنیا تنگ کردون ایک ہی بڑی شکست ان لوگونکو ہوگئی تو حوصلے پست ہو جائینگے۔ اور پھر ان سے سوا اسکے اور کوئی تدبیر نہ بنیگی کہ اپنی باقی ماندہ فوج کو لیکے چپکے سے بھاگ جائین"

الوعبداللہ "مین نے جو تھا اس پر آج تک قائم ہون - تمھین ان تمام باتون کا اختیار ہے - ملک کی حفاظت اب تمھین لوگون کے ہاتھ ہے"

موسیٰ "(سلام کرکے) اس افتخار پر مجھے فخر ہے - اب مین نے تو فیصلہ کرلیا کہ کل دشمن کے مقابلہ کو جاؤنگا - تقدیر جو رنگ دکھائے"

الوعبداللہ "جاؤ - خدا تمھین کامیاب کرے"

موسیٰ جاتا ہے اور پردہ گرتا ہے -

# دوسرا ایکٹ

## پہلا سین

### غرناطہ کی ایک سڑک

یوسف آپ ہی آپ بکتا ہے

یوسف "(خودبخود) شرم! شرم! بے غیرتی! بے آبروئی! تمام خوشیان برباد! کل امیدین خاک مین! اگلی عزت پرانی ناموری سب پر پانی پھر گیا! دین بدنام! اسلام ذلیل! ہونا بادشاہ! ایسا بودا! بے ہمت! دل مین قوت ہی نہین! ساری قوم کا جوش دبا دیا! ایک ہی لڑائی مین دل ہار دیا! لاحول ولا قوۃ! کیا مسلمانون کو کوئی اور بادشاہ نہین ملتا یہ ابتک تخت پر کیون ہے! دباہی جاتا ہے! سہما جاتا ہے! صلح! اس طرح ذلت سے درخواست کرکے! شکست کھا کے صلح! غیرت کیا ہو گئی! حمیت کہان گئی! مرجانا کیون نہین پسند کرتا! مین ایسے بادشاہ کا خلعت لیکے کیا کرونگا (خلعت جو پہنے ہے - اسکی طرف اشارہ کرکے) یہ ذلت کا لباس مین کیون پہنے ہون! وزیر ابوالقاسم سے کہو وہ صلح کا پیغام لیکے جاتا ہے - وہی یہ خلعت پہن کے جائے! خلعت! نہین سامان ذلت! لعنت کا طوق!

(آہ سرد بھرکے) یہ آ پیاری صفیہ مین ابوعبداللہ کا خلعت لیکے کیا کرونگا مجھے تیری رضامندی کا خلعت چاہیے مین نے صرف تیرا قول پورا کرنے کے لیے یہ شاہانہ

کی تھی! افسوس مین چاہے اپنی جان بھی دیدون، تو اپنی آرزوؤن مین کامیاب ہوگی
اسلام برباد ہو چکا - دین ضعیف ہوگیا - دلون مین وہ جوش ہی نہین - بہادر موسیٰ!
بس غرناطہ مین تو ہی ایک ہے - پیاری صفیہ کی آرزوئین پوری کرنے مین صرف تو ہی
میرا مددگار ہو سکتا ہے - مگر کیا کیا جائے! آہ زمانہ بدل گیا! غرناطہ کا آخری دور! اسلام
کی حالت مذبوحی! مساجد کی توہین! مقابر کا انہدام! سب باتین ہوا چاہتی ہین - آہ
مین نے بڑی کوشش کی مگر تقدیر خلاف تھی! صفیہ کی امید نہ بر آئی! آخر غرناطہ کی
شکست (آبدیدہ ہوکر) صفیہ کو کیا منہ دکھاؤن! مین اسکے شوہر ہونیکے قابل ہی
کب ثابت ہوا! پوچھیگی تو کیا کہونگا؟ آہ قسمت نے ناکام رکھا! اب کیا کرون؟ کہان جاؤن
عزیزون مین جانیکے بھی قابل نہین - غرناطہ کی بربادی بھی نہ دیکھی جائیگی - مذہب اور عشق
دونون نامراد! یہ منحوس شہر اب رہنے کے قابل نہین - صحرا اور جنگل میرے جنون خیز
دلون کے لیے مناسب ہین - انھین مین خوب گذرسکیگی - آزادی بھی اور تنہائی بھی
(شہر کی عمارت دیکھ کے) غرناطہ تجھ سے رخصت! پیاری صفیہ! تجھ سے بھی رخصت
چلو جلدی چلو کوئی دیکھ نہ لے یہان شاید مزاحم ہو - نہین نہین غرناطہ کی آخری تقدیر مجھ سے
دیکھی جائیگی کبھی نہ دیکھون گا! قوم بھر کی بے عزتی - تمام مسلمانون کی بے آبروئی
عورتون کا بے عصمت ہونا! آٹھ سو برس کے مروجہ احکام شریعت کا انہدام ؎

کوئی عورت " کہان ہے یوسف کہان؟ "
یوسف " (بے ادھر دیکھے) کہین نہین - جہان قسمت لیجائے "
عورت " کیا ہوا کیا؟!
یوسف " کچھ نہین جو قسمت مین تھا "
عورت " (ادا مین) کیا مسٹری ہوگیا ہے! فراق مین عقل ٹھکانے نہین رہی! افسوس "
(آواز سے) آخر کچھ معلوم تو ہو - قسمت مین کیا تھا "
یوسف " ذلت تباہی - بربادی - ویرانی - خانہ خرابی سب ہوگیا - مجھے زیادہ بتانیکی
فرصت نہین - جاؤ - غرناطہ مین جس سے چاہو - پوچھ لو " (رونے لگتا ہے)
عورت " ہائین! ہائین! یوسف! یوسف! میری طرف تو دیکھو - مجھے پہچانا بھی کہ نہین "
یوسف " اب پہچانا کیسا! نفسی نفسی پڑی ہے - کوئی کسی کو نہین پہچانتا - کوئی کسیکا -

**عورت** :۔ امیرالمومنین کے خلعت نے ایسا مغرور کر دیا۔ کسی کو آنکھ اُٹھا کے نہیں دیکھے"

**یوسف** :۔ (جھلاکر) خلعت یا شرم کا لباس! بے غزتی کا جامہ! مین کیا کرونگا؟ کچھ ضرورت نہین اے خلعت میرے جسم سے نکل"

خلعت کو پھاڑنے لگتا ہے"

**عورت** :۔ (اپنے دل سے) این! ایسا وحشی! کپڑے پھاڑنے لگا! بالکل مجنون ہا!"

بڑھ کے ہاتھ پکڑ لیتی ہے"

(آواز) :۔ دیکھو یوسف سنبھلو۔ کیا کرتے ہو؟ تمہین کیا ہو گیا؟"

**یوسف** :۔ (دیکھکر) مین نہین پہچانتا اے عورت تو کون ہے؟ کیون میرا ہاتھ روکتی ہے"

**عورت** :۔ (حیرت سے) مجھے بھول گیا۔ اتنا جلد!"

**یوسف** :۔ ہان۔ ہان۔ مین نے پہچانا۔ برقع الٹ کر کچھ پہچانون"

**عورت** :۔ کیا آپ تو صفیہ کے بھی آرزومند ہین"

**یوسف** :۔ (آہ سرد بھر کر) پیاری صفیہ! وہ تیرے دل کی آرزو وادہ ہر وقت میرے ذہین رہتی ہے۔ افسوس مین اُسے دکھانے کے قابل نہین رہا۔ اُسکی آرزو نہین پوری ہوئی۔ مین کچھ نہ کر سکا۔ تقدیر نے دشمنی کی۔ اسلام کو شکست۔ غرناطہ کا زوال سب آفتین سر پر نازل ہوگئین مین اپنی پیاری صفیہ سے نادم ہون۔ آہ۔

**عورت** :۔ مجھے پہچانا؟"

برقع الٹ دیتی ہے۔

**یوسف** :۔ آہاہ۔ زینب! میری رفیق! مین نے بالکل نہین پہچانا۔ آہ۔ زینب مین پیاری صفیہ سے نادم ہون۔ اُس سے کہو کہ یوسف تمھاری شرط نہ پوری کر سکا"

**زینب** :۔ یوسف تم تو بڑے بہادر ثابت ہوے۔ جان لڑا دی گھر گھر دھوم ہو گئی" سارا غرناطہ تمھارے نام کا عاشق ہو گیا۔ اب اس سے زیادہ کیا شرط پوری کرتے"

**یوسف** :۔ مگر نتیجہ کیا ہے؟ یہی کہ کل سے غرناطہ پر عیسائیونکی حکومت ہوگی۔ مسلمان ذلت سے ادہر اُدہر جان چرائے پھرینگے بادشاہ یہ وا ہو تو کوئی کیا کرے۔ صلح کرتا ہے دب کے۔ شکست کھا کے۔ اپنے تمام حقوق اپنی ساری عزت اسلام کی وقعت کھو کے آہ مین نے کیا خاک صفیہ کی شرط پوری کی؟"

زینب:- یہ تقدیری معاملات ہیں - اس مین تمہاری کیا خطا! تم نے اپنا عہد پورا کر دیا -
صفیہ تم سے خوش ہے - وہ تم پر ناز کر رہی ہے تمہارے دیکھنے کی مشتاق ہے“

یوسف:- (بشاش ہوکر) او تمہین تم مجھے بلاتی ہو - صفیہ کا مین نے قول پورا کیا
جو وہ مجھ سے خوش ہو گی“

زینب:- تم جبتک جہاد کرتے رہے وہ روز روز تمہاری خبرین دریافت کرتی رہی اُسے
ہر روز کی خبر پہنچ جاتی کی تمہاری بہادریان اُسنے خوش ہو ہو کر اور متحیر ہو ہو کے سنین
مجھ سے کئی دفعہ کہہ چکی ہے کہ یوسف کو اپنے گھر مین لا کے مجھے ایک نظر دکھا دو - پندرہ
بیس روز سے مین تمہین تلاش کر رہی ہون - چلو اسی وقت میرے گھر چلو“

یوسف:- اس ناکامی کے سلسلہ مین اپنی پیاری صفیہ کو کیا مُنہ دکھاؤن اپنے نزدیک
تو مین اُسکے ملنے کے قابل ہی نہین -

زینب:- نہین ہر طرح تم ایسے ثابت ہوئے کہ صفیہ تم پر ناز کرے - چلو اب بازار
مین زیادہ ٹھہرنا بے عزتی ہے چلو جلدی چلو“

یوسف:- کیا چلون بادشاہ کے بودے پن نے بنا بنایا کھیل بگاڑ دیا - مجھے
ہر وقت وہان کی فکر لگی رہتی ہے - دیکھئے کیا انجام ہوتا ہے“

زینب:- جو خدا کو منظور ہوگا وہی ہوگا - اب تمہین اس غم مین مبتلا رہنے سے
کیا فائدہ - ؟ چلو تمہین اسکا بھی خیال نہین کہ صفیہ منتظر ہو گی! (دونون جاتے ہین)

## دوسرا سین

زینب کا مکان

صفیہ بیٹھی زینب کا انتظار کر رہی ہے

صفیہ:- (آپ ہی آپ) زینب آج کہان گئین کہ اتنی دیر ہوئی ابتک پتہ نہین - وہ تو
کہین اتنی دیر نہین ٹھہرتی تھین - میرے ہان - اگرچہ وہ بہت دیر بیٹھی ہین مگر اتنی دیر آج تک
کبھی میرے ہان بھی نہین بیٹھین - آج تو جیسے وہ گھر مین آنا ہی بھول گئین - خدا جانے
کہان جا کے بیٹھ رہین! کسی ایسی جگہ جانا تھا تو مجھے ناحق بلایا مگر کچھ سمجھ مین نہین آتا
وہ تو کہین زیادہ ٹھہرتی ہی نہین - میرا یوسف نہ ملگیا ہو - نہین وہ کہان وہ تو میدان

جنگ مین بہادری دکہا رہا ہوگا - یا شہر کی فصیل سے دشمنون پر تیر چلانے مین مصروف ہوگا - آہ وہ کیسا شریف اور کیسا ارادے کا سچا ہے - مین نے ایک ذرا اشارہ کیا تہا وہ جان ہی دینے پر تیار ہوگیا - ایک ذرا سی سوئی چبہہ جاتی ہے تو ہنسا نکو گہڑیون چین نہین پڑتا - مگر میرا یوسف روز خدا جانے کتنے زخم کہایا کرتا ہے - اور لڑائی سے مُنہ نہین موڑتا - مین نے صرف اتنا دریافت کرنیکے لئے اسکا امتحان لیا تہا کہ دیکہون اُسکی ہمت اور اُسکا حوصلہ کیسا ہے مین یہ بہی دیکہنا چاہتی تہی کہ اُسکے دلمین وطن اور دین کی محبت ہے یا نہین - مگر وہ امتحان مین ایسا ثابت ہوا کہ آج غرناطہ مین کوئی اسکا جواب دینے والا نہین ہے حقیقت مین اب تو اگر مین اُسکی بیوی بنون تو اسکے لئے باعث عار ہوگا وہ قدیم خیالات اسکے دل مین باقی رہے ہونگے؟ وہ نہین معلوم اب بہی مجہے چاہتا ہے یا نہین - میرا اب کہان ایسا مرتبہ کہ اسکا سا شریف نوجوان مجہے اپنا کفو بنائے - مگر نہین وہ میری محبت سے دست بردار نہ ہوا ہوگا - اس لئے کہ وہ ایک شریف اور قول کا پورا ہے - وہ اب بہی میرا عاشق ہوگا - کیا یہ نہین ہوسکتا کہ خطاب مجہے مل جائے وہ میری عاشقی کر چکا - اب مین اسکے عشق کا دم بہرون - مگر - آہ! عشق بہت دشوار چیز ہے - اسکی مصیبتین جہیلنے کیلئے یوسف ہی کا ایسا شریف اور متحمل انسان چاہیئے - مین اسکا سا دل - اسکی سی ہمت - اسکا سا جوش کہان سے لاؤن گی - مگر جو کچہہ ہو اب تو مین اُسکی عاشق ہون - عشق اختیار کی چیز نہین ہے - آہ! اب تو مجہہ سے اسکے فراق کی مصیبت نہین برداشت کیجاتی - ہزار روکتی ہون - ہزار تنبیہ کرتی ہون - مگر یہ دل خواہ مخواہ بیتاب ہی کئے دیتا ہے خدا کرے زینب کو میرا سا یوسف مل گیا ہو"

کسی کے پاؤن کی چاپ سنی جاتی ہے

(چونک کر) "کیا زینب میرے یوسف کو لے آئے"

زکیہ آتی ہے

"زکیہ تمہاری امان جان کہان گئین؟ اتنی دیر ہو چلی ابتک نہین آئین - انتظار مین مین کب تک بیٹہی رہون -؟"

زکیہ "خدا جانے کہان گئی ہین - اتنی دیر تو انہین کبہی نہین ہوتی تہی"

صفیہ ''تو اب مین جاتی ہون۔ وہ آئین تو کہدینا کہ صفیہ آئی تہی دیر تک انتظار کرتی رہی آخر اکتا کے چلی گئی''

زکیہ ''ابہی بیٹہئیے۔ اب آتی ہی ہونگی''

صفیہ ''نہین مین جاونگی''

صفیہ برقعہ اوڑہ کے جاتی ہے۔

زکیہ ''(خودبخود) دیکہو آج خدانے کتنے دنون کے بعد صفیہ آئی تہین۔ مگر امان جانی ہی جاکے بیٹہ رہین کہ آخر وہ چلی گئین۔ آج ہی آنہین بہی بیٹہہ رہنا تہا۔ مین کئی دفعہ ان سے کہہ چکی تہی کہ صفیہ کو کسی روز بلے آئیے۔ آج وہ آئین تو یہ''

صفیہ نازو ادا سے پہر آ کیسا پہر آجاتی ہے

صفیہ ''زکیہ زینب آتی ہے۔ اور انکے ساتہ مرا پیارہ یوسف بہی ہے۔ مین ادہر کے کمرے مین جاکے چہپ رہتی ہون۔ تم خبردار نہ بتانا۔ شاید مجہے آتے دیکہہ لیا ہو اور تم سے پوچہین تو اپنا نام دیدینا کہ مین کہین جاتی تہی۔ مین تو برقعہ اوڑہے ہوے تہی۔ کچہ مجہے پہچانا تہوڑا ہی ہوگا۔ اچہا دیکہو بتا ندینا''

صفیہ دوڑ کے دوسرے کمرے مین چلی جاتی ہے اور زکیہ مسکرا نے لگتی ہے

زکیہ ''(خودبخود) مین کیون بتانے لگی۔ چاہے صفیہ شام تک بیٹہی رہین۔ مگر امان جان کو یوسف کہان مل گئے۔ سنتی ہون کہ وہ رات دن لڑائی مین مشغول رہتے''

یوسف اور زینب دونون آتی ہین۔ زینب برقعہ اتار کے کہونٹی پر لٹکا دیتی ہے

زینب ''زکیہ کیا تم کہین جاتی ہو''

زکیہ ''نہین مین تو کہین نہین جاتی تہین مگر ہان آپکو آج آنے مین ایسی دیر ہوئی کہ کئی دفعہ گہبرا گہبرا کے مین باہر گئی۔ اور دیکہا کہ آپ آتی ہین یا نہین۔ ابہی ابہی تیسری دفعہ گئی تہی مگر مین نے تو آپکو نہین دیکہا۔ کیا آپنے مجہے دور سے دیکہہ لیا تہا؟''

زینب ''تو کیا برقعہ اوڑہ کے گئین تہین؟ مین تو سمجہی کہ گہر اکیلا چہوڑ کے تم کسی کام کو جاتی ہو''

زکیہ ''نہین جاتی کہان؟ ہان برقعہ اوڑہ لیا تہا۔ کیونکہ مجہے یون باہر جاتے شرم آتی ہے''

زینب ''یوسف اب تمہارا کیا ارادہ ہے؟ کیا آخر تک لڑائی ہی مین مصروف رہوگے؟ اب ان جوکہم کامونکو چہوڑ دو۔ خدا نہ کرے کہین دشمنون نے ایک جرکا کہا لیا تو

ساری آرزوئین خاک مین مل گئین۔ جس غرض کے لئے تم نے میدان جنگ مین قدم رکھا تھا وہ حاصل ہوگئی۔ تمہاری صفیہ تمہارے لئے بیتاب ہے۔ اب تمہارا خیال ہر وقت اُسکے دل مین رہتا ہے تمہین یاد کئے چین نہین پڑتا۔ پہلے تم اُسکے ہجر مین جسقدر بیتاب تھے وہ اب اُس سے زیادہ تمہارے لئے بیتاب ہے“

**یوسف** ”(آہ سرد بھر کے) زینب! افسوس مین اپنی جان صفیہ کی شرط تو پوری ہی نہین کرسکا اُسے کیا مُنہ دکھاؤن جس کام کیلیے اس نے مجھے بھیجا تھا۔ آہ مین اُسے بالکل بگڑا ہوا چھوڑ آیا ہون۔ اہل کیسٹل غالب آگئے مسلمانونکی شکست ہوگئی“

**زینب** ”اب امیر المومنین کا کیا ارادہ ہے“

**یوسف** ”صلح۔ دیکھیے۔ نہین۔ اپنے ملک عیسائیونکی سپرد کرکے اب دیکھنا ہے تم سب کو اپنے وطن مین رہنا دشوار ہو جائیگا“

**زینب** ”کیا تمام مسلمانون نے جو غرناطہ کی قوت بازو تھے ہمت ہار دی؟ [illegible]

**یوسف** ”سب نے گوارا کرلی کسی مین غیرت نہین“

**زینب** ”اچھا تو صفیہ کی تمہین کیا خطا؟ تم نے اُسکی محبت کیون چھوڑ دی؟“

**یوسف** ”پیاری صفیہ کی محبت! بھلا وہ میرے دل سے نکل سکتی ہے؟ کبھی نہین اُسکی محبت جان کے ساتھ ہے“

**زینب** ”تو مین اسے بلا بھیجون؟ وہ مشتاق ہے“

(زکیہ سے) ”زکیہ۔ صفیہ تو نہین آئی تھین؟ انہون نے مجھ سے آج آنیکا وعدہ کیا تھا“

**زکیہ** ”امان جان آج تو نہین آئین۔ اور وہ بہت دنون سے نہین آئین“

**زینب** ”مگر آج انہون نے وعدہ کیا تھا۔ اچھا تم جاؤ۔ [illegible] چپکے سے یہان بلا لاؤ“

**یوسف** ”(گھبرا کے) مگر مجھے اُنکا سامنا کرتے شرم آتی ہے“

**زینب** ”اب زیادہ باتین نہ بنائیے۔ ساری [illegible]۔ کیا اسی شرم کیوجہ سے ہی بیچاری کو حیران کر دیگے؟ تمہین اسکے ساتھ ایسا [illegible] ہے۔ اُسنے وفاداری سے تمہارا خیال رکھا۔ یہ خیال پہلے تو صرف تمہاری بیتابیونکو [illegible] نہین پیدا ہوا تھا۔ لیکن اب اسی پر ستم کرنے لگا۔ وہ اب کسی وقت تمہارا [illegible] بھولتی ہی نہین“

**یوسف** ”افسوس! مجھ سے اُس سے آنکھین [illegible] بتو مین اپنی زندگی [illegible]

بیزار ہون - سوا اسکے کہ شہر غرناطہ کے پہاٹک سے نکل کے دشمنون پر حملہ کرون اور
لڑتے لڑتے اپنی جان دیدون اور کچھ نہین سوجھتا“

**زینب** ”زکیہ - تم تو جاؤ - مین انہین سمجھا لونگی“

زکیہ جانیکا سامان کرتی ہے -

**یوسف** ”مگر اب مجھے جانے دو - زینب تم مجھے ذلیل کرو گی - سچ کہتا ہون مین اپنی معشوقہ صفیہ پر دل و جان سے قربان ہون - اُس کی ہر ادا پر جان دیتا ہون لیکن اصل مین اُسکا عاشق ہونیکے قابل نہین ہون -

**زینب** ”ہاے افسوس! یہ تمہین کیا ہو گا -؟ کس نے تمہارا دل پھیر دیا“

یوسف جانے کیلئے اُٹھتا ہے

”آخر اب یہان سے کہان جاؤ گے؟ کچھ معلوم تو ہو“

**یوسف** ”کہہ تو دیا کہ اپنی پیاری نازنین صفیہ کے حکم - اپنے وطن غرناطہ کی حفاظت اور اپنے مذہب کی آزادی بچانے پر اپنی جان دیدونگا - یا تو کفار ہی نہونگے یا مین ہی نہون

صفیہ دوسرے کمرے سے نکلی آتی ہے

**صفیہ** ”(گھبرائی ہوئی آواز) دیکھو زینب انہین جانے ندینا - اور اگر یہ حقیقت مین جاتے ہین تو کہو مجھے بھی اپنے ساتھ لیتے جائین“

یوسف دم بخود رہ جاتا ہے -

**زینب** ”صفیہ! تم یہان بیٹھی ہوئی تھین! کب سے بیٹھی ہو؟“

**صفیہ** ”بڑی دیر سے بیٹھی ہون - تمہاری سب باتین سُن رہی تھی - جب مجھ سے ضبط نہو سکا تو نکل آئی - شرم سے مجھے کسی طرح جرأت نہ ہوتی تھی کہ ان کے سامنے کوئی لفظ زبان سے نکالون - لیکن یہ آخری وقت تھا - جسکے بعد مین کسی طرح زندہ نہین رہ سکتی - مرتے وقت انکا ساتھ دینے مین حجاب میرا دامن ہرگز نہین پکڑ سکتا - آہ - اگرچہ نامرادی کی موت ہو گی مگر مین اسے وصال ہی سمجھونگی - مین اب ساتھ نہین چھوڑتی“

**زینب** ”(خود بخود آہستہ) اب تو صفیہ خود آگئی وہ آپ سمجھا لیگی - میرے سامنے دونکو حجاب مانع ہے ذرا مین یہان سے ٹل جاؤن - تو دونون اپنے دل کا جوش نکال ڈالین“
(زکیہ سے) ”زکیہ بیٹی ذرا ادہر چلو - مجھے کچھ تم سے کہنا ہے“

زینب رکیہ کو لئے ہوئے چلی جاتی ہے اور دیر تک یوسف اور صفیہ ایک دوسرے کی صورت دیکھا کرتے ہین۔

**یوسف** ۔صفیہ پیاری صفیہ۔ مین کن آنکھون سے تمہاری صورت دیکھون ا یہ آنکھین وہ سامان دیکھہ آئی ہین جو قیامت تک تمہاری آرزو نہ پوری ہونے دیگا"

**صفیہ** " (شرم سے) نہین یہ نہ کہو"

**یوسف** " مین سچ کہتا ہون"

**صفیہ** " (دبی زبان سے) خدا نہ کرے۔ کیون؟ میری آرزو کیون نہ پوری ہوگی؟ اب اس سے زیادہ کیا آرزو پوری ہوگی کہ تم آنکھون کے سامنے بیٹھے ہو"

**یوسف** " تمہاری وہ آرزو جسکے پورا کرنے کے لئے مین اپنی جان ہتیلی پر لیکے گیا تھا"

**صفیہ** " وہ کونسی آرزو ہے؟"

**یوسف** " غرناطہ کی فتح۔ کافرون کی شکست"

**صفیہ** " نہین۔ نہین۔ اب مین یہ نہین چاہتی"

**یوسف** " (حیرت سے) تم نہین چاہتین کہ غرناطہ دشمنون کے ہاتھ سے محفوظ رہے؟"

**صفیہ** " (شرم کے لہجے مین) چاہتی ہون مگر"

**یوسف** " مگر کیا؟"

**صفیہ** " (دبی زبان سے) تمہین کہو کے نہین"

**یوسف** " تمہین نہین معلوم کہ اسکا نتیجہ کیا ہوگا؟ ہر ایک کی بے عزتی۔ تمام شریفون کی بے حرمتی دین کی توہین۔ مسلمان کی تحقیر۔ شریفونکی خرابی۔ رہیسونکی خانہ بربادی۔ یہ سب باتین تمہین گوارا ہین؟ اسوقت مین ہم جیلے تو کیا ہوا۔؟ کچہہ نہین پیاری صفیہ تم معشوقہ ہو تمہاری ادائین دل ستان ہین۔ تم پر دلونکی قربانی چڑہنا چاہئیے کیا تم نے نہین سنا کہ عالمگیر حسن پر اکثر عشاق قربان ہو جایا کرتے ہین؟ اسی طرح مجھے اجازت دو کہ اپنی جان کو تم پر فدا کر دون۔ اُس ذلت سے نہین جسطرح اکثر نادان عشاق فدا کرتے ہین۔ بلکہ اسطرح کہ مین غرناطہ کی حمایت کیلئے غنیم کی فوج پر حملہ کرون اور لڑتے لڑتے کافرون سے یا تو غرناطہ ہی کو آزاد کرا لون اور یا مین خود ان مصائب سے نجات پاؤن"

**صفیہ** " (آبدیدہ ہو کر) یوسف اگر تم نے یہی دل مین ٹھان لی ہے تو مجھے بھی اپنے ساتھ

لیتے چلو - کیونکہ مین تمہارے خیال کو اپنے دل سے کسی طرح بہلا ہی نہین سکتی"

**یوسف** "(حیرت سے) تم میدان جنگ مین چلوگی! ورا گر تم میرے ساتھ ہو مین تو مین تمہاری صورت دیکھونگا یا کافرونکا مقابلہ کرونگا! مجھے تنہا جانے دو - اسمین میری اور تمہاری دونونکی ناموری ہوگی"

**صفیہ** "نہین ایسی ناموری سے بار آئی - خدا کے لئے یوسف مجھے زیادہ مایوس نکرو" اب میرے دلمین زیادہ صدمہ اُٹھانے کی تاب نہین ہے"

(صفیہ یوسف سے لپٹ رونے لگی ہے)

**یوسف** "اچھا تم رونے سوقوف کرنا - مین اب وعدہ کرتا ہون کہ نہ جاؤنگا - ہرگز نہ جاؤنگا افسوس تمہاری محبت نے مجھے بودا بنایا - خود میرا دل ہی اب میدان جنگ مین جانے سے پس و پیش کرتا ہے - مگر افسوس مین نے تو دل مین ٹھان لی تھی کہ جہاد کے میدان مین اپنی جان دونگا"

**صفیہ** "مین تمہین روکتی ہون مگر ہان اتنا کہتی ہون کہ جو تمہارا خیال ہوگا وہی میرا حال ہوگا - اگر اب زندگی سے تم تنگ آ گئے ہو تو مین تنگ آ گئی ہون"

**یوسف** "نہین مین اب اس ارادے سے باز آگیا - اب یہ زندگی تمہاری نذر ہے - پیاری صفیہ - اسے تمہاری نازبرداری مین صرف کرونگا - گھبراؤ نہین - بس اب رونا موقوف دیکھو تمہاری بیتابی دیکھکے میرا قابو مین سے نکلا جاتا ہے"

(یوسف صفیہ کے آنسو پونچھتا ہے اور صفیہ کچھ آہٹ پاکے الگ ہٹ کے بیٹھ جاتی ہے -)

**یوسف** "مگر ہماری زندگی اب بڑی ذلت کی حالت مین گذریگی - اچھا ہم تم دونون وطن چھوڑ کے ملک مرہٹہ مین چلے چلین یہ زندگی وہان شاید کچھ اطمینان سے گذر جائے یہان تو اب اسلام پر ادبار طاری ہے"

(زینب آجاتی ہے)

**زینب** "یوسف کہو اب کیا ارادہ ہے؟"

**یوسف** "اپنے ارادہ پر کیونکر مین قائم رہ سکتا تھا؟ جب کہ پیاری صفیہ خلاف ہین اب تو مین انکے حکم کا تابع ہون جو انکی رائے ہو وہ میری رائے ہے -"

**زینب** ۔ تو اچھا۔ اب جو مین بتاؤن اسپر عمل کرو تم دونون ایک دوسرے کے فراق مین انتہا سے زیادہ بیتاب و بے قرار ہو۔

**یوسف** ۔ بیتابی کا حال تو خدا کو خوب معلوم ہے جب گذشتہ زمانہ فراق کو یاد کرتا ہون تو مجھے حیرت ہو جاتی ہے کہ اتنی مدت کیونکر گذر گئی۔ اور ابتو اسی ہجران نصیب نے مجھے ایسی مایوسی دل مین پیدا کی کہ جان دیدینا آیندہ رہنے سے زیادہ آسان معلوم ہوتا ہے۔

**صفیہ** ۔ (دبی زبان سے) ہان زینب تم کیا کہتی تھین۔

**زینب** ۔ میرے نزدیک تو جہان تک جلد ہو سکے اب تمہارا نکاح ہو جانا چاہئے کوئی دن معین کرو مین اسی روز قاضی صاحب کو اور ان کے دو چار دوستون کو بلا لونگی وہ آکے نکاح پڑھ دینگے اور کسی کو کانون کان خبر بھی نہوگی۔

**یوسف** ۔ میرے لئے تو اس سے زیادہ کس بات مین خوشی ہو سکتی ہے؟ گویا وہ تمنا پوری ہو گئی جس سے بڑھ کے عمر بھر مین کبھی کوئی اچھی تمنا میرے دل مین نہین آئی تھین خدا کرے میری دلربا صفیہ بھی منظور کرلے۔

**زینب** ۔ کیون صفیہ۔ تم راضی ہو نہ؟

**صفیہ** ۔ (گردن جھکا کے اور شرم سے) کیا تم جانتی ہو کہ میرا دل اس خوش قسمتی کی بات سے مجھے انکار کرنے دیگا؟ لیکن اگر ابا جان کو اطلاع کرکے ایسا ہوتا تو زیادہ اچھا تھا۔

**زینب** ۔ وہ ہرگز نہ منظور کرینگے۔

**صفیہ** ۔ کیا وہ یوسف کو برا سمجھتے ہین؟ نہین میرے یوسف سے زیادہ لایق اور شریف پیارے عزیز ناطے مین تو کوئی ہے نہین زینب وہ کبھی نہ انکار کرینگے۔ بلکہ ان سے قرابت پیدا کرنا باعث افتخار ہوگا۔

**زینب** ۔ نہین مین یہ نہین کہتی کہ ان سے نکاح کرنا پسند نکرینگے بلکہ میرا مطلب یہ ہے کہ قرآن نے کل اہل اسلام کو اس درجہ پریشان کردیا ہے کہ آج کل اس قسم کی کارروائی کو کوئی نہ پسند کرے گا۔

**صفیہ** ۔ اچھا تو تمہین اختیار ہے مین جو تم سے کہونگی اسکے خلاف نکرونگی۔

**زینب** ۔ تو اچھا۔ آج کون دن ہے۔ منگل۔ بدھ۔ جمعرات جمعہ۔ بس جمعہ کے روز نکاح ہو جائے یہین یہان سب سامان کرلونگی تم ضرور آجانا۔ یوسف دیکھو

ایسا نہ ہو کہ تم غائب ہو جاؤ۔ ان دنوں تمہارے مزاج میں وحشت زیادہ بڑھتی جاتی ہے۔
یوسف "میں اپنے ساتھ دشمنی کرونگا! یہ میری تو یہ میں کامیابی ہو ضرور آؤنگا بلکہ پہلے سے میں یہاں موجود رہوں گا"
زینب "تو بس اب طے ہو گیا۔ اگر کچھ عذر ہو تو اسی وقت کہدو"
یوسف "کچھ عذر نہیں"
زینب "صفیہ اب تمہارے گھر میں تمہارا انتظار ہو رہا ہو گا بیٹی تم اب جاؤ۔ اور کل اس روز کوئی معقول بہانہ کر کے آنا۔ کیونکہ خواہ مخواہ دیر تک ٹھہرنا ہو گا"
صفیہ (شرما کر) اچھا اب میں جاتی ہوں"

صفیہ چلی جاتی ہے۔

یوسف "تو اب میں بھی جاتا ہوں"
زینب "کہاں جاؤ گے"
یوسف "ذرا میں سردار موسےٰ بن ابیل کے پاس جاؤں گا دیکھوں کیا فیصلہ ہو گا۔

سب جاتے ہیں

## تیسرا سین

غرناطہ کے قریب ایگا گاؤں یوسف گا ڈن

یوسف اپنے مکان کے دروازے سے نکل کے سڑک پر جا رہا ہے۔

یوسف "(آپ ہی آپ) کیا نازک زمانہ ہے! جدھر دیکھو بدقسمتی ہی نظر آتی ہے! والد اور والدہ دونوں نے جواب دیدیا! اُن سے ایسی امید نہ تھی۔ مگر میرے دلکی بیتابی کا حال انہیں نہیں معلوم۔ ورنہ اس صفائی سے انکار نہ کرتے۔ خیر ادھر سے تو جواب ملگیا اب روپیہ کا انتظام کہاں سے ہو۔ میرے پاس تو ایک کوڑی بھی نہیں۔ پرسوں ہی نکاح ہے۔ مہر کا روپیہ کیونکر ادا کرونگا کچھ نہ کچھ ادھر بھی خرچ ہو گا۔ شاہی خزانے سے کچھ ملنے کی امید نہیں۔ وہاں آجکل روزانہ مصارف اور خارج میں بھی تنگی ہو رہی ہے کیا کروں؟ ایک شریف آدمی سے تو چوری بھی نہیں ہو سکتی۔ ورنہ یہی کرتا۔ کسی ایسے شخص سے بھی ملاقات نہیں جس سے کچھ قرض لے سکوں۔ اور ہوتا تو وہ بھی

آجکل کچھ نہ تہا۔ ان دنون تو سب کی بے اعتنائی ہو گئی ہے کسی کو کسیکا اعتبار نہین رہا کیون اگر روپیہ کا کچھ انتظام نہو سکا تو کیا کرون گا۔ مجہہ سے تو منہ نہ دکہایا جائیگا ٹال جاؤنگا۔ مگر یہ کوئی اور معاملہ نہین ہے۔ میری پیاری صفیہ وہان آکے مجھے نہ پائیگی تو اسکے دل مین خدا جانے کیا کیا خیال آئینگے یہ بہت اچہا فیصلہ تہا کہ اسکے عشق مین اپنی جان دیدیتا۔ اور عزت سے۔ مگر افسوس خود اسکو گوارا نہوا میری معشوقہ وفادار ہے لوگ معشوقون کو دل سخت کہتے ہین مگر اسکا دل تو بہت نرم ہے کسیطرح ہم پر نہ راضی ہوئی کہ اس پر قربان ہو جاؤن لیکن اب تو مین عجیب بلا مین پہنس گیا کچھ نہین سمجھ مین آتا۔ کہ کیا کرون "

مسلمہ آتا ہے

**مسلمہ** " اخاہ! یوسف! کس سوچ مین ہو؟ ادہر دیکھو! السلام علیک "

**یوسف** " (ادہر دیکھ کے) علیک السلام۔ مسلمہ کہان سے آرہے ہو؟ "

**مسلمہ** " گہر ہی سے آتا ہون تم نے تو بڑا نام پیدا کیا! دنیا بہر مین دہوم ہو رہی "

**یوسف** " کیا خاک پیدا کیا غرناطہ کی قسمت ڈبونے گیا تہا ڈبو آیا "

**مسلمہ** " کیون؟ کیا ہوا؟ "

**یوسف** " مسلمہ تجہسے تو بے تکلفی ہے اسوقت مین ایک اور فکر مین ہون پہر ملاقات ہو گی۔ تو تمام حالات بیان کر دونگا لیکن خدا کے لئے اسوقت مجہے تنہا ہی چہوڑ دو "

**مسلمہ** " آخر بتاؤ تو کہ تم پر کیا فکر سوار ہے۔ شاید مین بہی کچھ رائے دلیکون "

**یوسف** " نہین تم سے کہنے کے قابل بات نہین ہے شاید کسی اور کے کان تک پہنچ جائے تو پہر غضب ہو جائے "

**مسلمہ** " یوسف استغفر اللہ! تم مجہے ایسا لغو سمجہتے ہو تو مجہ سے ملاقات کیون رکہی؟ تمنے مجہے اس قابل بہی نہ سمجہا کہ دوستون کا راز دار بنون "؟

**یوسف** " خفا ہونیکی بات نہین ہے۔ یہ بڑا نازک معاملہ ہے۔ اور تم یہان میرے گہر سے قریب ہی رہتے ہو۔ کہین اتفاقاً تمہاری زبان سے نکلجائے اور وہان تک پہنچ جائے تو مجہ سے سوا اسکے کہ زندگی سے ہاتہ دہوؤن اور کوئی ترکیب نہ بنیگی۔

**مسلمہ** " ابتک یہی کہے جاتا ہون کہ تمہارا راز آشکار کر دونگا "

یوسف ؎ نہیں مین تم سے ڈرتا ہون سلمہ - مجھے تمہاری منسبت کوئی بےاعتباری نہین ہے
اگر مین ڈرتا ہون تو زمانہ سے - اتفاق زمانہ ایسی چیز ہین کہ انسان ہزار احتیاط
سے کام کرے مگر زک اُٹھا ہی جاتا ہے ان دنون مین دیکھتا ہون کہ زمانہ میرا دشمن ہو رہا ہی
مسلمہ ؎ آخر تم اس درجہ مایوس کیون ہوے جاتے ہو ؟
یوسف ؎ اچھا تو اب تم اصرار ہی کرتے ہو تو مین صاف صاف بیان کیے دیتا
ہون ایک پری جمال دوشیزہ کی ادائین نے میرا دل چھین لیا - کیا کہون کہ اسکی نگاہ ناز
مجھپر کیا اثر کر گئی میری یہتا بیان روز بروز ترقی کرتی گئین لیکن آخر اس جور وش نے
حکم دیا کہ تم جا کے کافرون سے مقابلہ کرو اور غرناطہ کو دشمنان دین کے دست ظلم سے
بچاؤ اسکا اشارہ پاتے ہی مین نے جہاد شروع کیا جسکا حال تم نے بھی سنا ہوگا
غرناطہ کی بربادی اور شکست نے مجھے اس درجہ پریشان کر دیا تھا کہ مین مایوس
ہو کے قصد کیا کہ کافرون سے لڑ کے اپنی جان دیدون مگر میری وفادار دلربا اب میری
نسبت ایسی محبت ظاہر کرتی ہے کہ مجھے سوا اُسکی نازبرداری منظور کرونگا اور کچھ نہین
بن آتا - وہ مجبور کرتی ہے جسقدر جلد ہو سکے اُس سے نکاح کر لون تاریخ معین ہو گئی پرسون عقد ہوگا
مہر وغیرہ روپیہ کی جو کچھ کمی ہو گئی آسے مین کہان سے بہم پہنچاؤنگا گھر بیس سب نے انکار کر دیا
میرے والد ہی منظور کرتے ہین اور نہ والدہ ہی مانتی ہین کیا کہون کوئی تدبیر خیال مین نہین آتی
مسلمہ ؎ مجھے تمہاری شادی کا حال سنکے بڑی خوشی ہوئی مگر ہان روپیہ کا بندوبست
ہونا آجکل دشوار ہے ؎

یوسف ؎ تم جسقدر دشوار کہتے ہو میرے نزدیک تو ہو ہی نہین سکتا ؎

مسلمہ ؎ نہین ایک تدبیر ہے اب کوئی تم معمولی آدمی نہین ہو غرناطہ کی ہر شخص کو
تمہارے ساتھ مین ہمدردی ہوگی اگر تم وہان جاؤ اور وہان کے شیوخ اور عماد سے
کچھ مدد مانگو تو ممکن نہین کہ وہ لوگ تمہاری اعانت نہ کرین ؎

یوسف ؎ یہ سچ ہے مگر اس زمانے مین کسی کو کسی سے ہمدردی نہین ساری قوم بھر کا
اعتبار جاتا رہا - اور اب ادبار طاری ہو گیا ہے ادبار کے زمانے مین نااتفاقی بے
اعتباری سب ہی قسم کی خرابیان پیدا ہو جایا کرتی ہین - اور تم دیکھ لینا روز بروز یہ اور ہوتی جائیگی ؎
مسلمہ ؎ مگر تم ان لوگون مین نہین ہو - جن پر اعتماد نہ کیا جائے - سردار موسیٰ وغیرہ تمہاری

ضرور اعانت کرینگے۔ تم جاؤ دیکھو تقدیر کیا رنگ لیاؤ کھاتی ہے "

یوسف "کہو تمھارے کہنے سے چلا جاؤں مگر مجھے امید نہیں "

سلمیٰ "ضرور جاؤ "

یوسف "اچھا میں اسی وقت جاتا ہوں۔ لیکن تم ان راز کو کسیکی سامنے بیان کرنا "

سلمیٰ "پھر وہی کہے جاتے ہو اب تمہیں میرا بالکل اعتبار نہیں رہا "

یوسف "اچھا خیر اب جاتا ہوں "

(جاتے ہوئے) السلام علیکم "

سلمیٰ "وعلیکم السلام "

دونوں ادہر ادہر چلے جاتے ہیں

## چوتھا سین

غرناطہ کی ایک سڑک

یوسف تنہا جا رہا ہے

یوسف "(آپ ہی آپ) یہان چلا تو آیا مگر کسی سے کچھ امید ہو سکتی ہو؟ کسی سے نہیں یہ وقت مدد کا ہے؟ مسلمہ سے مین نے ہزار کہا مگر اسکو کسی طرح یقین نہیں آیا اسی نے مجھے مجبور کرکے غرناطہ میں بھیجا۔ آہ مایوس عاشق کی بیتا یہو پر ترس کھانیوالے دنیا میں بہت کم ہیں کسی اور بھی بیاری صفیہ کا عشق ہو تو وہ جانے کہ میری بیقراری جائز ہے یا ناجائز۔ مگر نہیں خدا نکرے کہ کوئی اسکا عاشق ہو آخر وہ میری ہی تو ہوگا اگرچہ میری پاکدامن صفیہ مجہپر اُسے ترجیح ندیگی۔ اچھا پھر اب کہان جاؤن وہ تمام سردار جو میری لڑائی میں جانبازیون کو اپنی آنکھون سے دیکھ چکے ہین کیا انمیں سے کوئی میرا اعتبار نکریگا۔ مجھے تو یہ بھی نہیں معلوم کہ لڑائی کا کیا حشر ہوا صلح کس پہلو پر ہوئی شہر میں روز روز جو گپین اُڑا کرتی تھین انکا کیا اعتبار افسوس اب تو عبداللہ شاہ غرناطہ کو بھی کوئی امید نہیں رہی کہ میری جانبازیون کے صلہ میں مجھے کچھ دے اچھا چلو۔ زینب کے پاس چل کے اس بارہ میں کچھ مشورہ کرون صرف وہی اس امر میں میری مدد کر سکتی ہے۔ اور کچھ بندوبست نہو سکا تو اس سے

کہدونگا کہ مین نے بہرد ہی راے اختیار کر لی - اور عیسائیون سے مقابلہ کر کے جاؤنگا -
افسوس - عشاق کی قسمت کیسی بُری ہوتی ہے " اب پیاری معشوقہ کیسی وفادار اور
محبت کی قدردان ہے تو قسمت نے عداوت پر کمر باندہی! ہاے مین کس مایوسی
سے جان دونگا - اور اگر ایسا ہو تو اُسکے نازک دل پر کتنا بڑا صدمہ ہوگا -
عکرمہ آتا ہے "

عکرمہ " (جوش سے) اخاہ! یوسف کہان تہے ؟ "
یوسف " (پژمردگی مین) مین اپنے گہر چلا گیا تہا "
عکرمہ " (مایوسی سے) یہان کا حال تو سُن ہی چکے ہونگے "
یوسف " (متوجہ ہوکر) ہان کیا ہوا - مین نے کچہ نہین سنا "
عکرمہ " (حیرت سے) کچہ نہین عجب - آہ - یہان تو قیامت ہی آگئی - یوسف ہم تم ایک
دوسرے کو اس عزت اور وقعت کی حالت مین دیکہہ چکے ساری عزت کل شرافت تشریف
لے گئی (آبدیدہ ہوکر) اب تو غلامی - ہہ غلامی - غلامی مین عزت کہان ؟ افسوس
امیرالمومنین اور سب نے دل ہار دیا -
یوسف " یہ سب تو میرے سامنے ہو چکا تہا - بلکہ وزیر ابوالقاسم عہدنامہ کی تکمیل کرانے گئے
تہے اُسکے بعد سے نہین معلوم کہ کیا شرائط طے ہوے اور وہان سے وہ کیا جواب لاے "
عکرمہ " آہ تم کو اس بڑے سانحہ کی خبر ہی نہین جو غرناطہ مین ہو گیا! ابوالقاسم کے آنیکے
بعد امیرالمومنین نے قصر حمرا مین دربار کیا کل شیوخ اور قاضی جمع ہوے انکے سامنے ابوالقاسم نے
عہدنامہ پڑہ کے سنایا تہا - یوسف ایسی شرطین ہین کہ تم اگر سنو گے تو تمہین زندگی سے
نفرت ہو جائیگی - امیرالمومنین اور تمام رعایاے شاہ کیٹسل کو اپناہ بادشاہ تسلیم کرین
قاضی اور منتظم اسی نصرانی بادشاہ کے حکم سے معین کئے جاوین - غرض اس قسم کی اور
باتین ہین جنکا مطلب مختصر الفاظ مین یہ تہا کہ اسلامی حکومت نہ رہی اور پوری پوری شاہ
کیٹسل ہی کی حکومت ہو جاے یہ عہدنامہ سنایا گیا تو سب اہل دربار زار و قطار رونے لگے
اسوقت سردار موسے اٹھ کہڑے ہوے اور کہنے لگے اس ذلت سے تو اچہا ہے کہ ہم سب
بڑی عزت اور ناموری کے ساتہہ میدان جنگ مین بہادریان دکہلا کے اپنی جانین دیدین
ان شرائط کا کیا - اعتبار - آزادی تشریف لے جائیگی - اسلام کی بے عزتی

ہوگی عورتین کی بے عصمتی ہوگی" اور ہم سب ہمیشہ کی غلامی مین مبتلا ہو جائینگے
علاوہ برین ہم سب لوگون کی موت سر پر آپہنچی ہے تو ہم نامردی اور بہادری ہی سے
کیون نہ جاتر ہین - یہ اچھا ہو کہ تم لوگ آیندہ ذلتون کو اپنی آنکھہ سے دیکھو۔ الغرض موسی نے
سب طرح اُبھارا مگر ایک کو جرأت نہوی کہ ذرا شجاعت سے کام لے - آخر موسی نے
یہی کہدیا کہ یہ سب ذلتین وہی دیکھیگا - جو اسوقت اس غرت کی موت سے انکار کرتا ہے
اور مین اس وحدہ لاشریک کی قسم کہا کے کہتا ہون کہ چاہو تم لوگ ان بلیون کو دیکھو
مین نہ دیکھونگا - اس پر بھی کسی نے التفات نہ کیا کہ سر اٹھا کے موسے سے چار آنکھین کی ہوتن
یوسف :- (حیرت سے) کسی نے ساتھہ دینے کی حامی نہ بھری! آہ! یہ ہمارے مسلمان
کو کیا ہو گیا" ایسے بودے ہو گئے -
عکرمہ :- جب خدا قوم کا دفتر الٹتا ہے اسمین ایسی ہی پست ہمتیان اور ایسا ہی جبن پیدا ہوتا ہے
یوسف :- (حسرت سے) بیچارے موسے دلیر اسوقت کیا گذر رہی ہو گی دل ٹوٹ گیا ہوگا"
عکرمہ :- دل ٹوٹنا کیسا ابھی آگے تو سنو - لوگون کے یہ بودے پن کی لاجوابی دیکھکے موسے
ایسے شکستہ دل ہوے کہ امیر المومنین سے اجازت بھی نہ لی - اور دربار سے نکلکر
چلے آئے گھر مین جا کے سامان جنگ سے آراستہ ہو کے شہر سے نکلے چلے گئے اور خدا جانے
کہان گئے مشہور ہے کہ عیسائیون پر جاتے ہی حملہ کیا - اگرچہ بہت سے سوارونکو مارکر شہید ہوگئے"

یوسف کے آنسو جاری ہو جاتے ہین

یوسف :- (نہایت فوری جوش سے) شہید ہو گئے -
عکرمہ :- آہ! شہید ہو گئے! جب ایسا شخص غرناطہ مین نہین رہا تو اب اسکی نسبت
کوئی بھلائی کی کیا امید کر سکتا ہے!"

دونون روتے ہین"

یوسف :- صرف ایک بہادر تھا جس نے اتنے دنون غرناطہ کی حمایت کی اور اسی دشمنون کے
حملون سے محفوظ رکھا - آہ وہ بھی نہین رہا"
عکرمہ :- مجھے جب یہ خیال آتا ہے کہ اب ہماری زندگی کیونکر گذریگی تو موسی کی موت کا
صدمہ بھی بھول جاتا ہے"
یوسف :- بیشک موسی کے بعد جو زندہ رہیگا وہ ذلت ہی مین زندگی بسر کریگا - اب ہم تو

کیون زندہ ہین؟ کیا سامان ذلت دیکھنے کو! کیا ہماری آنکھین اپنی قوم کی تباہی بربادی دیکھنے کے مشتاق ہین؟ آہ ہرگز نہین ہمکو مرجانا چاہیئے۔ مین اسوقت کیون نہ موجود ہوا جب سردار موسی نے یہ تقریر کی تہی چاہیے کوئی خاص بہرتا۔ مگر اس مرحوم کا ساتھ دینے پر فوراً آمادہ ہو جاتا۔ اے خدا کیا اب انکے پاس پہنچ نہین سکتا ہون؟ اچھا موسیٰ۔ گھبراؤ نہین مین بہی تمہارے پاس آیا۔ دیکھو آتا ہون "

عکرمہ " یوسف کیا تمہین جنون ہوگیا ہے۔ کیسی بہکی بہکی باتین کرتے ہو "؟

یوسف " یہ جنون ہوگیا ہے؟ ہان۔ مگر اچھا جنون ہے جو ہر غیرت والے کو ہونا چاہیئے۔ نہین اب مین نے بہی اپنے دل مین یہی ٹہان لی ہے۔

عکرمہ " یوسف کی دوا کرو تم اکیلے اگر لڑکے مرگئے تو کیا نتیجہ ہوگا "

یوسف " (زور سے آہ کہینچکر) تب اسی خیال نے غرناطہ کو تباہ کیا اسی خیال سے تو نے موسے کا ساتھ دینے کی جرأت کسی دل مین نہ پیدا ہونے دی۔ آہ تم ہی وہ لوگ جو اپنی جان کو اسوقت بچالیا کرتے ہو جب اسکے صرف کرنیکا وقت ہوتا ہے عرناطہ والونکے لئے یہ جان بچانیکا وقت ہے نہین۔ ہماری تمہاری جان بچانا اچھا یا قومی سلطنت کا بچانا اچھا ہے "

عکرمہ نادم ہوکے چلا جاتا ہے

" بودے لوگ جنکے دل مین قوم کی عزت نہین۔ دین کی الفت نہین ایسی ہی اور سب لوگونکو بہی پست حوصلہ بنا دیا کرتے ہین! آہ یہی عکرمہ کل لڑرہا تہا اور آج یون جان بچاتا پہرتا ہے۔ ایسے لوگون مین ایک سردار موسیٰ تہا۔ یہ صرف اسکا جوش اور اسکی حسن انتظامی تہی کہ ان لوگون سے حمایت غرناطہ کا کام نکالتا تہا ورنہ یہ پہلا گہڑی بہر بہی میدان جنگ مین ٹہر سکتے تہی۔ اور مجہے تو یون بہی زندگی دشوار ہے زندگی سے عاجز آچکا ہون جاتا ہون دوسرا شخص ہونگا جو موسیٰ کی طرح اہل کشتل پر حملہ کرکے اپنی جان دیدیگا مگر یہ کیا ہوگیا ہے کہ اب مین جو میدان جنگ کا ارادہ کرتا ہون تو جیسے کوئی آکے میرا دامن پکڑ لیتا ہے یہ کون ہے آہ میری پیاری دلربا صفیہ کے سوا اور کسی کو اتنی جرأت کب ہوسکتی ہے اسکے عشق نے بودا بنا دیا۔ مگر جو کچہ ہوا اب تو مین جاتا ہون سب سے رخصت! اے دلربا صفیہ اگر مین تیرے پاس رخصت ہونے کو آؤنگا تو تو مجہے کبہی نہ آنے دیگی اسلئے یہین سے رخصت۔ اگرچہ تجہے صدمہ ہوگا

مگر اب کیا کروں مجبوری ہے ۔ یہ زندگی تو بےحیائی کی ہے"

دوڑ کے چلا جاتا ہے"

# پانچوان سین

## زینب کا مکان

زینب اور صفیہ بیٹھی ہیں

**زینب** :۔ صفیہ۔ اسوقت کہاں آئیں؟ تم آج کل بے ضرورت گھڑی گھڑی گھر سے نہ نکلا کرو۔ تمہیں شوق نے بیخود کر دیا ہے۔ تمہیں معلوم نہیں کہ شہر کی آج کل کیا حالت ہو رہی ہے ہر جگہ بدامنی اور بے انتظامی ہے۔ دن ڈہاڑے لوگ لٹ جاتے ہیں عورتوں کی برابر آبرو ریزی اور بے حرمتی ہو جاتی ہے۔ بیٹی اب میں جب تک تمہیں خود لینے نہ آؤں تم ہرگز نہ آنا"

**صفیہ** :۔ کیا کہوں۔ گھر میں تو کمبخت دل لگتا ہی نہیں ۔ اور خصوصاً وہ تین روز سے گھر میں ایسا تہلکہ پڑا ہوا ہے کہ جب دیکھو ماتم ہی ہوتا ہے سردار موسیٰ سے ابا جان کی بڑی ملاقات تھی۔ اور اب سب ذہن نشین ہو گیا ہے کہ موسیٰ کے بعد ملک کا کوئی حامی و مددگار نہ ہوگا۔ اس خیال سے سب لوگ رات دن موسیٰ کا ماتم ہی کیا کرتے ہیں"

**زینب** :۔ ہائے بیٹی۔ موسیٰ کا ماتم تو گھر گھر ہو رہا ہے۔ غرناطہ میں کون گھر ہے جس میں سے آہ و زاری کی آواز نہیں آ رہی ہے۔ موسیٰ سے ہر بچہ بچہ کو الفت تھی ہائے اسکی بات کسی نے نہ مانی۔ اسکی جان جانا درکنار اب سب اپنی ہلاکت میں پڑ گئے بار بار میرے دل میں یہ خیال آتا ہے کہ ہونا کیا ہے۔ مجھے تو آیندہ اور بدتر حالت نظر آتی ہے اسی لیے چاہتی ہوں کہ جس طرح بن پڑے جلد ہی تمہاری شادی ہو جائے"

**صفیہ** :۔ (حسرت کے لہجے میں ۔) آہ یہ کیونکر ہو۔ گھر ہی تو موسیٰ کی بات سے رونا پیٹنا پڑا ہے اگر ایسا ہو تو مجھے لوگ کیا کہیں گے اور سب تو اپنی اپنی فکر میں پڑے ہیں۔ اسمیں کون شریک ہوگا۔ اور نہیں خدانخواستہ ابا جان یہ خبر سن پائیں تو خیر ہے کہ لئے میری صورت سے بیزار ہو جائیں۔ مگر میری زینب ۔ میں تو یہی چاہتی ہوں جو تم کہتی ہو کہ بیوفائی نکرونگی آہ ۔ بیوفائی۔ اور وہ اپنے دل و جان سے الگ مصیبت

**زینب** :- (رک رک کے) مگر تمہاری اماں جان مجھے سے نفرت - میں ڈرتی ہوں
**صفیہ** :- (رک کے - نہیں زینب تم کیوں ڈرتی ہو - تم ڈریں اور مجھپر قیامت آگئی ہے
میں کہیں کی نہ رہونگی - آہ - اب مجھ میں صبر کی تاب نہیں - میرے پیارے یوسف سے مجھ
جلدی ملا دو -

خود بخود شرما جاتی ہے "

(جرأت کر کے) ہاں ہاں - میں آپکے لئے بیحیا اور بے شرم بنجاونگی - اپنے یوسف
کیلیے (آپ ہی آپ) " آہ! اب کیا ہوگیا - اب تو میری زینب بھی خلاف ہوگئیں - کیا تقدیر
میں زیادہ بے شرمی لکھی ہے میری ساری شرم اسی وجہ سے ہے کہ زینب کوشش
کر رہی ہیں - انہوں نے بھی ساتھ چھوڑ دیا! آہ کیا ہوگا "

آنکھوں میں آنسو بھر آتے ہیں "

**زینب** :- صفیہ گھبراؤ نہیں میں تمہارا ساتھ نچھوڑونگی - میں نے اب تمہاری مراد پوری
کرنیکا عہد کر لیا ہے - لہذا اتنی بیتاب نہو - لو میں وعدہ کرتی ہوں کسی بات میں عذر
نہیں جو کچھ کرونگی موجود ہوں - خدا کیطرف نظر رکھو - وہ بڑا کارساز ہے "
**صفیہ** (روتے روتے لپٹ کے) میں تو انہیں بلالاؤ - مجھسے یہ مصیبت نہ برداشت کیجائیگی "
**زینب** :- کیسے بلالاؤں؟ یوسف کو - ؟ ہنسکر وہ اسوقت کہاں آ - !"
**صفیہ** :- (ندامت کیساتھ) میں کیسی بے شرم ہوگئی - ابا جان یہ باتیں سن لیں تو کیا ہوگا
(کانپ کر) ان کا خون جوش کھا جائے غیرت کے دریا میں ڈوب جائیں - مجھے مار ڈالیں
تو تاہی نہ کریں - مگر آہ - کمبخت یہی سہی کسی طرح مار ہی ڈالیں - یہ بھی تو ہائے نہیں ہوتا "
**زینب** :- صفیہ دیکھو تم اب ہلکی ہلکی باتیں کرنے لگی ہو - اپنے دلکو سنبھالو "
**صفیہ** (جھنجھلا کر) یہ دل میرے سنبھالے سنبھلے گا - آہ میں تو یہاں صرف اسکی زیارت
کیلئے آئی تھی - میری زینب - جاؤ ڈھونڈہ لاؤ "
**زینب** :- کہاں سے ڈھونڈہ لاؤں میں تو جانتی ہوں یوسف آج غالباً شہر میں نہوگا - لڑائی
میں شکست ہو جانے سے ایسی بے انتظامیاں ہوگئیں کہ اکثر لوگ ادہر ادہر چھپتے پھرتے ہیں شاید
آج ہی کل میں عیسائیوں کا قبضہ ہو جائیگا - یوسف بڑا آدمی ہے تمہوسے کے مرنیکی
خبر سنکے خدا جانے اسکا کیا حال ہوا ہوگا - اسکو تو یہ پہلے ہی سے کہ مرنے سے

ان لوگوں کی آنکھوں میں دنیا اندھیر ہو گئی ہو - جو بہادر ہیں اور مسلمان ہیں کچھ تعجب نہیں جو یوسف دل شکستہ ہو کے اپنے مکان میں چلا گیا"

**صفیہ** (حیرت سے) عیسائی لوگ تو شہر کو چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہیں - وہ گئے تو کیونکر ہونگے"

**زینب** - وہ تو کبھی ترکیب سے چلے جایا کرتے ہیں - مجھ سے خود کہتے تھے - شاید کسی طرف دشمنوں کی فوج نہیں ہے"

**صفیہ** - پھر کیا کروں زینب جو تم نے کہا یہی سب گھر میں بھی کہتے ہیں آجکل مجھے کوئی باہر آنے ہی نہیں دیتا - تمہارے یہاں چھپ کے آئی ہوں - میں خود آئی گئی تھی بھلا اماں جان منع کرتیں اور چلی آتیں! صرف اسکا جذبہ کھینچ لایا جو ہر وقت میرے دل میں رہتا ہے - اور جسکی جدائی رہ رہ کے کلیجے میں چٹکیاں لیا کرتی ہے

**زینب** - تمہارے بے صبری سے کچھ بن نہیں پڑیگا ورنہ مناسب تو یہ تھا کہ تباہی اور بے امنی کا زمانہ نکل جاتا تو تمہاری شادی ہوتی"

**صفیہ** - (شرم کے لہجے میں) کیا تم جانتی ہو کہ مجھے اپنے یوسف سے ملنے پر صبر آئیگا - آہ! اب مجھ سے صبر نہ ہوگا - زینب ان باتوں سے میرا دل دکھتا ہے خدا کیلئے ایسا نہ کہو"

**زینب** - صفیہ - تم گھبراؤ نہیں وہی ہوگا جو تم چاہتی ہو مگر میں نے رائے دی تھی تمہیں نہیں منظور ہے تو نہ سہی"

**صفیہ** - مگر پھر ایسی رائے نہ دینا"

**زینب** - اب تم اپنے گھر جاؤ - وہاں سب بیٹھے گھبراتے ہونگے چلو میں پہنچا دوں اکیلی جاؤ گی تو میرا دل لگا رہیگا"

**صفیہ** - میں اکیلی جاؤنگی روز ہی آیا جایا کرتی ہوں"

**زینب** - روز کی اور بات ہے اور آج کی اور حالت ہے تمہیں اکیلی نہ جانے دونگی میں ساتھ چلتی ہوں - اٹھو - دونوں اٹھ کے ادھر کو چلی جاتی ہیں"

## چھٹا سین

غرناطہ کی ایک سڑک

یوسف جا رہا ہے"

**یوسف** - (خود بخود) اب کیا رہا! کچھ نہیں عزت کا خاتمہ آزادی رخصت بدینی و غربت

مت کیوں زندہ رہوں - مرجانا چاہیئے موسیٰ اہ موسیٰ لڑکے مرگیا - عزت سے جان
دیدی غرناطہ کو ذلیل چھوڑ گیا - غلامی کی ذلت میں اور سب نے گوارا کرلی - مگر مجھے کیوں
گوارا ہونے لگی - اسوقت غیرت مند کو کیا کرنا چاہیئے بس دو ہی باتیں - یا موسےٰ سے
خون کا بدلہ - یا موت کی عزت کی موت - وہی جو موسیٰ کو نصیب ہوئی - نہیں موت
نہیں جنت خدا کی رضامندی صرف اتنا ہی نہیں نام صدیاں - جو قیامت تک یاد رہے
بڑی عزت کے سامان - خدا سب کو نصیب کرے - چلو چلو - یہ عزت ہم بھی حاصل کریں
لڑکے مرجائیں - بہادری دکھا کے اپنی جان دیدیں - کچھ پرواہ نہیں زندگی بیکار
بالکل ہے

**دور کی آواز** - یوسف کہاں - کس دھن میں ہو"

**یوسف** - کس نے پکارا - کسی جان پہچان شخص کی آواز تھی مگر مجھے تو اب دنیا علاقہ ہی نہیں
میں تو مرنے اور جان دینے کو جاتا ہوں - چند ساعت کے بعد مردوں میں شمار
ہوگا - دنیا سے اسوقت کیوں بے تعلق ہو جاؤں - نہیں میں کسی کی نہ سنوں گا -
لیکن اس آواز سے ایک انس اور الفت ظاہر ہوتی تھی وہ محبت کیسی کیسی تھی"

**آواز** - کیا نہیں سنا"

**یوسف** (دل ہی خود بخود) بیشک نہیں سنا سنکے کیا کروں گا - سننے کا زمانہ ہی نہیں رہا
مرتے وقت کسی نے کسی کی سنی ہے - غیرت اور موسےٰ کے خون نے کان بہرے کر دیئے
ہیں یہی نہیں کان ہی آنکھوں سے بھی سوا موت کے کچھ نہیں سوجھتا"

**آواز** - کسی قدر قریب یوسف کیا مجھے بھول گیا پہچانتا ہی نہیں - ایسا بیخود"

**یوسف** - نہیں میں کسیکو نہیں پہچانتا - اب پہچان کے کیا کروں گا"
بس اب جنت میں ملاقات ہوگی یہاں میں کسی سے نہ ملوں گا"

کوئی عورت برقعہ اوڑھے ہوئے آجاتی ہے

**یوسف** - سب ہی غیر ہیں کوئی اپنا نہیں

**عورت** - "یوسف ادھر دیکھ تو سہی میں کوئی غیر نہیں ہوں"

عورت بڑھ کے ہاتھ پکڑ لیتی ہے

**عورت** - ادھر دیکھو میں بھی کبھی ہمدرد تھی -

یوسف یہ چونک کر آہ زینب میں نے سنا اب بھائی کے کمروں کیا! - جاؤ تم اپنا کام کرو ان لوگوں سے ہمدردی نہ کرو جو اپنی جان سے بیزار ہو رہے ہیں "

زینب " معلوم ہوتا ہے تمہیں جنون ہو گیا ہے رہ رہ کے تمہیں جوش آتا ہے اور جان دینے پر آمادہ ہو جاتے ہیں "

یوسف " زینب تمنے مجھپر ایسے احسانات کئے ہیں کہ جو تم کو گی شوق سے سن لو لیکن میری نظر میں غرناطہ کے لئے اب وہ غرناطہ کے جتنے لوگ غیرت والے اور سب کے سب جاندین ہیں - یہ شہر اب اُن لوگوں سے خالی ہو جاتا ہے جنہیں اسکی ہمت سے میں بھی تمہارا ساتھ دینے کو موجود ہوں "

یوسف " ہائے! زینب - کیا تم نے موسی موسے کا حال نہیں سنا - ؟

زینب - سب سن چکی ہوں - سُن ہی نہیں رو بھی چکی ہوں ہر گھر میں موسے کا ماتم ہو رہا ہے

یوسف - اب تمہیں انصاف کرو کہ جب عورتوں اور بچوں کا یہ حال ہے تو مردوں کو اس غم میں کیا کرنا چاہیئے - اگر غیرت والے ہیں تو چاہیئے بیغرتی کا تماشہ دیکھنے سے پہلے اپنی جان دیں - زینب - نہیں یوسف کا نا تجربہ کاری کا کام ہے بہادروں اور غیرت مندوں کا یہ کام ہے کہ عمدہ ترکیب ان کے دفعیہ کی کوشش کریں اور جب تک ہاتھ پاؤں نہ ہلائیں کسی نتیجہ اور کامیابی کی بھی امید ہو اور خالی جان دیدینے سے کیا فائدہ "

یوسف " کس طول اٹل میں پینسائی ہو - مجھسے تو ان کا انتظام نہ کیا جائیگا میں جاتا ہوں ابھی قسمت کا فیصلہ کر لونگا بس اب میرا فیصلہ اسی پر ہے کہ یا موت یا موسی کے خون کا بدلہ - زینب - تو اب تم جان دینے پر آمادہ ہوا -

یوسف " بے شک " ؟

زینب اور صفیہ کو کس پر چھوڑ جاؤگے ؟ یہ گوارا کر لیا کہ وہ غریب ان غلامی کی ذلتوں کے علاوہ تمہارے فراق میں بھی جان کھوئیے "

یوسف " زینب تمنے بڑا ظلم کیا پھر اسی کو بھی یاد دلایا جسکا خیال ہر موقع پر دامن پکڑ لیا - کرتا ہے اسی نے مجھے بہادر بنایا تھا - اور اب وہی بزدل بناتی ہے آہ کیا کروں! صفیہ کیا اچھا ہو تا کہ تو اب مجھے بالکل اپنے دل سے بھلا دیتی ہے "

**زینب** ”تم نے اسکو اپنا بنالیا۔ اسکا دل اپنے ہاتھ مین لیلیا۔ اور اب اسے کا دہوکا دیتے“

**یوسف** ”یہ دہوکا نہین ہے۔ مین نے بے شک ہس سے بیوفائی کرتا ہون مگر اسکے عشق پر جان دیتا ہون۔ ہس سے کہدینا کہ ہمارے عربی اور اسلامی رسوم کے بموجب غرناطہ کے کسی اور شریف کے لڑکے سے نکاح کرے۔ صفیہ آہ۔ مین تجہے کس دل سے اسکی اجازت دیتا ہون۔ مگر مجبور ہون موسیٰ کا خون مجہے بے اختیار کئے دیتا ہون“

**زینب** ”افسوس تم نے اسے بے موت مارا۔ خدا جانے اسکا کیا حال ہوتا ہی۔ تم بہی جانتے ہو اور مین بہی جانتا ہون کہ صفیہ تمہارے غم مین بہت جلد اپنی جان دیدیگی“

**یوسف** ”اف یہ باتین میرا حوصلہ پست کئے دیتا ہون۔ اب تو زیادہ نہ سنونگا بس رخصت زینب۔ اب تم جاؤ میری صفیہ کو میری طرف سے پوچہہ دینا۔ مین جاتا ہون جانے کے لئے مڑتا ہون اور زینب ہاتہہ پکڑ لیتی ہے“

**زینب** ”تم ہسوقت اپنے ہوش مین نہین ہو۔ مین ہرگز نہ جانے دونگی“

**یوسف** ”(ہاتہہ جہٹک کر) نہین جانے دو۔ مین اب نہ ٹہرونگا“

**زینب** ”صفیہ کو ایک نظر اپنی صورت دکہاتے ہو۔ ورنہ وہ میری جان کہا جائیگی“

**یوسف** ”(خوشامد سے) بس اب مجبور نکرو۔ اسکی صورت دیکہہ کے پہر مجہسے نہ جایا جائیگا“

**زینب** ”نہین یون تو مین نہ جانے دونگی“

**یوسف** ”(ہاتہہ چہڑا کے) مین تو اب نہ پہرون گا۔ موسیٰ کے بعد بیحیائی کی زندگی“

یوسف چلا جاتا ہے اور زینب سناٹے مین کہڑی رہ

**زینب** ”(خود بخود) بڑا غضب ہوا! اب کیا کیا جائے۔ یوسف ہاتہہ سے نکلا۔ اب سمجہہ لو کہ اس نے دشمنون کی فوج پر حملہ کرکے اپنی جان دیدی وہ نہین ہاتہہ سے گئی۔ اس نے نہین جان دی صفیہ نے اپنی جان دی۔ اس عشق کا کیا انجام ہو گا یہ دونون دوسرے لیلی مجنون بنینگے کیا شیرین فرہاد کی پر حسرت واقعہ کو یہ دوبارہ زسر نو یاد دلا دینگے! اے خدا تو انکے پاک وصاف دلون پر رحم کر دیتے ہین۔ قسمت وطن اور انکے دل یہ سب ان دونون پر ظلم کر رہے ہین آہ یہ خبر سن صفیہ کیا کریگی! شاید اسے آج ہی حیا کا برقع اوتار ڈالنا پڑے گا۔ شاید آج ننگ وناموس کو خیرباد کہیگی۔ شاید آج یہ راز عشق افشا ہو گا۔ اور سب

ہی بلکہ اسی وقت یہ جمال بھولی جان کے ساتھ یہ عشق کی کہانیکی ناتمام ہو جائیگی - چلو اب گھر میں چلوں - صفیہ میرے گھر ہی میں تو بیٹھی ہے - ابھی تک غنیمت ہے یوسف ابھی قریب ہے شہر پناہ سے نکل گیا تو پھر ہاتھ نہ آئیگا یہ خبر سن جلدی جیل کے صفیہ کو سنا دوں اسے جو کچھ کرنا ہو کرے ورنہ یہی شکایت کرتے کرتے صفیہ جان دیدیگی - زینب نے مجھ سے چھپایا - آہ یہ خبر سنکر اسکے باعث اور سادل کیا گذر جلیگی - کاش اس خبر کے لیے کوئی اور قاصد ہوتا! معصوم لڑکے کا دل دکھانا میری تقدیر میں تھا - کیسی معصوم ہ جسکے دلمیں بے عصمتی کا خیال نہیں گذرا "

صفیہ راستہ میں ملتی ہے "

صفیہ :- زینب کہاں سے آتی ہوں - میں تمہارے راہ دیکھتے دیکھتے اکتا کے چلی آئی کب تک بیٹھی کہو کچھ خبر معلوم ہوئی میرے یوسف کی خبر "

زینب :- (درد کی آواز سے) صفیہ فیصلہ ہو گیا - اب میرا کچھ زور نہیں آہ میرا اختیار نہیں! میں نے بہت کوشش کی - جہانتک مجھسے ہوسکا کوئی بات اٹھا نہیں رکھی مگر تقدیر کو کیا

صفیہ :- (اضطراب سے) کیا ہوا! خدا کے لیے جلدی کہو! میری زینب جلدی کہو اب مجھہ میں تاب نہیں! "

زینب :- ہائے کیونکر کہوں! صفیہ تمہارے دل مجھ سے نہیں دیکھا جاتا میں اپنی زبان سے نہ کہونگی - بس اتنا ہی کافی ہے جو کچھ ہونا تھا ہو چکا - کیا تم تقدیر سے لڑو گی "

صفیہ :- بس اب زیادہ نہ حیران کرو - میری بدقسمتی کی خبر مجھے جلدی سنا دو - جلد بتاؤ کیا ہوا یوسف - اچھا تو ہے "

زینب :- ہاں اچھا ہے - مگر -

صفیہ :- مگر کیا - جو کچھ کہنا ہو کہہ ڈالو - میرا حال ایسی بیتابی کے انتظار کا متحمل نہیں ہے "

زینب :- کیا کہوں - صفیہ - مجھے یقین نہیں کہ یوسف زندہ ہو اگر ابھی تک زندہ بھی ہو گا تو ہائے گھڑی بھر میں نہو گا "

صفیہ - ہائے :- کیوں؟ تمہیں کیونکر معلوم ہوا؟ کس نے کہا؟ -

زار زار قطار رونے لگتی ہے "

زینب :- اسی لئے مجھے کہنے کی جرأت نہیں ہوئی آہ - وہ جھنمی ہو گیا - بیٹی اسنے تمہارا

خیال دل سے بہلا دیا - غیرت نے اسی سٹری بنا دیا - موسی کی موت نے یہ سب باتین بہلا دین وہ اسکے خون کا بدلہ لینے گیا ہے - کہہ گیا ہے کہ مرجاؤنگا اور یا موسیٰ کے خون کا بدلہ لونگا "

صفیہ (گبھرا کر) میری زینب - یہ کب کا ذکر ہے؟ یوسف کب گیا؟ کتنی دیر ہوئی "؟

زینب " ابھی ابھی شہر پناہ تک نہ پہونچا ہوگا اور کیا کہون کہ کس بے سر و سامانی سے گیا ہے نہ گھوڑا ہے نہ اسلحہ نہ کچہ ایسا آراستہ ہے - بس بالکل جیسے کوئی دیوانہ کسی کام کی دھن مین نکل کھڑا ہوا "

صفیہ " اور تم نے روکا بھی نہین "

زینب " روکا - جب سمجہانے سے کسی طرح نہ مانا تو مین نے زبردستی ہاتہ پکڑ لیا مگر اسکا جوش اسپر بھی فرو نہ ہوا - میرا ہاتہ چھڑا کے چلا گیا وہ اسوقت کچہ اپنے ہوش مین نہین ہے - بالکل دیوانہ ہی بنا ہوا ہے - بڑی مصیبت سے تو مجہے بتایا - کسی طرح پہچانتا ہی نہین تہا "؟

صفیہ (جوش الم سے) آہ زینب - اب کیا کرون میری زینب تمہین کوئی تدبیر بتاؤ اگر مجہہ بن نہ پڑے تو جان ہی دینے کو کہدو مگر جو کچہ کہنا ہو کہدو - افسوس مین نکاح سے پہلے ہی بیوہ ہوئی جاتی ہون "

زینب - ہان ہان اور تمہارے بارے مین بڑے آزردہ کے ساتہ کہہ گیا ہے - کہ غرناطہ کے کسی اور شریف لڑکے سے نکاح کر لینا "

صفیہ (غضب اور شرم سے) مجہے ایسا ہی خاسمجہا کہ میرا دل سچ کہتا تہا کہ وہ میری وفاداری کا امتحان لیگا - ہائے اُسنے بڑا سخت امتحان لیا - للہ بتاؤ اب کیا کرون - زینب - سوائے صبر کے اور کیا کر سکتی ہون "

صفیہ - صبر اچہا - تم جاؤ - مین اب اسی وقت اپنے گہر جاتی ہون "

زینب " وہان نہ جاؤنگا - اسکی بیتابیان تمہین بدنام کر دینگی "

صفیہ - اتنے دنون جو بدنامی کو ڈرتی رہی ہون اسے بہت بڑا فائدہ ہوا ہے نہ - جواب بدنامی کو ڈرونگی - اب زیادہ باتین نہ کرو - اب مجہے جانے ہی دو "

زینب " نہین ہو قت تم میرے گہر واپس چلو تہوڑی دیر کے بعد چلی جانا "

صفیہ۔ ”نہین۔ مین گھر ہی جاؤنگی۔ تم جاؤ۔“

زینب۔ ”تو چلو۔ تمھین گھر تک پہنچا آؤن۔“

صفیہ۔ ”اسوقت تم بھی میرے ساتھ چلو۔ مجھے تنہا ہی جانے دو۔“

زینب۔ ”یہ تو مجھ سے نہوگا۔ ان دنون شہر کی حالت اچھی نہین ہے۔“

صفیہ۔ ”(ہاتھ جوڑ کے) خدا کے لیے۔ زینب۔ اب مجھے نہ ستاؤ۔ تمھین میری جان کی قسم بس اب یہین سے تم اپنے گھر واپس جاؤ۔ مجھے کوئی کیا ستائیگا۔؟ مین خود ہی ستم زدہ ہون“

زینب۔ ”اچھا تمھین ناگوار ہے تو جاتی ہون۔“

زینب جاتی ہے اور صفیہ آگے بڑھتی ہے۔“

صفیہ۔ ”(دل مین) کیون۔ اب کیا کرون؟ اگر تیز چلون تو کیا مجھے یوسف راستے مین ملجائیگا مگر مین اُسے کہان پا سکتی ہون۔ وہ نکل گیا ہوگا۔ پھر اب کیا۔؟ موت؟ نہین شہادت عاشق کی موت کو شہادت ہی کہنا چاہیے۔ مگر کیون جان دون؟ حرام موت مرنا تو مسلمان کی شان کے خلاف ہے۔ جو سنیگا کیا کہیگا۔ بیشک اسمین بڑی رسوائی ہے۔ ہان خوب یاد آیا۔ گھر مین میرے ہی کمرے مین اباجان کی تلوار رکھی ہے اسے چھپا کے لے آؤن۔ اور مین بھی میدان جنگ مین چلون۔ اگر میرا یوسف زندہ ملا تو اُسے پھیر لاؤنگی۔ ورنہ جہان وہ گیا ہے وہین پہنچ کے مجھے بھی قرار آئیگا۔ بس ابھی ٹھیک ہی خوب ہوا زینب چلی گئی۔ وہ تو کبھی نہ جانے دیتی اچھا تو اب ذرا قدم اٹھا کے چلون۔ شاید یوسف راستے ہی مل جائے۔ ہان۔ ہان۔ جلدی چلون بہادر موت کی تلاش مین جاتا ہے اور جس طرح میرا یوسف گیا ہے۔“

تیز تیز جاتے جاتے غایب ہو جاتی ہے۔

## ساتوان سین

غرناطہ کے باہر ایک پہاڑی۔ عیسائیون کے کیمپ کے سامنے

یوسف غضب آلود نظرون سے عیسائیون کے خیمون کیطرف دیکھ رہا ہے

یوسف۔ ”(طیش مین) یہی ہین! کمبخت یہی ہین۔ جو بے حمیت ہین۔ انھین نے موسیٰ کو قتل کیا ہوگا۔ یہی ظالم ہین۔ ان کمبختون نے مجھے نامراد رکھا! میری صفیہ کا دل دکھایا۔ اُسکی

آرزو پوری نہ ہونے پائی مین بہی کام رہا۔ اب میرا صدمہ اُس بھولی بھولی لڑکی کے نازک
دلکو بھی انھین ظالمون کے ہاتھ سے پہنچیگا۔ مگر مین اسے خوش کر کے مرونگا۔ بہتون
کی جان لیکے۔ کیا یہ مجھے بس یونہی آسانی سے مار لینگے! دیکھو کتنون کو خون مین نہلاتا
ہون۔ یا تو مین پیاری صفیہ کے ہاتھون کو مہندی سے رنگتا یا انھین خون کی حنائی رنگ
مین غوطے دونگا۔ آئے۔ دو کو نہین بہت سے کافرون کو مین انکی جرات کا
امتحان لے چکا ہون اور یہ بھی میری تلوار کا مزہ چکھ چکے ہین تھوڑی دیر مین اب
حشر بپا ہوگا۔ پہلے تو جب کبھی مقابلہ ہوا مین تنہا نہ تھا لیکن اسوقت تنہا ہون آج
انھین معلوم ہوگا کہ مسلمان کیسے بہادر ہوتے ہین بس اب انتظار کس بات کا ؟ جان پر کھیلنے
جاتا ہون تو ایک بار اپنی پیاری صفیہ کو اور یاد کر لون یہ زندگی کا آخری حصہ ہے۔
عشق یہین پر تمام ہو جائیگا۔ اے میرے پیارے دل کی مالک صفیہ! کاش تو یہان
موجود ہوتی۔ اپنی آنکھون سے دیکھتی کہ تیرا عاشق کس جوانمردی سے جان دیتا ہے!
آہ! مجھے اتنا بھی موقع نہ ملا کہ تجھ سے رخصت ہو لیتا۔ خیر۔ اب تجھ سے نہین تو تیرے
خیال سے رخصت۔ پیاری صفیہ! تیرا عاشق اب ہمیشہ کیلئے دنیا سے جاتا ہے۔
نازنین اور حور وش صفیہ!"

صفیہ آتی ہے اور دوڑ کے لپٹ جاتی ہے "

صفیہ "(بیقرار ہو کے) یوسف! آہ! کیا مجھے دغا دے جاؤگے ؟ خوب زور سے
لپٹ کر نہین یہ نہین ہوگا۔ مین بھی تمھارے ساتھ ہون۔ اب تو ساتھ دے چکی "
یوسف " (دیر تک متحیر رہنے کے بعد) صفیہ! مجھے یہ نہین معلوم تھا کہ تمھارے
دل مین میری اسقدر محبت ہے مجھے میرا دل دھوکہ دیتا ہے کہ تمھارے عشق مین
مین ناکام جاتا ہون۔ مگر اب اپنے عشق کا اثر کا قایل ہو گیا صفیہ خوش ہو کہ
تمھارا عاشق اب بڑی خوشی اور اطمینان سے جان دیگا۔
صفیہ " بلکہ اور زیادہ خوش ہو "
یوسف " کیون ؟ "
صفیہ " اس لیے کہ تمھاری صفیہ بھی تمھارے برابر ہی جان دیگی۔
یوسف " (حیرت سے) کیونکر ؟ "

صفیہ۔ "جس طرح تم"

یوسف۔ "میں تو ان (اشارہ کر کے کافروں کے ہجوم میں لڑتے لڑتے مر جاؤنگا تم وہاں تک کیونکر پہنچو گی!"

صفیہ۔ "(ردا کے اندر سے تلوار نکال کے دکھا کر) دیکھو یہ مجھے تمہارے پاس پہنچا دیگی۔ یہ بہت اچھے وقت کام آئی۔ اسی سے میری مراد حاصل ہوگی یہی مجھے (زندگی سے) پیارے یوسف سے بچھڑنے نہ دیگی۔ جہاں وہ جائیگا۔ وہاں مجھے بھی آسانی سے پہنچا دیگی۔ یہی ثابت کر دیگی کہ میرا یوسف تو حقیقت میں یوسف تھا۔ مگر میں صفیہ نہیں زلیخا تھی"

یوسف۔ "(افسردگی کے ساتھ) پیاری صفیہ۔ تم اس خیال سے باز آؤ۔ تمہارا کام تو یہ ہے کہ لوگ تم پر مریں نہ کہ (کانپ کر) اُف۔ تم جان دو۔"

صفیہ۔ "یوسف۔ اگر تمکو مجھپر کچھ ترس آتا ہے" یا میری زندگی چاہتے ہو تو مجھ سے بچھڑ جاؤ۔ ! ابھی کچھ نہیں گیا ہے۔ اگر تم واپس نہ چلوگے تو یقین جانو کہ تمہارے بعد جو خون آلود لاش زمین پر گرے گی وہ میری ہوگی"

یوسف۔ "پیاری صفیہ۔ ایسے لفظ زبان سے نہ نکالو۔ میرا حوصلہ پست ہو جاتا ہے کیا تمھیں یہ نہیں منظور ہے کہ تمہارا عاشق حوض کوثر پر تم سے ملے"

صفیہ۔ "ہاں ہاں۔ اگر تمھیں یہ منظور ہے تو مجھے بھی یہی منظور ہے"

یوسف۔ "آہ! صفیہ۔ میں دیکھتا ہوں کہ مجھے تم شہادت کے اکھاڑے میں نہ اترنے دوگی کیا کروں۔ تمہاری صورت دیکھ کے مجھے موت سے ڈر معلوم ہونے لگا اپنی موت۔ نہیں پیاری صفیہ تمہاری"

صفیہ۔ "ہاں۔ ہاں۔ کہتے کیوں نہیں میری موت"

یوسف۔ "(منہ بند کر کے) نہیں یہ لفظ زبان سے نہ نکالو۔

ایک عیسائی سوار قریب آتا ہے اور دونوں کو دیکھ کے آگے بڑھتا ہے (ادھر دیکھ کر) دیکھو یہ کمبخت کیسل والا آ رہا ہے" صفیہ تم اپنا منہ چھپا لو برقع اوڑھ لو۔ تمہارے دلربا اور پیارے چہرے کی زیارت اسے نصیب نہ ہو جائے"

صفیہ برقع الٹ کے اوڑھ لیتی ہے

(طیش کھا کے) "اسی ظالم کے ہمراہیوں نے موسیٰ کی جان لی ہوگی۔ کمبخت کافر ہی نہیں ظالم بھی ہیں۔ بڑے ظالم۔ ہماری عزت کے تباہ کرنیوالے۔ ہمارے دین کے دشمن"۔

عیسائی سوار قریب آ کے صفیہ کی طرف ہاتھ بڑھایا ہے۔

(غضب سے) "دیکھ ظالم! اُدھر ہاتھ نہ بڑھانا۔ یہ جان لینا کہ موت تیرے سر پر سوار ہے۔ کیوں قضا آئی ہے! ہاں ہاں۔ نہیں مانتا۔ (بڑھ کر کے) یہ تیری گستاخی کا صلہ ہے"۔

ایک ہی تلوار میں مار ڈالتا ہے۔

صفیہ "(خوشی کے جوش میں) واہ! ایک ہی وار میں! ایسا بھرپور ہاتھ! اگر پڑا کیا۔ اب سب عیسائی سوار جھپٹ پڑینگے۔ آہ! اب کیا ہوگا۔ لو دیکھو وہ ساری فوج کی فوج اُمڈی آتی ہے۔ میرے یوسف بھاگ چلو"۔

یوسف "(جوش کے لہجے میں) وہ اسب ہوتے تو کیا کر لینگے۔ تمھارا عاشق اور بھاگ جائے! انھیں یہ نہو گا۔ یا تو اپنے بہت سے ساتھیوں کو تڑپتا چھوڑ کے بھاگیں گے یا وہیں میاں زمین پر تڑپتا ہوگا"۔

یوسف سنبھل کے اور تلوار کھینچ کے کھڑا ہو جاتا ہے۔

صفیہ "(سہم کے) "ہائے اب کیا ہوگا! آخر وہی ہوا! جو تقدیر میں تھا! ہائے نامرادی ہی بدی تھی! اب کیا۔ موت آئی"۔

صفیہ تھرتھراتے ہوئے ہاتھ سے تلوار کھینچ لیتی ہے اور کانپی جاتی ہے یوسف مقابلہ کو آگے بڑھتا ہے۔

(چلا کے) "میرے یوسف۔ آگے نہ بڑھو۔ یہیں کھڑے رہو۔ جلدی کا ہے کی۔ وہ تو آ ہی رہے ہیں۔ خدا کے لئے یہیں اسی درخت کے نیچے لڑنا۔ اچھا اگر جاتے ہو تو ٹھیرو۔ میں بھی وہیں آتی ہوں۔ مجھے آلینے دو۔ آہ۔ اب کیا ہوگا۔ لو دشمن سر پر آ گئے ارے! اکیلے ایک پر ان سبھوں کا نرغہ! پاک پروردگار! میرے یوسف کا مددگار تو ہی ایک ہے (خوش ہو کر) میرا یوسف کیسا بہادر ہے۔ کس پھرتی سے سب کو جواب دے رہا ہے۔ دو کو مار ڈالا! اتنی جلدی! لو تیسرا گرا۔ آہ! میرے یوسف پر تو

تلوار بری پڑی۔ شانہ سست ہو گیا۔ مگر شکر بایان شانہ ہے۔

(غور کر کے) ”یوسف! یوسف! دیکھو یہ سوار تمہارے پیچھے آگیا۔ دیکھو۔ بچو۔ تلوار چھوڑا ہی جاتا ہے (بشاشت سے) خوب خالی دی! ہا ہا ہا! اور اوس ظالم کو بھی مار ڈالا ایسی بہادری تو اب غرناطہ مین کوئی نہیں دکھا سکتا۔ واہ! جوانمردی! ایسی جوانمردی اور ان کے مقابلہ مین! واہ واہ ابھی لوگ غرناطہ کو فتح کرنے آئے ہین ایک ہی شخص کے مقابلہ مین سب نے دل ہار دیا! لو وہ او بھاگے جاتے ہین۔ کیا خوب بھگا رہا ہے آہا! یوسف! ایسا یوسف! پھر مجھے کہان ملیگا؟ وہ قوم پر جان دیدیگا اور مین اوس پر جان دونگی“

یوسف خون مین تر بتر آتا ہے۔“

(گلے مین ہاتھ ڈالکر) ”میرے یوسف! اب گھر پلٹ چلو بس اب ہو چکا! ایک موسیٰ کی عوض اسوقت تم نے کئی ایک کو مار ڈالا۔ اب گھر چلو ایسے بہادر کو جان بوجھ کے نہ جان دیدینا چاہیے۔ اگر یہان کی ذلت نہ دیکھی جائے تو مراغہ مین چل کے از سر نو فوجین آراستہ کرنا اور ان سے بدلہ لینا۔“

یوسف ” صفیہ تم کہتی تو سچ ہو۔ مگر کیا کہون۔ جسوقت موسیٰ کا خیال آتا ہی میرا خون جگر کھانے لگتا ہے۔ آہ! رونا تو ان مسلمانون کے حال پر جنہون نے دیدہ و دانستہ موسیٰ کو اپنے ہاتھ سے کھو دیا۔ اچھا تم اب مجھ سے الگ ہٹ کے کھڑے ہو۔ تمہارے کپڑون مین یہ ناپاک خون بھر جائے گا۔“

صفیہ ” یہ خون تو سمجھنا۔ اور اس لیے تو مین یہان آئی تھی خدا کی قسم اب واپس چلو۔ کیون چلوگے نہ؟“

یوسف ” کس دل سے چلنے کا نام لون؟ مگر کیا کہون تمہاری ادائین مجبور کئے دیتی ہین۔“

صفیہ ” تو جلدی چلو۔ نہین تو عیسائیون کے اور سوار آجائین گے۔“

یوسف ” کیا وہ لوگ پھر آئینگے؟ تو ابھی انتظار ہی کرنا چاہیے آنے دو دیکھو کیسی سر ہوتی ہے۔“

صفیہ ” (گھبرا کے) یوسف۔ مین دیکھتی ہون اب تم خود گھر چلوگے اور نہ مجھے جانے دوگے خیر تمہاری مرضی یہی ہے تو یہی سہی۔ اس دفعہ مین کھڑی ہوے سیر نہ دیکھون گی بلکہ تمہاری طرح مین بھی اہل کسٹیل پر حملہ کرونگی۔

یوسف "نہین پیاری صفیہ! تم ایسا غضب نہ کرنا۔ اگر ایسا ہوا تو میرے دل کا حوصلہ نہ نکلیگا۔ اور ظالمونکے ہاتھ سے فورا مار ڈالا جاونگا۔ اس وقت مین تمھین بچاونگا کہ اپنی خبر لاونگا"

صفیہ "جو کچھ ہو۔ لو اب ہوشیار ہو جاو۔ دیکھو عیسائیونکا بہت بڑا گروہ آ پہنچا"

یوسف "ہم ٹھیرو۔ پیاری صفیہ۔ ایک گھڑی میرا انتظار کرو۔ پھر جو جی چاہے کرنا۔ دیکھو آنا فانا مین انھین بھی بھگائے دیتا ہون۔ انھین مین تھوڑا ہی بھگاتا ہون۔ تمھارا عشق انھین بھگائے دیتا ہے۔ میری ساری بہادری تمھارے عالم افروز حسن کی بدولت ہے۔

(یوسف حملہ کرتا ہے۔ گیا)

صفیہ "(ڈر ڈر کے) آہ! اتنے ایک میرا یوسف کس کس سے لڑیگا۔ ہائے مقابلہ ہو گیا واہ! یوسف نے یہ خوب کیا کہ پہلے سوار کو مار کے اسکے گھوڑے پر خود سوار ہو لیا۔ اب خوب مقابلہ ہوگا۔ یوسف نہین میرا بہادر شیر! بجلی ہی بجلی! دیکھو! کبھی رکاب کے ادہر آ جاتا ہے اور کبھی تڑپ کے ادہر جاتا ہے۔ یہ اسکی تلوار چمک رہی ہے! اسکے گورے چہرے کی ضو ہوگی۔ تلوار مین یہ بات کہان! نہین تلوار ہی ہے۔ وہ دیکھو اب خون مین آلود ہو کے کیسی ماند پڑ گئی! اسکا چہرہ ہوتا تو یون ماند نہ پڑ جاتا۔ پچاس سوارون سے کم نہ ہونگے! شاباش! دس بارہ کو تو جہنم مین پہنچا چکا۔ اوہ! یہ کیا ہین! ابھی دیکھو کتنونکو دوزخ مین بھیجتا ہے۔ آہ! اس یورش مین میرا یوسف ضرور زخمی ہوا ہوگا ہائے اس دفعہ تو مین اسکی لڑائی کا تماشا دیکھتی تھی اب کی تو وہ نگاہ سے غائب ہو ہو جاتا لوٹتا تھین۔ کدھر ہے! کچھ نہین معلوم ہوتا۔ کیا آہ مارا گیا! میرا ابھی وقت آگیا چلون ہان ہان اب چلنا چاہئے۔ مجھے بھی تو اسکے پاس جانا ہے (تلوار کھینچ لیتی ہے) اے تلوار۔ دیکھون تو میری کیسی مدد کرتی ہے ابھی مین ان کافرون کے ہاتھ مین زندہ گرفتار نہین رہین۔ توبہ میرا دل کیسا بدگمان ہے میرا یوسف تو ابھی بہادری سے لڑ رہا ہے ادھر وہ نہ جا تو عیسائیون پر حملہ کر رہا ہے۔ بڑا بہادر ہے۔ عیسائیون کو دور تک بھگا دیا اوہ! لاشین کتنی پڑی ہین۔ مجھے معلوم ہوتا ہے انمین بہت سے زندہ بھی ہین۔ لو میرا یوسف زندہ بچ گیا۔ آ پہونچا۔ پروردگار تیرا ہزار شکر" (یوسف اکیلا سوار گھوڑے کو ٹپٹپاتے ہوئے آتا ہے)

صفیہ "واہ! خواب بھگا دیا مجھے تو ایک دفعہ ڑا دہوکا ہوا تہا۔ تلوار نکال چکی تہی۔ اپنے ہی کو کٹتی۔ تمہاری صورت نہ نظر آجاے تو مین بہی کود پڑون"

یوسف "غنیمت ہوا کہ تم نے قدم نہ بڑھایا۔ ورنہ غضب ہی ہوجاتا۔ اس گھوڑے پر سوار ہو اور ہم دونون چلے چلین"

صفیہ "بہت زخمی ہو گیا ہون۔ ران پر کسی کی تلوار بڑی کاری پڑ گئی۔ اب چلو زینب کے وہان ہل کر دکھاؤنگا"

صفیہ "اب تو تم نے اپنا حوصلہ پورا کر لیا ہوگا۔"

یوسف "حوصلہ! مین تو ان لوگون مین کٹ مرنے کے لیے آیا تہا۔ آہ۔ پیاری صفیہ! تم لئے چلتی ہو ورنہ مین یہان سے پہر کیسے ہلتا!"

صفیہ "جو کچھ ہو اب جلدی چلو"

دونون شہر غرناطہ کی طرف واپس جاتے ہین

# تیسرا ایکٹ

## پہلا سین

مدینہ۔ غرناطہ۔ زینب کا گہر

قاضی ابو یحیی اور زینب باتین کر رہے ہین

ابو یحیی "زینب! اہ! بیدل نکرو۔ سچ سچ تمہین نہین معلوم؟ ہائے! پہر کیسے معلوم ہو۔ ہائے میری بیٹی! وہ تمہارے سوا اور کہین جاتی ہی نہ تہی۔ آج بہی یہی کہکے گئی کہ زینب کے وہان جاتی ہون۔ آخر کہان چلی گئی۔ اُسکا تو چال چلن بہی کچھ ایسا خراب نہ تہا۔ مجہے آجتک اُسپر بد گمانی نہین ہوئی۔ آہ! اب کہان جاکے ڈھونڈھون اور کس سے پوچھون"

زینب "قاضی صاحب میرے ہان سے تو دیر ہوئی وہ یہ کہہ کے چلی آئی تہی کہ اب گہر جاتی ہون گہر پر نہین گئی تو پہر کہان گئی ہوگی"

ابو یحیی۔ "کیا وہ مجھے بدنام کرنے گئی ہے۔ زینب خدا کے لئے تم بتاؤ اسکی رازدار ہو تمنے تو اُسے آجتک کبھی کسی بات سے نہین روکا۔ پھر کیا بات اُسکے خلاف ہوئی تمکو کچھ نہ کچھ ضرور معلوم ہوگا۔"

زینب۔ "قاضی صاحب۔ آپ خفا نہون تو بیان کرون صفیہ کی سی بھولی اور پاکباز لڑکی اسوقت غرناطہ مین نہین ہے۔ مگر چند روز سے تقدیر نے اُسے کیسا ستا رکھا ہے کہ وہ دیوانی ہوتی جاتی ہے۔ اب تمام باتونکا فیصلہ ہوگیا ہوگا۔ اگر اجازت دیجئے تو صاف صاف بیان کرون۔ حقیقت مین اب آپکو صفیہ کی جستجو کرنا چاہئے میرے پاس سے وہ ایسی دل شکستہ ہوکے گئی ہے کہ مجھے اُسکی جان کا اندیشہ ہے مین اسلیئے کہتی ہون کہ اسوقت آخری تدبیر جو آپ سے بن پڑے کیجئے۔"

ابو یحیی۔ "(ہمہ تن گوش ہوکر) کیا ہوا؟ زینب جلدی بیان کرو۔ میری صفیہ کے دل کو کیا صدمہ پہونچا! آہ اگر خدانخواستہ نہ ملی تو میری زندگی تلخ ہوجائیگی۔ آہ! اگر وہ زندہ نہ ہوئی تو کیا کرونگا۔"

زینب۔ "اب آپ بتلائیے ہی مین تو مین بیان کرتی ہون۔ آپنے اُس نوجوان کا نام نہ سنا ہوگا جو غرناطہ کی حمایت مین کفار سے لڑ رہا تھا۔"

ابو یحیی۔ "ہان ہان۔ خوب جانتا ہون۔ میری سامنے ہی موسیٰ نے اُسے امیر المومنین کے دربار مین پیش کیا تھا۔ بلکہ مینے سنا ہے وہ کسی لڑکی پر عاشق تھا۔ اُس لڑکی ہی نے اُسے جہاد پر آمادہ کیا۔ بلکہ شرط کرلی کہ جب تک تم جہاد مین ناموری نہ پیدا کروگے نکاح نہ کرونگی۔"

زینب حیرت سے قاضی ابو یحیی کی صورت دیکھنے لگی ہے

ہان زینب پھر اس نوجوان سے کیا تعلق؟"

زینب۔ "آپکو سب کچھ معلوم ہے۔ اور پھر آپ ناواقف ہین کچھ یہ بھی معلوم ہے کہ وہ لڑکی کون ہے جسنے یوسف کو لڑائی کے میدان مین بھیجا تھا؟"

ابو یحیی۔ "مین کیا جانون یوسف سے مین کبھی کسی ایسے موقع پر نہین ملا کہ اُس لڑکی کا حال دریافت کرتا۔"

زینب۔ "اچھا تو مجھ سے سنئے وہ لڑکی صفیہ ہی ہے۔"

ابو یحییٰ ۔ "صفیہ ہی ہے - یہی میری صفیہ"

قاضی صاحب دیر تک دم بخود رہتے ہیں

زینب ۔ "تو اب آپ خاموش کیوں ہیں ؟ کوئی ترکیب کیجیئے - آہ ! دونوں کی زندگی کا اعتبار نہیں"

ابو یحییٰ ۔ "کیوں ؟ ہوتا کیا ! زینب خدا کے لیئے جو کہنا ہو جلدی کہو - اب یہ وقت پریشان کرنے کا نہیں ہے"

زینب ۔ "صفیہ پر پہلے یوسف ایسا عاشق تہا کہ جنگلوں میں جا جا کے رویا کرتا تہا - بالکل وحشی ہو گیا تھا - جب اُسکی طرف سے زیادہ اصرار ہوا تو صفیہ سے کچھ نہ بن پڑتا - تھا صفیہ کے دل میں بھی محبت تھی - مگر وہ چھپاتے ہوئے تھی - ٹالنے کے لیئے اس نے یہ شرط کی کہ یوسف فوراً جہاد پر مستعد ہو گیا - اور جہاد میں ایسی ناموری پیدا کر لی کہ گھر گھر اُسکا شہرہ ہو گیا - اب معاملہ بالکل دگرگون ہو گیا - یعنی صفیہ کی محبت تو عشق کے درجے کو پہنچ گئی - اسے بے یوسف کے دیکھے کسی حال پر چین نہیں پڑتا - اور یوسف کو مسلمانوں کی شکست اور موسیٰ نے لڑ کے مرجانے سے کچھ ایسا طیش آگیا اور دشمنوں کی ایسی عداوت دل میں پیدا ہو گئی کہ کسی طرح نہیں مانتا یہی کہتا ہے کہ موسیٰ کی طرح میں بھی لڑ کے جان دیدونگا - میں صفیہ کی شرط نہ پوری کرسکا - اس لیئے کہ شکست مسلمانوں ہی کو ہوئی اور آیندہ جو مسلمانوں کو غلامی نصیب ہوگی میں اُسکے دیکھنے کا متحمل نہیں ہو سکتا - ہزار سمجھایا کسی طرح نہ مانا - آخر آج جوش میں آ کے چلا گیا اور شہر سے نکل گیا کہ جاتا ہوں لڑ کے مرجاؤں گا - یہ خبر صفیہ کو معلوم ہوئی تو اُسکے حواس نہیں بجا رہے - میں نے بہت چاہا کہ میرے ساتھ یہاں چلی آئے مگر نہ مانا کہنے لگی اسوقت میں گھر ہی جاؤنگی اب آپ سے معلوم ہوا کہ گھر میں نہیں ہے - آہ ! کہیں وہیں نہ چلی گئی"

ابو یحییٰ ۔ "کہاں ؟"

زینب ۔ "ہائے آپکو کیا ہو گیا - میدان جنگ میں شہر کے باہر - یوسف کے پاس اور"

قاضی یحییٰ اسنانے میں آجاتے ہیں

ابو یحییٰ ۔ "(تعجب سے) زینب - کیا اب میں اپنی بیٹی کو نہ دیکھونگا" آہ صفیہ ! میری بچی بے زبان لڑکی ! تو نے مجھے چھوڑ دیا !"

زینب " قاضی صاحب - اب آپ یہان ٹھہریئے - تہوڑی دیر مین آجاونگی اے زینب ابہی آئی "

ابویحیی " کہان ارے تو بتاؤ کہ صفیہ مجھے کہان ملیگی - افسوس میرے دل سے اُسکی محبت کا نقش نہین مٹ سکتا - میری لڑکی کو تم خوب جانتی ہو کہ فقط حسن وجمال ہی اُسکا وصف نہین ہے - بلکہ علم وفضل اور تمام انسانی کمالات اس مین جمع ہین - ان باتون کے علاوہ بالکل بہولی اور سادی لڑکی ہے - زینب - تمکو سب معلوم ہے کوئی بات چہپی نہین "

زینب (جہلاکر) ہان ہان - مین سب جانتی ہون - اب مین جاتی ہون جبتک مین نہ آؤن آپ یہین تشریف رکہین - مین ابہی ابہی آجاونگی "

ابویحیی " جاؤ جلدی آنا "

زینب " اول مین قاضی صاحب کی تو عقل نہین ٹہکانے رہی - اولاد کے غم و الم نے بالکل گہبرا دیا - مین چل کے دیکہون کہ دونو کا کیا انجام ہوا - خدا کرے زندہ بچ جائین مگر انہین گئے ہوئے دیر ہوئی ابتک کیون زندہ رہنے لگے تھے - یوسف نے تنہا دشمنون پر حملہ کردیا ہوگا - اور وہ مارا گیا ہوگا - اور یہ ممکن نہین کہ اُسکی لاش دیکہہ کے صفیہ زندہ بچی ہو - ہاے دونون نے جان دیدی اور وہ اجہان ہی ہین - چلنا بیکار ہے مگر نہین - کچہہ نہین تو انکی لاش ہے شاید نظر آجائے - ان غریب مظلومون کی لاش جہان تک مجہہ سے ہوسکیگا ضرور اُٹہوالاونگی - مگر خدا کرے زندہ ہی مل جائین "

سامنے سے یوسف اور صفیہ خون مین لتہڑے ہوئے آتے ہین "

صفیہ " (بیتابانہ عجلت سے) زینب تم کہان ؟ خوب ملین ! دیکہو ہمنے انہین لڑائی کی

زینب " یہ تو مین نے یوسف سے کہہ دیا تہا کہ اگر صفیہ ہوتی تو تم دشمنون تک ہرگز نہ پہنچ سکتے خیر خدا کا ہزار ہزار شکر کہ تم وقت پر پہنچ گئین (یوسف سے) اور تم خون مین کیسے لتہڑے ہوئے ہو ؟ کیا کسی دوسری تلوار چل گئی "

" اور کس سے مقابلہ ہوتا - وہی مسیحی جو ہماری عزت اور ہماری قسمت کے مالک بنے - اُن سے بڑی لڑائی ہوئی - اور مین نے بہتون کو خاک مین ملادیا "

زینب "پھر تم وہاں سے واپس کیونکر آئے جو عیسائیوں کے پورے لشکر سے مقابلہ ہوا - اور تنہا بچ کے نکل آئے کیا کچھہ اور مسلمان سپاہی بھی بچ گئے تھے"

صفیہ "(خوشی کے لہجے مین) نہین زینب یہ بڑی بہادری سے لڑے - اکیلے سب سے مقابلہ کیا اور سب کو بھگا دیا - بس وہی تو بڑے رہے جو مارے گئے اور زخمی ہو کے گرے باقی سب بھاگ کھڑے ہوے - مین تو اپنی آنکھون سے دیکھہ رہی تھی ان کی شجاعت کی تعریف سنا کرتی تھی - اب آنکھون سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ حقیقت مین دشمنون سے مقابلہ کرتے وقت ان کو اپنی جان کا کچھہ خیال ہی نہین رہتا"

زینب "(حیرت سے) تمہارا ہی کام تھا کہ اکیلے ان سب سے لڑے اور بھگا کے چلے آئے زخمی تو بہت ہو گئے ہو گے"

یوسف "زخمی کیونکر نہوتا - یہ کہو کہ زندگی تھی بچ گیا - ورنہ مجھے تو اسکی بھی امید نہ تھی کہ پھر آ کے تم سے ملونگا - اور زینب مین سچ کہتا ہون - پھر دل مین ایک وہی جوش ہے مجھے اسی بات کا یقین ہو گیا ہے کہ ان ظالمون نصارے کی ہاتھہ سے مارا جاؤنگا یہ صرف پیاری صفیہ کا حکم تھا - جو مجھے وہان سے پھیر لایا تیر اب اپنے گھر مین جلدی چلو - میرے جسم سے بہت خون نکل گیا اور ناتوان ہوتا جاتا ہون - دو تین زخم شاید ہین - انکو باندھہ دو - شاید ان کافرون سے پھر مقابلہ کر سکون"

صفیہ "مگر میری ایک بات سن لو - اب مین تمہارے لئے بدنام تو ہو گئی اگر ایسا ارادہ ہو تو مجھہ سے ضرور کہہ دینا - مین بھی تمہارے ساتھہ چلونگی - مین یہ نہین کہتی کہ ان ظالمون سے نہ لڑو - مگر ہان اگر مجھہ سے چھپ کے جاؤ گے تو مین بے موت مر جاونگی"

یوسف "نہین - اب مین بے تمہاری اجازت کے نہ جاونگا - مگر اب دیر نہ لگاؤ زینب جلدی چلو - مین بہت ناتوان ہو گیا - شاید تمہارے وہان پہنچتے پہنچتے گر پڑونگا"

صفیہ "ہان اپنے اپنے شوق کے جوش مین مجھے انکا خیال ہی نہین رہا زینب جس طرح بنے انہین جلدی لے چلو"

زینب "اچھا چلو"

یوسف "زینب میری پاس ہی رہو ایسا نہو کہ گر پڑون"

زینب "(ہاتھہ پکڑ کے) ذرا دل مضبوط کئے رہو - اب خدا نے چاہا تو جلد صحت ہو جائیگی

سب چلے جاتے ہین۔

## دوسرا سین

زینب کا مکان

قاضی ابو یحیی بیٹھے آپ ہی آپ بک رہے ہین

قاضی ابو یحیی "(جوش غم کے لہجے مین) ابھی تک نہین آئی۔ اب زینب کیون آنے لگی تھی وہ تو بیٹھ رہی ہے! افسوس میری بیٹی میرے ہاتھ سے نکل گئی۔ مجھے اسکا صدمہ ہے! اسکی شکایت نہین کہ اُس نے یوسف کو کیون دل دیا۔ افسوس وہ دنیا سے گئی! میرے دل کو داغ دے گئی! میرے جگر کو پاش پاش کر گئی! وہ غیرت دار تھی۔ اُس نے یوسف کے ساتھ جان دیدی۔ بہادری سے مر گئی! افسوس صفیہ تو خوش نصیب تھی کہ غرناطہ کی قسمت ہم سے پھیا ؤن کے ہاتھ مین دیکھ کے اُس سے رہا نہ گیا۔ اس نے تلوار ہاتھ مین لیکے اپنا فیصلہ کر لیا۔ ایک ہم ہین کہ مرجانیکا وقت ہے اور جیتے ہین۔ آہ! زینب کو کہان دیر ہوئی۔ کیا وہ میری صفیہ کو لیکے آتی ہوگی! نہین ایسی قسمت کہان افسوس! صفیہ کی مان کو خبر ہوگی۔ تو اُسکا کیا حال ہوگا۔ اُسکی آنکھون مین دنیا اندھیر ہو جائیگی۔"

ناگہان زینب آجاتی ہے۔"

زینب کہو کیا خبر ہے؟ میری صفیہ کا پتہ لگا؟"

زینب "(آہستہ سے) قاضی صاحب! الحمد للہ کہ دونون صحیح وسالم مل گئے اور مین انکو لے آئی ہون۔ آپ ذرا ادھر کے کمرے مین چلے جائیے۔ آپکے سامنے دونون کو آتے شرم آئیگی۔ مین پھر آپ سے سارا حال بیان کر دونگی۔ مگر اسوقت ذرا اُدھر چلے جائیے۔"

قاضی ابو یحیی "(مسرت آمیز شوق مین) کہان ہے؟ خیریت سے ہین؟

زینب "مین سب عرض کر دونگی مگر اسوقت آپ ذرا جلد ہٹ جائیے۔ یوسف بہت زخمی ہے اُس مین دروازے پر کھڑے ہونے کی تاب نہین۔ مین کر کے انھین دروازے پر چھوڑ آئی ہون۔ بس اب آپ جائیے۔"

قاضی ابو یحیی "جاتا ہون مگر کچھ حال تو بیان کر دو کہ دل کو ذرا تسلی ہو۔"

زینب ''(ہاتھہ جوڑ کے) قاضی صاحب - للّٰہ اسوقت مجھہ پر اور انکے حال پر رحم کھاکے گھڑی بھر کو خاموش رہیے''

قاضی صاحب اٹھہ کے چلے جاتے ہیں''

زینب ''(پکار کے) بیٹی صفیہ! آؤ''

صفیہ اور یوسف آتے ہی پلنگ پر گر پڑتا ہے''

صفیہ ''زینب - اس وقت تمہارے ہان کون آیا ہی - اجتک تم نے کبھی مجکو دروازے پر نہین ٹھیرایا''

زینب ''بیٹی - یوسف کا تنہا گھر رہنا مجھے اچھا نہین معلوم ہوا - اور یہان شیخ حسن کی بیوی آئی ہوئی تہین - اُنکے سامنے یوسف کو کیونکر بلا لیتی - اور تمکو صرف یوسف کے لیے چھوڑ دیا''

صفیہ ''پھر وہ کہان گئین''

زینب ''اپنے گھر - اُدھر کے دروازے سے مین نے انہین نکالدیا''

یوسف ''زینب میرا زخم باندہ دو - کاری زخم لگا ہے - امید جینے کی نہین''

زینب ''یوسف اتنے بڑے بہادر ہو کے نامرد بنے جاتے ہو ایسے ایسے زخم مردون کے روز ہی آیا کرتے ہین مگر تمہاری طرح کوئی دل نہین ہار دیتا ہی اور تم زیادہ گھبراتے ہو تو لو مین باندھے دیتی ہون''

زینب صفیہ کی اعانت سے یوسف کے زخم باندہتی ہے

یوسف ''آہ! سخت تکلیف ہے - اب باندہنے سے درد بڑھ گیا مجھے کسی طرح اپنی زیست کی امید نہین ہے خدا ہی ہے جو بچ جاؤن - ناتوانی یہانتک بڑہتی جاتی ہے کہ غش آجانیکا خوف ہے آہ!

زینب اور صفیہ غور سے یوسف کی طرف دیکھنے لگتی ہین اور یوسف کو غش آجاتا ہے

صفیہ ''(گھبرا کر) ہاے! زینب! اب کیا ہوگا! اس سے تو یہی اچھا تہا کہ میدان جنگ مین مین میرا اور میرے یوسف کا خاتمہ ہوجاتا - آہ! مین کمبخت انہین پھر کیون لائی''

صفیہ رونے لگتی ہے''

زینب ''دلدہی کے لہجے مین) بیٹی - کوئی گھبرانے کی بات نہین ہے - دم بھر مین یوسف کو

ہوس آجائیگا - ناطاقتی مین اکثر ایسا ہوجاتا ہے تم رُود ہو نہین - تمہاری بیقراری یوسف کا مرض اور بڑھ جائیگا -

**صفیہ** ”(روکر) ہائے! کیا کرون! اب تو مین نا اُمید ہوئی جاتی ہون - آہ! دل کی آس ٹوٹی جاتی ہے“

**زینب** ”(جھنجھلا کر) ہائے ہے! تم تو میرے بھی ہاتھ پاؤن پھلا دیتی ہو“

**صفیہ** ”تم کو میرے دل کا حال نہین معلوم“

**زینب** ”سب جانتی ہون - مگر اسوقت انکا علاج کرنا چاہیئے رونے دھونے سے کیا فائدہ! اچھا ہئی - ایک بات سنون - اب تمہارے ابا جان کو بھی یہ حال معلوم ہوگیا تمہارے جانیکے بعد میرے پاس آئے تھے - اور تمہارے لیئے بڑی دیر تک روتے رہے اُنہونے تمکو اجازت دیدی کہ یوسف سے اپنا عقد کر لو“

وہ تمہاری اس محبت کا حال سُن کے ناراض نہین ہوئے - بلکہ خوش ہوئے کہ یوسف کے ایسے نوجوان کو تم نے اپنا ہم عزت بنانے کے لئے تجویز کیا“

**صفیہ** ”(گھبرا کر) تو کیا انہین معلوم ہوگیا - خدا جانے کس نے کہدیا - ایا کیا ہوگا

**زینب** ”ہوتا کیا؟ کچھہ نہ ہوگا - کہتی تو جاتی ہون کہ وہ سُن کے خفا نہین ہوے بلکہ اور خوش ہوے“

**صفیہ** ”اسوقت میر سے عرنے کے رنج مین گھبرا کے انہون نے اپنی رضامندی ظاہر کردی ہوگی - مگر اب تو میرے خون کے پیاسے ہونگے - زینب بڑا غضب ہوا - آہ! زینب اب کیا کرون - کہین ایسا نہو تم سے میرا حال پوچھنے کے لیے یہان چلے آئین“

**زینب** ”ذرا بھی ہون میرا ذمہ تم مطمئن رہو - مین انکو یہان بلائی لائی ہون وہ اکی آنکے علاج کا کچھہ نبد وبست کرینگے - اور ہم دونون سوا گھبرانے کے اور کیا تدبیر کر سکتے ہین -

**صفیہ** ”نہین کہین ایسا غضب نہ کرنا - زینب اس غم مین تم مجھے اور بدحوس کیئے دیتی ہو خدا کے لیئے اب اس ذکر کو جانے دو - جس حکیم کو کہو مین خود جا کے بلا لاؤن“

**زینب** ”کیون بٹری ہوئی ہو - وہ آکے اچھا خاصہ انتظام کر دینگے - اور دم بھر مین انکو ہوش آجائیگا - جس حکیم کو چاہین گے بلا لینگے اور تمہارے بلانے سے تو کوئی آئیگا بھی نہین“

**صفیہ** ”اچھا مانا کہ وہ خفا بھی نہونگے - مگر مجھ سے اُن کی موجودگی مین نہ ہوگا کہ یوسف

کے سامنے بیٹھی رہون "

**زینب** " اچھا ایک کام کرو - مین تمہین ایک کمرے مین چھپا کے بٹھلائے دیتی ہون "

**صفیہ** " ہان یہ ہوسکتا ہے - مگر یوسف کو اس عالم مین کیونکر چھوڑون خدا جانے انہون نے میرے عشق کا حال سن کے اپنے دل مین کیا کہا ہوگا "

**زینب** " صفیہ - تہوڑی دیر کے لیے تم الگ چھپ کے بیٹھ رہو - یہ محبت کا وقت نہین ہے اس وقت تو یوسف کی دوا دوش کرنا چاہیئے اور یون محبت کے لئے عمر بھر پڑی ہے "

**صفیہ** " (جھنجھلا کر) ہاے کہتی تو ہون کہ اچھا ہٹ جاونگی "

**زینب** " تو چلو "

**صفیہ** " چلی جاونگی پہلے تم انہین بلا تو لاؤ "

**زینب** " تمہین نہین معلوم مین انہین بلا چکی ہون - اور وہ میرے دروازے پر کھڑے ہوے ہین "

صفیہ کے ہاتھ پاؤن مین لرزہ پڑ جاتا ہے "

**صفیہ** " بڑا غضب ہوا - اے ہے یہ سب باتین کھڑے سن رہے ہونگے زینب تم نے مجھے کہین کا نہ رکھا "

**زینب** " اچھا مین نے بڑا کیا یا بھلا - تم اب جلدی جاؤ "

**صفیہ** " کہان جاؤن ؟ چولہے مین ؟ ساری داستان وہ خود میری زبان سے سن چکے ہاے تقدیر ! "

زینب کے ساتھ ایک کوٹھری مین چلی جاتی ہے "

**زینب** " (بے ہوش یوسف کی طرف دیکھکر) افسوس ! ابتک ہوش نہین آیا "

قاضی ابو یحییٰ کو کمرے سے نکال لاتی ہے "

" قاضی صاحب دیکھئے یوسف کا حال ہے - آتے ہی پلنگ پر گر پڑے - اور گرتے ہی بیہوش - اب کوئی ایسی تدبیر بتایئے کہ انہین جلدی ہوش آئے "

**قاضی ابو یحییٰ** " خون زیادہ نکل گیا ہے - اسوجہ سے غش آگیا - اب جو کچھ خوشبو کی چیزین انکے پاس لا کے رکھدو - اور تہوڑی دیر بیٹھ کے آہستہ آہستہ پنکھا جھلو - اور کوئی منع کردو کہ کوئی بولنے چالنے نہین - بس ایک گھڑی بھر مین انہین ہوش آجایگا "

زینب پنکھا جھلنے لگتی ہے اور قاضی صاحب خوشبو سنگھاتے ہین "

قاضی ابو یحییٰ "(آہستہ سے) تھوڑی ہی دیر کی راحت میں اتنا ہوا کہ کروٹ بدلی۔ بس اب ہوش بھی آیا چاہتا ہے"

زینب "آپ کے آجانے سے اتنا ہی ہوا ہوا ورنہ میرے اور صفیہ"

زبان دانتوں کے نیچے دبا کے خاموش ہو جاتی ہے

(بہت چپکے سے) میرے منہ سے نام نکل گیا۔ کہیں سن لیا ہوگا تو لڑکی آفت کر دیگی"

قاضی ابو یحییٰ "اب تو مجھے سب حال معلوم ہو چکا۔ اور میں کچھ اسی پر ناراض بھی نہیں ہوں۔ پھر صفیہ کیوں اسقدر چھپاتی ہے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ مجھے یہ سن کے خوشی ہوئی۔ میں ان لوگوں میں نہیں ہوں۔ جو لڑکیوں پر ظلم کرتے ہیں۔ اور میں نے تو شاید خود صفیہ کو اُس کے نکاح کا اختیار دیدیا تھا"

زینب "مگر صفیہ کو رسم عرب کے بموجب شرم آتی ہے کہ آپ کے سامنے اُس شخص کے ساتھ عقد کی درخواست کرے جو قبل نکاح اُس پر عاشق ہو چکا تھا"

قاضی ابو یحییٰ "نہیں وہ زبردستی کی رسم تھی۔ اور میں اسکے خلاف ہوں۔ اچھا تم صفیہ کو یہاں لے آؤ۔ میں اُسے سمجھا دونگا اور اوسکی تسلی کر دونگا"

زینب "میرے لانے سے تو وہ یہاں نہ آئیگی۔ آپ خود تکلیف کر کے اودہر چلیے جائیے دیکھیے اس کوٹھری میں بیٹھی ہے سمجھا بوجھا کے راضی کر دیجیے۔ بس اتنی ہی کسر ہے۔ کہ ایک تو صفیہ کو آپکا خوف نہ رہے دوسرے خدا کرے کہ یوسف جلد اچھے ہو جائیں"

قاضی ابو یحییٰ اُس کوٹھری کے دروازے پر جاتے ہیں جس میں صفیہ ہے

(محبت کی آواز سے) صفیہ! صفیہ!

جواب ندارد"

(پھر) "صفیہ! بیٹی صفیہ!"

صفیہ آنکھیں نیچی کر کے کانپتی ہوئی نکل آتی ہے"

(دلدہی کے ساتھ) "بیٹی میں تجھ سے خفا نہیں ہوں۔ ڈرنے کی کون بات ہے میں نے تو خود تجھے اس امر میں مختار کر دیا تھا"

صفیہ "(خوف و ندامت کی آواز) ابا جان! جن بڑی گنہگار ہوں - آپ کو کیوں کر منہ دکھاؤں - قسمت نے نہیں میرے نالائق دل نے مجھے اس قابل ہی نہیں رکھا کہ اپنی ذلیل صورت آپ کو دکھاؤں "

قاضی ابو یحییٰ "نہیں صفیہ! میں تجھ سے ہر طرح خوش ہوں - تو نے کسی ذلیل آدمی کو دل نہیں دیا یوسف غرناطہ کا مشہور اور نامور نوجوان ہے اسکے عزیز بننے پر مجھے فخر ہوگا اسکی شرافت آج شہر بھر میں ہر دل پر نقش ہے "

صفیہ قاضی صاحب کے قدموں پر گر پڑتی ہے اور زار و قطار رونے لگتی ہے -

صفیہ "ابا جان! میں نے آپ کے نام پر دھبہ لگا دیا میں نے خاندان بھر کو ذلیل کیا مجھ سی لڑکیاں اس قابل ہیں کہ جاہلیت عرب کی رسم کے بموجب اپنے ماں باپ کے ہاتھ سے قتل کر ڈالی جائیں "

قاضی ابو یحییٰ صفیہ کو اٹھا کے سینہ سے لگاتے ہیں اور آنسو پونچھتے ہیں "

قاضی ابو یحییٰ "بیٹی! تجھے بالکل گنہگار نہیں سمجھتا میں تجھے نہایت ہی پاکیزہ خیال کرتا ہوں اور اگر بالفرض تجھ سے

صفیہ اب کوئی رونے دھونے کی بات نہیں ہے - اٹھ اور چل کے زینب کے پاس بیٹھ آ"

زینب " (ذرا پکار کے) قاضی صاحب - آیئے دیکھیے یوسف کو ہوش آ گیا "

قاضی صاحب یوسف کے پاس جاتے ہیں اور صفیہ زینب کے قریب بیٹھ جاتی ہے "

قاضی ابو یحییٰ " (یوسف سے) یوسف کہو اب طبیعت کیسی ہے -

یوسف " یوسف قاضی صاحب کی صورت سے متحیر ہو جاتا ہے اور دیر کے بعد جواب دیتا ہے "

" اچھا ہوں مگر ناتوانی بہت ہے "

قاضی ابو یحییٰ " زخم کی تکلیف کچھ کم ہے "

یوسف " جی ہاں - اب بہت کم ہے " -

زینب " یوسف خوش ہو - قاضی صاحب کی تدبیروں سے ہوش آیا اور قاضی صاحب کو تمہاری تکلیف کا بہت بڑا صدمہ تھا - تمہاری آرزو پوری کرنے کو قاضی صاحب -

دل وجان سے راضی ہین - تمھاری طبیعت ذرا بھی رو باصلاح ہوئی اور عقد ہو جائے
یوسف ندامت سے آنکھین نیچی کر لیتا ہے ''

قاضی ابو یحیی '' ہان یوسف - اب اس کے متعلق تم کوئی فکر اپنے دل مین نہ رکھو مین نے صفیہ سے بھی کہدیا اور تم سے بھی کہدیتا ہون کہ مجھے اس عقد مین کسیطرح کا اخلاف نہین جس وقت کہو تم دونون کا عقد کر دیا جائے - خدا ہی نے تم دونون کو ایک دوسرے کے لیے پیدا کیا گیا ہے - مین کون مخالفت کرنیوالا ہون ''

یوسف اور صفیہ دونون خاموش رہتے ہین ''

زینب '' یوسف اب تو انشاءاللہ اچھے ہی ہین - کوئی ہفتہ بھر مین قوت آجائیگی - آج کون دن ہے - اتوار - اس اتوار کو پورا ہفتہ ہو جائیگا پس اوسکے بعد جمعہ کے روز ان دونون کا عقد کر دیجیے - دونون بیتابیون اور بیقراریون کی اب انتہا ہو چکی اس خوشی مین یوسف کی طبیعت بہت اچھی ہو جائیگی ''

قاضی ابو یحیی '' مجھے کوئی عذر نہین - مجھ سے جس وقت کہو سامان کرون - خدا کا شکر کرنا چاہیے کہ یہ دونون اس مقام سے سرخرو آئے جہان سے واپس آنیکی کسی کو امید نہین ہوسکتی - اب یوسف کی طبیعت اچھی ہے مین ابھی رخصت ہوتا ہون - بیٹی صفیہ - تم اپنے دل مین خبردار نہ گھبرانا - مین سچ کہتا ہون کہ مجھے تمھاری کوئی شکایت نہین - تمھاری والدہ گھبرا رہی ہونگی - اب مین اپنے گھر کب آؤ نگی - جلدی آنا ''

صفیہ '' (روکر) ابا جان مین کیونکر آؤن ؟ ابا جان نے اوسکے متعلق کچھ پوچھا - تو کیا جواب دونگی - اور سب کے سامنے مجھ سے کس طرح چار آنکھین کیجائینگی ''

قاضی ابو یحیی '' (تسلی دیکر) صفیہ تمھاری والدہ بھی میری طرح تم سے خوش ہین ان کو بھی کچھ شکایت نہین - انکا خیال نہ کرو - باقی رہے اور لوگ گھر بھر مین سوا تمھاری ماں کے اور کسی کو خبر ہی نہین - ان کے سامنے شرمانے کی کوئی بات نہین بیٹی تم اسی طرح ہنسی خوشی اپنے گھر مین آنا ''

زینب '' آپ چلیے مین تھوڑی دیر مین انھین وہان خود آکے پہونچا جاؤن گی ''

قاضی ابو یحیی '' بہتر تو مین جاتا ہون ''

قاضی صاحب چلے جاتے ہین ''

زینب ” صفیہ! قاضی صاحب گئے - لو اب کھل کے بیٹھو “

صفیہ ” تم نے غضب کر دیا - انکو میرے پاس بھیجدیا - کیا کہون کہ اسوقت میرا کیا عالم تھا - اب تک میرے دل سے کھٹکا نہین گیا “

زینب ” اب یہ تمہارا جنون ہی - سب طرح سے انھون نے تمہاری تسلی و تشفی کر دی اس حد تک کہ تمہارا نکاح کر دینے کا بھی وعدہ کر لیا - ان ناحق کے ہولون سے فائدہ! “

یوسف ” (ناتوان آواز سے) کیا قاضی صاحب نے وعدہ کر لیا ہے؟ “

زینب ” تمھین سے تو کہا تھا - کیا تم بھول گئے ہو؟

یوسف ” ہان مجھے خیال نہین رہا - خیر الحمد اللہ کہ میری آرزون کا بہت اچھا فیصلہ ہو گیا “

زینب ” مگر کیا “

یوسف ” پھر کہدون گا “

صفیہ ” نہین یہ بتا دو کہ تمنے مگر کیا کہا ہے؟ “

یوسف ” اس وقت مجھ مین زیادہ باتین کرنیکی طاقت نہین ہے - بھرا جو ہے کہ پھر غشی نہ آ جائے - غش کے خوف سے زینب اور صفیہ ساکت ہو جاتی ہین - اور پردہ گرتا ہے

## تیسرا سین

### غرناطہ کی ایک سڑک

یوسف آہستہ آہستہ جا رہا ہے

یوسف ” آپ ہی آپ ہی آج جمعہ ہے شادی کا روز جسکی لوگون کو تمنا ہوتی ہی خصوص مجھ سے عاشق کو لوگ میرے منتظر بیٹھے ہون گے - صفیہ بھی راہ دیکھ رہی ہوگی - مگر واہ کیا اچھی قسمت ہی! عجیب و غریب! دیکھی نہ سنی! ان تمام بکھیڑون کے طے کرنیکے لیے اہل کیسٹل کی فوجون مین گھس گیا وہان سے زندہ بچ کے چلا آیا - خیال تھا کہ یہ زخم ان بکھیڑونکا فیصلہ کر دین گے - مگر اب اچھا خاصہ ہون - ان زخمون سے بھی نجات مل گئی - دنیا مین اور کوئی ہوتا - تو ان باتون سے خوش ہوتا - مگر اب یہ حال ہی کہ اور زیادہ حیران و سرگردان ہون یہ کتنی بڑی خوشی کا موقع ہے کہ میری صفیہ گویا اب میری ہو گئی اس نے وفاداری

کہ ہرتا ؤ میرے ساتھ جان دینے پر آمادہ ہوگئی - میرے عشق کی مدد کی - اس کے والدنے بھی بہ خوشی خاطر قبول کرلیا کہ میرے ساتھ اسکا عقد ہو جاوے - اب اس سے زیادہ کون خوش نصیب ہے جو کسی والدادہ عاشق کو حاصل ہو - لیکن افسوس یہ سب خوشیاں مجھپر قیامت کررہی ہین - جو جو گھڑی گذرتی جاتی ہے مجھے دنیا سے نفرت ہوتی جاتی ہے - یہ معلوم ہوتا ہی کہ اب مین منھ دکھانیکے قابل نہین رہا - آہ کیا کرون شادی تو کرون مگر کوئی سامان نہین - ایک پیسہ میرے امکان مین نہین شادی کے لیے روپیہ کی ضرورت ہے - زیادہ نہین کچھہ تو ہو - مگر میری کشتی بڑی بچپائی ہے اگر اسکے سہارے پر شادی کرون ؟

ایک منہدم عمارت دیکھکر - مین شادی کی فکر مین ہون اور غرناطہ پر یہ گذر رہی ہے کیتھالک والے کھڑے عالیشان عمارات کو کھدوار ہے ہین - گھر گھر تباہی آ گئی مسلمان خاندان برباد ہورہے ہین آہ بہین جو کل ان لوگون سے لڑ رہا تھا - آج انکے ظلم کی سیر دیکھ رہا ہون آہ اے غرناطہ کے دوستو کہان ہو ! تمہارے پیارے وطن پر کیسا ستم ہو رہا ہے -

انکی عمارتین خون کے آنسو بہا رہی ہے - اسکی ناز فروش پر جمال لڑکیاں جو کل تک خوشی سے کہیل کھیل رہی تھین آج عیسائیون کی لونڈیان بنی ہین اسکے شریف اور عربی النسل کے بچے یتیم ہوگئے جو منہدم ہونے والے تباہی زدہ گھر و نسے بلک بلک کر روتے نکلتے ہین اور دروازون پر ظالم کیسٹل والونکی چمکتی ہوئی تلوار دیکھ سہم سہم کے گر پڑتے ہین - اے پیاری غرناطہ تیرا وہ جبروت کیا ہوا ! تیرا وہ دبدبہ کہان گیا ! تیرے بہادر حمایتی کن پہاڑون مین ٹکرا کے مرگئے کہ آج کہین انکا نام نہین ہائے تیری زمین کے پاؤن مین ان لوگون کے خون کی مہندی لگی ہے - جو کل تک تیرے موسم بہار کے شگفتہ پھول تھے - ان شادی کے گیتون کی جگہہ اب تیرے گلی کوچون سے آہ آہ کی آواز آرہی ہے - وہ جھنڈا کیا ہوا جو دولت بنی امیہ کی یادگار تھا افسوس آج وہ نہین لہراتا - قصر حمرا ! تیرے عاشق خاک مین ہین اور جن سے آج کل تیری رونق تھی انھون نے ذلت کے ساتھ تیری محرابون سے باہر قدم نکالا - سبزہ مرغزار چھوڑ گئے اور تیری قسمت دشمنون کے سپرد کردی آہ ! اے غرناطہ

تو خود بھی ذلیل ہوا ۔ اور تیرے اسلام بھی ذلیل ہوا ؎
یہ ذلت کیونکر دیکھوں ۔ شام ہوگئی ۔ اور آج افسوس ان سڑکوں پر کوئی چراغ جلانے والا
بھی نہیں ۔ عیسائیوں کے گروہ سیر کرتے پھرتے ہیں ۔ دیکھئے کب تک یہ عالم رہتا ہے
کوئی نہیں کہ ظالم عیسائیوں کو غرناطہ سے مار کے نکالدے موسیٰ بہادر موسیٰ ۔ تو سچ
کہہ گیا تھا ۔۔ یہ وہی وقت ہے جس کی تو نے خبر دی تھی ۔ کہاں ہیں وہ لوگ جنہوں نے ۔۔
ہی کی تقریر سن کے ذلت سے سر جھکا لیا تھا ۔ موسیٰ کے بعد قصر حمرا کی ویرانی کے
بعد ۔ غرناطہ کی تباہی کے بعد میں کیونکر اپنا دل خوش رکھوں ۔ صفیہ! پیاری صفیہ
تو مجھے آزاد کر دیتی تو اچھا تھا میں بھی موسیٰ کا ساتھ دیتا ۔ اور لڑ کے مر جاتا ؎

ایک جگہ ٹھہر کر رونے لگتا ہے ؎

"آہ! یہ تباہی اور بربادی کن آنکھوں سے دیکھوں شریف گھرانوں کی عورتوں سے کہو
اب بے برقع و چادر باہر نکلیں کیونکہ اب وہ نہ زاکی لوٹ رہا ہیں ۔ معزز خاندانوں کی بیٹیوں
سے کہو کہ سوگواری کا لباس پہنیں ۔ کیونکہ ان کے شوہر تہِ تیغ ہوئے ۔ اور اب بے والی وارث
اور بیوہ ہیں ؎

سامنے سے عیسائیوں کے کچھ سوار آتے دیکھ کر" تھوڑے ہی تو ہیں ۔ کیا کر لینگے ان پر
حملہ کر کے دل کا جوش نہ نکال ڈالوں ۔ اگر مارا گیا تو یہ بھی بہتر ہوگا اور ان کو بھگا دیا تو تھوڑا
بہت مال اسباب ضرور مل جائیگا جسکی ضرورت ہے یہ لوگ شہر سے لوٹ مار کے
بہت کچھ لے آتے ہونگے ۔ کیونکہ دیکھو سب لدے پھندے آرہے ہیں ۔ ہاں بس ۔
تقدیر آزمائی کا بھی موقع ہے ۔ صفیہ! اگرچہ تجھ سے اجازت نہیں لی مگر کیا کروں
ضرورت اور دل کا جوش دونوں مجبور کر رہے ہیں ۔ علاوہ بریں تجھ سے تو یہ عہد
ہے کہ جب مرنے کی تیاری کروں گا تو تجھے خبر دوں گا ۔ اور یہ تھوڑے سے ہیں
انہیں تو میں مار کے بھگا دونگا ۔ یہ میرا کچھ نہیں کر سکتے ۔ بس تاخیر کرنا چاہیئے
تو بہت قریب آ گئے ۔ اللہ اکبر ! اللہ اکبر !"

حملہ کر دیتا ہے

ایک عیسائی سوار ۔ "اس نوعمر عرب کو تو ۔ دیکھو تلوار لیکے ٹوٹ پڑا ہے شاید اپنی ۔
زندگی سے سیر ہوگیا ہے ۔ آخر تم نے سستی کی لو وہ تم ہی پر آپڑا ۔ زندہ گرفتار کر لینا مجھے

اسکی نوعمری اور خوش اندامی پر ترس آتا ہی۔ مگر یہ تو بڑا بہادر معلوم ہوتا ہے کیسی مردانگی سے لڑرہا ہے۔ ہوشیاری سے اپنے کو بچائے ہوئے! یہ کوئی معمولی شخص نہین۔ اسکے حملون سے معلوم ہوتا ہے کہ اعلی درجہ کا سپاہی ہی۔ اہاہ! ہمارے چار آدمی مارڈالے گئے اور اسکو ایک زخم بھی نہین آیا۔ اچھا اب زخمی کرکے گرفتار کر دینہ یون ہاتھ نہ آسکے گا۔ لو وہ تو مجھہی پر جھپٹ پڑا"

دوسرا سوار "دیکھئے حضور ہوشیار۔ یہ اب آپ پر آتا ہی۔ بڑا بہادر ہے"

(یوسف سے) اے بہادر نوجوان کیا خوب ہوتا اگر تم ہتھیار دیدیتے۔ تو ہم تم کو اپنے سردار کے پاس بھیجین گے جو سپاہی کا بڑا قدردان ہے"

یوسف "کافرو! مین اور اسلحہ تمھارے سپرد کردون! کسی عورت سے کہا ہوتا۔ دیکھو یہ اسلحہ تمھارے ساتھ کیا سلوک کرتے ہین۔ بس اب ہوشیار رہو اور اپنے تئین بچاؤ مین تم سب کو تہ تیغ کردونگا۔ اس مین کو دیکھ رکھو۔ اسی پر تمھاری لاشین پڑی ہونگی"

عیسائیونکا سردار "بہت ہوشیاری سے مقابلہ کرو۔ بیشک یہ نوجوان بڑا بہادر ہی۔ اسکی گرفتاری بہت دشوار معلوم ہوتی ہے۔ اب قتل ہی کی کوشش کرو۔ مگر دیکھو وہ تمھارا ہی نقصان کرتا جاتا ہے۔ سب ملاکے دس آدمی ہوے جو تمھارے گروہ مین سے مارے گئے"

ایک عیسائی سوار "حضور اس نوجوان کے مقابلہ مین ہمارا دل ہارا جاتا ہی ہم لوگ اسکا مقابلہ نہین کرسکتے۔ میرے نزدیک تو اسے یون ہی چھوڑ دینا چاہیئے۔ کیونکہ اب مقابلہ مین ہمارا ابھی نقصان ہے"

یوسف "(ڈپٹ کر) کیا اب تم اپنی جان بچا کے جا بھی سکتے ہو جو سب کے نہ مارڈالے جاؤ تو کہنا۔ مین ان لوگون مین نہین ہون جنھون نے اطاعت قبول کرلی اور تمھارے آگے سر ذلت سے جھکادیا۔ لو میرے اس حملہ کو روکو۔ بس اسی پر تم سب کا خاتمہ ہے"

پھر زور سے حملہ کرتا ہے۔

ایک عیسائی "افسوس ہمارے پندرہ سالہ آدمی مفت مارے گئے (اپنے سردار سے) اگر ہماری نہ آئی تو بیشک ہمین بھاگنا پڑیگا۔ آپ لڑائی کا رنگ نہین دیکھتے" (کریا یوسف

افسر :- اکیلے ایک شخص سے - ایک تنفس کے سامنے! ڈوب مرو! اسی دل سے سپہگری کا نام لیتے ہو! اچھا لو تمہاری مدد بھی آگئی اور بہت کافی مدد "

کیسٹل والونکا ایک رسالہ آجاتا ہے -

یوسف " (آپ ہی آپ) افسوس! اب خیریت نہین - بلاشک صفیہ کے دل کو صدمہ پہونچا نہین اسکی جان پر بن گئی - آہ! کیا تھا اور کیا ہو گیا - اب ہزار دن کے مقابل مین مجھے سوا موت کے اور کیا ہو سکتا ہے - آہ! اے صفیہ میری محبت کا بھی اختتام ہے خدا تجھے صبر دے شاید اب خیال کو تیری طرف متوجہ ہونیکی مہلت نہ ملے لہذا ابھی سے رخصت ہوے لیتا ہون "

پھر عیسائیون پر حملہ کرتا ہے

کیسٹل : رسالدار " بہادرو - اس شخص کو زندہ گرفتار کرو - تاکہ معلوم ہو کہ یہ کون شخص ہے اور کیون جان دینے پر آمادہ ہو گیا ہے ؟

سخت لڑائی سے یوسف زخمی ہوتا ہے -

شاباش خوب زخمی کیا - کیا اچھا ہاتھ پڑا ہے ایسے ہی تین ہاتھ اور - خبردار مار نہ ڈالنا ابھی ہمین اسکی دلیری کی داد دینا ہے - ہان خوب - بس اب کام پورا ہو گیا - یہ دیکھو ہاتھ بھی اچھا پڑا اب کیا ہے - اُٹھ یہ نیزہ پڑا - مرنہ جاے - مگر واقعی بڑا بہادر ہے - اس زخم پر بھی لڑے جاتا ہے - بس اب کمند - کمند - کمند اسی سے مطلب پورا ہو گا چار و نظرف سے کمندین پڑتی ہین اور یوسف گرفتار ہو جاتا ہے

اور سب ایسے باندھکے سامنے کھڑا کر دیتے ہین -

یوسف " (افسوس) آہ! سب آرزوئین خاک مین مل گئین - گویا کوئی تمنا دل مین تھی ہی نہین اب میرے دل مین پیاری صفیہ کی تمنا نہین رہی - ہان اگر حسرت ہے تو اس بات کی کہ اسکے نازک دل کو صدمہ پہونچیگا - افسوس اس کے دل مین کتنی ٹھیس لگیگی جب سنیگی کہ عیسائیونکے ہاتھ مین گرفتار ہو کے مارا گیا - مگر وہ سنتے ہی کیون نہ تھی تو بھی میری مفقود الخبری ہی کا صدمہ کیا کم ہو گا - چاہے جو کچھ ہو - مگر آجکی غیر حاضری سے وہ اپنے دل مین مجھے بیوفا سمجھیگی - اور حقیقت مین مینے بیوفائی کی جو جان اسکی نذر کر چکا تھا - اسکو بے اسکے پوچھے خود اپنے ہاتھون مین نے عیسائیون کے سپرد

کر دیا یوسف اب تو دنیا کو چھوڑتا ہے کچھ خدا کو یاد کر۔ ان باتون سے گذر مگر میری پیاری صفیہ کا خیال مرتے وقت تک میرے دل مین رہیگا۔ شاعری یاد کر لین کہ فرہاد و قیس کی طرح مین بھی ایک شہید ناز ہون۔ اور مجھے بھی ان کے عاشقانہ خیالون مین جگہ پانی کی صلاحیت حاصل ہوگئی۔ افسوس ساری دنیا آج مجھ سے رخصت ہوتی ہے اور مین بھی سب کو"

**عیسائیون کا سردار** "اے نوجوان مسلمان تمھاری بہادری کی مین تعریف کرتا ہون اتنا بتادو کہ تم کس شریف گھرانے سے ہو۔ تمھاری جانبازی پر مجھے حیرت ہے"

**یوسف** "آبدیدہ ہوکر) مین ایک معمولی سپاہی ہون۔ اور اس سے زیادہ میرا کچھ حال نہین ہے کہ صرف جان دینے کے لیے تمھارے پاس آیا ہون۔ پس اب جلدی مجھے قتل کر کے ٹھنڈا کرو"

**یوسف** "یہ تو اب مجھے بھی نہین معلوم"

**عیسائیونکا سردار** "(دو تین کی اشارہ کر کے) اچھا اسی وقت اس نوجوان کو ہمارے سپہ سالار صاحب کے پاس لے جاؤ۔ وہ خود دریافت کرینگے۔ اسکی جرأت و مردانگی کا سارا حال بیان کر دینا ایسا نہو کہ تم اپنی بدنامی کے خیال سے سب حال نہ بیان کرو۔ اچھا مین خود چلونگا۔ آؤ میرے ساتھ چلو"

سب کے سب چلے جاتے ہین

## چوتھا سین

اہل کیسٹل کے سپہ سالار کا خیمہ

یوسف پابزنجیر کھڑا ہے۔ اور مسیحی سپاہی گھیرے ہوئے ہین

**سپہ سالار** "تو یہ شخص بڑا شجاع ہے بہت سے سپاہی اسکے ہاتھون نذر اجسل ہوئے تمھاری گرفتاری بھی حیرت کی بات ہے"

بھلا بتاؤ تو سہی کہ تمھارے ہاتھ سے ہمارے کسقدر سپاہی قتل ہوئے ہون گے"

**یوسف** "مین نے بھی شمار کرنیکا قصد نہین کیا ہزارون مارے گئے ہون گے" اسلیے کہ ابتدا" اکثر لڑائیون مین بھی شریک تھا۔ اور مین نے جب حملہ کیا سیکڑون کا

خاتمہ کردیا"

سپہ سالار" باوجود اس بہادری کے تم کیونکر گرفتار ہو گئے"

یوسف" قسمت اور کس کا نام لون۔ آپ ہی خیال کر لیجئے کہ جبتک ایک شخص تن تنہا ہزارون سوارون کے گروہ مین پھنس جائے اسکے شر کی کون صورت ہو سکتی ہی افسوس

ایک آہ سرد کھینچتا ہے۔

سپہ سالار" لیکن اگر تم ایسے ہی بہادر ہو جیسا کہ مین سنتا ہون تو اسقدر پریشان اور متفکر کیون ہو۔ تمسے بہادر موت سے تو ہرگز نہ ڈرنا چاہیئے۔ گرچہ تمھاری نوجوانی پر مجھے بھی افسوس آتا ہے"

یوسف" نہین مین موت سے نہین ڈرتا ہون"

سپہ سالار" اپنا حال تو بتاؤ کہ تم کون ہو۔ یہ تو یقین ہی کہ تم کسی معزز نسل سے ہو۔ اور اپنی قوم و ملک کے نامور لوگون مین ہو مگر یہ تو معلوم ہو کہ کون شخص ہو۔ اور کس عہدے پر مامور تھے"

یوسف" بس اسی قدر کہ عیسائیون کا جانی دشمن ہون اور کیسٹل والون کے حق مین کبھی ملک الموت کا اثر رکھتا تھا۔ اسلامی افواج غرناطہ کا ایک سپاہی ہون اسکے سوا اور کچھ نہین۔ مگر افسوس قسمت نے زندگی بھر ایسی نامرادیون مین مبتلا رکھا کہ میری موت پر چاہے مجھے ترس نہ آئے لیکن آہ! میرے سوگوار دل پر ہر ایک کو ترس آئیگا!"

سپہ سالار" نہین یہ بتاؤ تم کس کے بیٹے ہو اور کس عہدے پر مامور تھے۔ اور ہان یہ بھی کہہ کن نامرادیون کی حسرت تمھین بیتاب کیے ہوئے ہی۔ تمھاری وضع اور تمھارے لباس سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ کسی معزز نسل سے ہو"

یوسف" نہین یہ نہین ہو سکتا کہ اپنے ساتھ مین اپنے خاندان کو بھی بدنام کرون۔ اور میری حسرتون سے ان لوگون کو کیا علاقہ جو ظالم ہین۔ اور جنھین ہماری مصائب کا کوئی لحاظ نہین۔ بس مین وہی ہون جو ہون۔ زیادہ پوچھنا بیفائدہ ہی۔ ہان عیسائی اسقدر خوش ہو لین کہ ایک عمدہ شکار ہاتھ لگا"

رونے لگتا ہی

سپہ سالار" تمھاری کمسنی تمھاری شجاعت اور تمھاری اخلاقی لیاقت یہ سب چیزین تمھاری

سفارش کرتی ہین تمھین قتل کرکے شاید ہم لوگون کو اتنی خوشی نہ ہوگی جتنا کہ صدمہ ہوگا اور یہ تمہاری مجموعی اوصاف ایسے ہین کہ بار بار میرا جی چاہتا ہے کہ تمھارے حالات خود تمھاری زبان سے سنون - کاش تمھین میرے قول کا اعتبار ہو جاتا تو مین کیا کہ جو الفاظ تمھاری زبان سے نکلین گے - وہ اور کسی کے کان تک نہ پہونچینگے اگرچہ یہ مسلم ہے کہ تمھاری یہ گرفتاری اس عزت کے ساتھ ہوتی ہے کہ اس سے تمھارا خاندان اور نیکنام ہوگا - مگر پھر بھی اگر تمھین اسکی بدنامی کا خوف ہے تو مین اقرار کرتا ہون کہ اور کسی کو خبر نہوگی "

یوسف " درد کے بیچ مین مثل مشہور ہے " افسردہ دل افسردہ کند انجمنی را " میری داستان غم ایسی نہین کہ سنے اور اسکا دل باش باش نہ ہوجاے - اگر آپ میرا حال سینگے تو آپ کے دل کو بھی صدمہ ہوگا - اور مین نہین چاہتا کہ جان دیتے وقت ایک اور دل کو حسرت مند بناؤن "

سپہ سالار " نہین نہین تم بیان کرو - مجھے تمھاری داستان سننے کا بہت شوق ہے اس اشتیاق مین مجھے زیادہ نہ پریشان کرو "

یوسف " مین غرناطہ کے ایک قاضی کا بیٹا ہون - اگرچہ میرا بچپن سپہگری کی تعلیم مین نہ صرف ہوا مگر عربی خون اور قریشی نسل کے مجھہ مین شجاعت کا مادہ ضرور پیدا کر دیا تھا غرناطہ ہی کے ایک اور شریف قاضی کی بیٹی پر مین عاشق ہوا اس لڑکی کا نام صفیہ ہے آہ ! پیاری صفیہ تیری حسرت اور تیری آرزو قبر مین لیجاؤنگا - اور قیامت تک میرے دل سے نہ نکلے گی - ابتدا اس لڑکی نے میری الفت کا بالکل خیال نہ کیا - اور آخر یہ شرط کی کہ نصارا اور اہل کیسٹل کے مقابلہ مین ناموری دکھاؤن - مجھے پہلا عشق کا سبق یہی ملا - اور میری سپہگری کی تعلیم کی گویا یہی ابجد تھی - مین نے اسی نازنین اوسی حور وش کے کہنے سے تلوار باندھی اور اسلحہ جنگ سے آراستہ ہو کر تم لوگون کا مقابلہ شروع کیا - بہت سے میدانون مین مینے عیسائیون کو فاش زکین دین - اور سیکڑون اہل کیسٹل کو خود اپنے ہاتھون سے قتل کیا - مگر تقدیر ہی بگڑی ہوئی تھی مین کیا بنا لیتا

سپہ سالار " تمھارا نام یوسف ہے "؟

یوسف" ہان میراہی نام یوسف ہی۔ غرناطہ مین ہمین ان دونون بہت مشہور ہون
سپہ سالار" اوہوہ! تمہاری جرأت وشجاعت کی تو مین بھی تعریف سن چکا ہون۔
تمہین ہو! بڑے شخص ہو۔ پھر کیون نہ ایسی شجاعت ظاہر ہو ہان۔ پھر آگے کیا ہوا"
یوسف" سردار موسیٰ کے مارے جانیکے بعد میرے دل مین بھی قومی یا وطن کی محبت کا
ایسا جوش پیدا ہوا کہ مین نے ارادہ کیا کہ تم ہی لوگون سے لڑکے مرجاؤن۔ مگر آہ
پیاری صفیہ اب مجھ سے زیادہ میری شیدا ہے وہ میدان جنگ مین آئی اور نہ پردستی
مجھے پھیر لے گئی۔ لیکن اس مرتبہ مین سخت زخمی ہوا تھا۔ واپس آنیکے بعد صفیہ کے
والد نے بھی منظور کر لیا کہ اپنی بیٹی میرے عقد مین دے دین آہ! ہر طرف سے امیدوار
ارزو قریب معلوم ہوتی تھی مگر افسوس میرے پاس روپیہ نہ تھا کہ مین شادی کا کچھ سامان
کر سکتا مین پریشان ہو کے گھر سے نکلا اور اسی فکر مین تھا۔ کہ سامنے سے تمہاری
سوار نظر آئے جو غرناطہ کی دولت لوٹے لیے آتے تھے مین نے ان پر حملہ کر دیا تا کہ ان
کو پسپا کر دون اور جو کچھ دولت ان کے پاس ہو اسکو چھین کے اپنے کام
مین لاؤن"
آہ! صفیہ سے مین نے وعدہ کیا تھا کہ اب اگر عیسائیون کے مقابلہ کو نکلاون گا تو اس سے
اجازت لے کے۔ مگر بدقسمتی سے گرفتار ہو گیا۔ اور اسے خبر نہین کہ میری
مصیبت پر وہ آنسو بھی بہائے۔ ہائے! آج کی تاریخ بلکہ یہی وقت
نکاح کے لیے مقرر ہے"
وہان لوگ جمع ہون گے اور میرا انتظار کر رہے ہون گے"
پیاری صفیہ وصل کی خوشیون مین ہوگی منتظر ہوگی اور اسکا دل گواہی دے رہا ہو گا
کہ مین آیا چاہتا ہون۔ مگر اگر مین مار ڈالا جاؤن تو شاید میری روح آزادی
پاکے اسکی زیارت کو جاسکے۔ بس اب آپ عنایت کرین اگر حکم دین کہ مین جلدی
قتل کیا جاؤن۔ آپ کو حیرت ہوگی کہ مین باوجود اسکے کہ ایک بہادر شخص ہون
ہر بات پر رو کیون دیتا ہون اس کی وجہ یہی ہے کہ افسوس
پیاری صفیہ کے دل کو بڑا صدمہ پہونچے گا۔ جب وہ میرے مرنے کی
خبر سنے گی۔ اور اسی بیقراریون کا خیال کر کے مین بیتاب ہو جاتا ہون

اور میری آنکھوں سے بے اختیار آنسو نکل پڑتے ہیں ''

سپہ سالار ''بیشک تمہاری داستان عجیب ناک داستان ہی مگر یہ تو تم جانتے ہو کہ سپہ سالار شخص کو پاس کے چھوڑ دینا حماقت ہی نہیں اپنی بادشاہ کی نمکحرامی بھی ہے یہ کو کسی طرح ممکن نہیں کہ ہم تمکو چھوڑ دین ''

یوسف ''میں ان لوگون میں نہیں جو موت سے ڈرتے ہیں - آپ مجھے بیشک قتل کر ڈالئے اور جسقدر شکل سمجھئے ستا کر مجھے بھی ان عذابون سے نجات دلیے میں رہائی کی آپ سے درخواست بھی نہیں کرتا ہون ''

سپہ سالار ''جب یہ فیصلہ ہو گیا کہ ہم تم کو کسی طرح چھوڑ نہیں سکتے تو تمہین دفع کرا اور کیا تدبیر کی جائے ''

یوسف ''تدبیر نہیں اور میں تو کہہ چکا موت سب سے اچھی تدبیر ہے ''

سپہ سالار ''تم میں سچی اور شریفانہ شجاعت ہو جس سے یقین ہو کہ تم قول کے بھی سچے ہو گے اگر تم پھر یہاں چلے آتے اور خود اپنے تئین گرفتار کرا دینے کا وعدہ کرو تو یہ ہو سکتا ہو کہ ہم آج رات بھر کے لئے چھوڑ دین کہ جاؤ اور جا کے اپنی معشوقہ سے رخصت ہو آؤ - لیکن تمھین مضبوط اقرار کرنا ہو گا کہ غائب نہ ہو جاؤ گے ''

یوسف ''اگر آپ کو میرے غائب ہو جانیکا اندیشہ ہی تو آپ مجھ چھوڑ کیون دیتے ہیں ''

سپہ سالار ''بیشک اندیشہ ہی مگر اس صورت مین یہ اندیشہ نہ رہیگا جب تم واپسی کا اقرار کر جاؤ گے کیونکہ ہماری خیال میں تمسا شجاع اور شریف آدمی جھوٹا اور وعدہ فراموش نہیں ہو سکتا ''

یوسف ''مگر''

کچھ سوچنے لگتا ہی

سپہ سالار ''غور اور فکر کیسی - اگر تم وعدہ کرو تو ہم تمکو بھی رہا کر دین مگر صرف ایک شب کیلئے ''

یوسف ''اچھا مین عہد کرتا ہون کہ ضرور چلا آؤن گا ''

سپہ سالار ''اب ہمین تمہارے رہا کر دیتے مین کوئی عذر نہیں - جاؤ اپنی معشوقہ سے ملو اور صبح کو رخصت ہو کے چلے آؤ ''

یوسف چھوڑا جاتا ہی - اور طرف چلا جاتا ہے ''

## پانچواں سین

زینب کا مکان - بیرونی حصہ

**قاضی ابو یحییٰ** - مروان بن عثمان - یزید بن ہرثمہ محمد بن زکریا شیخ وقت بیٹھے ہین

**محمد بن زکریا** "قاضی ابو یحییٰ سے "شاید آپ مجھے وقت سے کسی قدر پہلے بلالائے۔ یوسف کا ابھی تک پتہ نہین - آخر ہم لوگون کو کب تک انتظار کرنا پڑیگا ؟"

**ابو یحییٰ** "یوسف کے اسوقت تک نہ آنے پر مجھے خود حیرت ہے - نہین معلوم کیا اتفاق ہوا کہ وقت معین سے دو گھنٹے زیادہ گذر گئے ہین - اور ابھی تک نہین آئے - مین جانتا ہون کہ کسی ایسے ہی کام پھنس گئے - ورنہ انکو تو کوئی معمولی چیز نہین روک سکتی تھی"

**مروان بن عثمان** "قاضی صاحب آپ بڑے خوش نصیب شخص ہین - خدا اس عقد مین برکت دے یوسف کی ناموری اب ہسپانیہ عظمیٰ کے حدود سے باہر نکل گئی"

**یزید بن ہرثمہ** "مجھے تو حیرت ہے کہ معاملہ کیون منعکس ہوا - اور اہل اسلام پر زوال کیون آگیا - اس سے کہ یوسف کے ایسے اولو العزم شخص کے لیے اندلس ہی کی سر زمین جولان گاہ نہین رہ سکتی ایسے شخص کو ممالک فرنگ کی تمام سرزمین طے کرنا چاہیے - خدا جانے ہماری کیا شامت اعمال ہے کہ اس فخر غرناطہ کی دیوارون سے باہر قدم نہین نکل سکتا"

**محمد بن زکریا** "ہان یوسف سپہگری کا حال مین نے سنا ہے کہ اس نے سرزمین ہسپانیہ کو افرنجیون کے ہاتھ سے بچانے مین بڑی گرمی سے داد شجاعت دی"

**یزید بن ہرثمہ** "جناب مولانا مین تو اکثر لڑائیون مین یوسف کی شجاعت کا تماشہ دیکھ چکا ہون - حقیقت مین ایسی شجاعت نہ دیکھی ہے اور نہ سنی ہے ایک نوجوان ناتجربہ کاری کے عام الزام کے ساتھ ایسا بہادر اور شجاع ہو بڑی حیرت کی بات ہے آپ ملاحظہ فرمائین کہ یوسف نے جب دشمنون پر حملہ کیا ہے - ان کی صفین الٹ گئی ہین - اور وہ بجلی کی طرح اون کے افسر کے

خیمہ تک اس تیزی سے پہنچ گیا ہر کہ کیا موافق اور کیا مخالف ست عش عش کرگئو ایک بار یوسف نے کچھ ایسی ساحرانہ پھرتی سے دشمنون نے سردار فوج کا سر کاٹ لیا ہو کر شکست کھا چکنے پر مسلمان غالب ہوگئے اور ایک دم زدن مین تمام عیسائیون کو کاٹ کے ڈالدیا۔ اس قسم کی شجاعت تو قصہ کہانیون مین بھی کم سنی گئی ہے۔

محمد بن زکریا۔ "سبحان اللہ! سبحان اللہ!!

مروان بن عثمان۔ "انہین اوصاف کے خیال سے مین تو قاضی صاحب کو مبارکباد دیتا ہون۔ آپ کی صاحبزادی سے زیادہ کون خوش قسمت ہوگا جسکو ایسا نامور نوجوان اپنے عقد مین قبول کرے۔"

یزید بن مہر نفقہ۔ (مروان کے کان مین چپکے سے) "مگر مین نے تو سنا ہر کہ یوسف کسی اور لڑکی پر عاشق تھا۔ اور اس لڑکی ہی نے یوسف کو لڑائی پر آمادہ کیا۔ یوسف قاضی صاحب کی بیٹی سے عقد کرنے پر کیونکر راضی ہوگیا ہے!"

مروان۔ "تم اس لڑکی کو جانتے ہو جس پر یوسف عاشق تھا۔ اگر یوسف اس لڑکی سے اب بدعہدی کی تو بیشک وہ بیوفا شخص ہے۔"

یزید۔ "اس لڑکی کو تو مین نہین جانتا۔ مگر یہ تو آپنے بھی سنا ہوگا کہ یوسف کو غرناطہ کے کسی دوشیزہ ہی نے لڑائی پر آمادہ کیا ہے۔"

مروان۔ "ہان یہ تو مین نے بھی سنا تھا۔ مگر یہ کیونکر معلوم ہوا کہ وہ کوئی اور لڑکی تھی کیا عجب کہ قاضی صاحب کی صاحبزادی پر عاشق ہوا اور اسی نے یہ شریفانہ امتحان لیا ہوے۔"

یزید۔ "لیکن اگر یہی لڑکی ہوتی تو یوسف آنے مین انتظار نہ دکھلاتا ظاہر ہے کہ معشوقہ کا شوق عاشق کو ہر گھڑی بیتاب رکھتا ہے۔"

مروان۔ "ہان تمہارا یہ خیال صحیح ہر۔ اور کیا عجب کہ یوسف ٹال جائے اور نہ آئے۔ شاید قاضی صاحب نے ولا نبا دے کے اور پھسلا کے اوسے راضی کر لیا ہوگا اور عین وقت پر یوسف اب ٹالنا چاہتا ہے۔"

محمد بن زکریا ”آپ لوگ کیا باتین کر رہے ہین ؟ آواز بلند گفتگو کیجئے کہ ہماری بھی دلچسپی ہو“
یزید ”کچھ نہین یہی ذکر تھا کہ غرناطہ پر کیسی تباہی آئی اور عام طور پر لوگ کس مظلومیت سے خانمان برباد ہوے جاتے ہین“

محمد بن زکریا ”جی ہان یہ ہم لوگونکی شامت اعمال ہے – اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ جب ہم لوگون مین عیش و عشرت کا بازار گرم ہوا ہماری نیتیون سے وہ خلوص دینی نکل گیا تو خدا نے بھی وعدہ پورا کیا۔ اور ہماری ساتھ وہی کیا جو پروردگار عالم ہر عشرت پسند قوم کے ساتھ کرتا رہا ہے“

قاضی ابو یحیی ”جناب ہم لوگون کو تو کچھ معلوم ہی نہین ہوتا۔ کیونکہ اپنے گھرون مین چھپے بیٹھے ہین اور شاید شرافت کے پاس سے یا کسی مصلحت سے ہمسے چندان تعرض بھی نہین کیا جاتا۔ اگر کسی وقت آپ شہر کی دو ایک سڑکونکی سیر کرین تو معلوم ہو کہ ہر طرف کیسی تباہی برس گئی ہے آج مین گھڑی بھر کو باہر نکلا تھا۔ افسوس اسمین بھی دھوکا ہوتا تھا کہ یہی ہمارا غرناطہ ہے یا کوئی اور شہر ہے“

محمد بن زکریا ”افسوس! صد ہزار افسوس! غرناطہ پر قیامت آگئی (ہاتھ اٹھا کر) الٰہی اب اپنے بندون پر رحم کر! ان مین سب خرابیان ہین – نا شکرے گنہگار ہین مگر اتنا ضرور ہے کہ سب مسلمان اور سب تیری توحید کی شہادت دیتے ہین۔ اب انکی حال پر رحم کر“
سب لوگ ملکے ”(بآواز بلند) آمین! آمین!!“

محمد بن زکریا ”یہ بہت برا ہوا دیکھیئے کیا انجام ہوتا ہے۔ عیسائی لوگ مسلمانونکے قدیم دشمن ہین اب انکو اپنی آرزوئین پوری کرنیکا موقع ہے مسلمانونسے وہ بہت بری طرح انتقام لینگے“
یزید ”جی ہان۔ اب تو ہم انکی رعایا ہین – وہ جیسا برتاؤ چاہین ہمارے ساتھ کرین چاہین سب کو قتل کر ڈالین اور چاہین فیاضی اور رحمدلی سے کام لے کر چھوڑ دین“

قاضی ابو یحیی ”مگر ہمنے اپنی حکومت کے زمانہ مین عیسائیون کے ساتھ بہت اچھا برتاؤ کیا وہ ہمارا کوئی ظلم نہین ثابت کر سکتے – یہ اور بات ہے کہ لڑائی کیلیے جب ہم حدود فرانسہ پر چڑھ گئے تو ہم نے ان کے سپاہیون کو بیدریغ قتل کیا۔ لڑائی کے وقت سبھی ایسا کرتے ہین – دیکھنا تو اس امر کا ہے کہ جب انکے

کرتے ہین دیکھنا تو اس امر کا ہے کہ جب انکے ملک پر ہم حاکم ہوگئے اور رعایا کو امان دیدی گئی اسکے بعد ہم نے ظلم نہین کئے"

**محمد بن زکریا**" اب تو جو وہ کہین وہی سچ ہی۔ اگر ہم نے کوئی ظلم نہ بھی کیا تو بھی اگر وہ کہین تو ہم ہر طرح ظالم ہین"

**یزید**" میرے نزدیک تو موسیٰ کی راے صحیح تھی سب مسلمانون کو لڑکے مرجانا چاہیے تھا"

**مروان** اب تو سب کہین گے مگر جسوقت موسےٰ نے یہ تقریر کر کے قصر حمرا مین چارون طرف دیکھا تھا اسوقت سب کے سر جھکے ہوے تھے اور ایک بھی نہ تھا جو اسکا ساتھ دینے پر آمادہ ہوا ہو"

**محمد بن زکریا**" (اکتاکر) اب تو بہت دیر ہوئی۔ قاضی صاحب بھی اسوقت ضرورت بھی ہے اور یہ زمانہ ایسا بھی نہین ہے کہ ہم لوگ گھر سے زیادہ دیر تک غائب رہین تمام شہر لٹ رہا ہے۔ بہتر ہو اگر اسوقت مجھے آپ اجازت دین۔ اور وعدہ کرتا ہون کہ آپ جسوقت بلائین گے پھر حاضر ہو جاونگا"

**مروان**" ہان میرے نزدیک بھی یہی مناسب ہے۔ ہم لوگ بیٹھے تو یہان ہین۔ خوف لگا ہے کہ کہین ہمارے گھر نہ لٹ گئے ہون۔ اب اسوقت آپ صاحبون کو رخصت کر دیجیے۔ اگر یوسف آجائین تو پھر بلا لیجیے گا"

**قاضی ابو یحییٰ**" تھوڑی دیر انتظار کیجیے۔ مین ایک ہی دفعہ تکلیف دینے سے زیادہ نادم ہون۔ دوبارہ قدیم رنجہ کی تکلیف دی تو اور زیادہ گستاخی ہو گی"

**محمد بن زکریا**" ہم لوگ آپ کے خادم ہین جب فرمایئے گا حاضر ہونگے تکلیف کیسی آپکی خدمت حاضر ہونا ہمارے لیے موجب فخر ہے"

یوسف آجاتا ہے بہت ملول اور چہرہ اترا ہوا ہے

**محمد بن زکریا**" مرحبا۔ آپنے تو آج بہت انتظار دکھایا۔ مزاج تو اچھا ہے"

**یوسف**" الحمد اللہ"

**محمد بن زکریا**" لیکن آپ اسقدر افسردہ اور ملول کیون ہین و آپکا چہرا اترا ہوا ہے رخسارون

پرحسرت برس رہی ہے! فرمایئے تو کیا ہوا کیا۔ آخر آپ کو صدمہ کس بات کا ہے مسرور ہو جیئے کہ آپ کی شادی کا وقت ہے۔ اس وقت انسان کو خندہ پیشانی اور مسرور رہنا چاہیے "

**یوسف** " اسکو کیا کرون کہ قسمت برسر عداوت ہے۔ افسوس آپ کو بیفائدہ تکلیف ہوئی۔ اور پھر میرے انتظار مین اور زیادہ وقت ضائع ہوا۔ مگر اب مین نہایت ندامت سے گذارشش کرتا ہون کہ افسوس اسوقت مین معذور ہون۔ آج عقد نہین ہو سکتا کل یا پرسون پھر دیکھا جائیگا "

**قاضی ابو یحییٰ** " (حیرت سے) کیون ؟ آخر معلوم تو ہو کہ کون ایسا سبب مانع ہے۔ ہم لوگ اسکے دیکھنے کی کوشش کرینگے "

**یوسف** " (آہ سرد کھینچ کے) آپکی کوشش سے کچھ نہین ہو سکتا۔ تقدیر سے لڑنے مین جس طرح بے دست و پا ہون آپ بھی ہین "

**قاضی ابو یحییٰ** " اچھا تو پہلے اندر آؤ۔ پھر جو مناسب ہو کرنا "

**یوسف** " جناب قاضی صاحب۔ یہان وہان سب جگہ برابر ہے آپ سب صاحبونکو اب بیکار تکلیف دینے سے کیا فائدہ! یہ مین سچ عرض کرتا ہون کہ تھوڑی دیر کے بعد جب مین اصل حال عرض کرون گا۔ تو آپ بھی تسلیم کرلین گے کہ اس وقت نہ ہونا ہی ضروری تھا۔ بلکہ آپ خوش ہونگے کہ خوب ہوا جو نکاح نہوا۔ اب آپ سب صاحبون کو رخصت کر دیجیے بیکار تکلیف دینے سے کیا فائدہ "

**مروان** " (یزید کے کان مین) مین نے کہا تھا نہ۔ یوسف کسی اور لڑکی پر عاشق ہے قاضی صاحب مارے باندھے جاتے ہین کہ اپنی بیٹی اس کے گلے باندھ دین "

**یزید** " ہان۔ شائد۔ مگر یوسف کی افسردگی سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی اور مضمون ہے اب خدا جانے کیا بات ہے۔ کچھ سمجھ مین نہین آیا۔ جو کچھ ہو گا دو چار روز مین معلوم ہی ہو جائے گا "

**قاضی صاحب** " اچھا آپ لوگون کو تکلیف دینے پر مین نادم ہون۔ اب چونکہ یہان کوئی کام نہین رہا لہذا اگر آپ چاہین تشریف لے جائین "

قاضی صاحب ۔ (دل مین) کیا بات ہے کچھ سمجھ مین نہین آتا - کیا یوسف کو انکار ہے ؟ مگر اسکا تو یقین نہین آتا - عشق مین ایسا نہین ہوتا - مگر ہان شاید اُسکی طبیعت بدلگئی ہو - افسوس میری صفیہ پر بڑا ظلم ہوا - جسوقت وہ سُنے گی کہ یہ سب لوگ پھیر دئے گئے تو اُسکے دلپر کتنی بڑی چوٹ لگے گی مین بھی اندر چلون شاید معلوم ہو کہ یوسف نے کیون انکار کر دیا مگر ابھی جانا مناسب نہین صفیہ خود یوسف سے پوچھے گی - اور میرے سامنے اُس سے پوچھا نہ جائیگا - اچھا ذرا مین گھر ہو آؤن صفیہ کی ماں کو زبردستی مین نے وہین رکھا - وہ بیٹھی گھبراتی ہون گی - منتظر ہونگی کہ مین انھین مبارکباد دون اور صفیہ کے نکاح کی خوشخبری سناؤ اگرچہ مین اُنھین ایک صدمہ ہی پہنچاؤن گا "

مگر جانا چاہیے کہ کیسٹل والون نے لوٹ نہ لیا ہو "

اُٹھ کے چلے جاتے ہین

## چھٹا سین

زینب کا مکان اندرونی حصہ

زینب اور صفیہ بیٹھی ہین

زینب ۔ (صفیہ سے) بیٹی کوئی گھبرانے کی بات نہین - یوسف اب آتے ہی ہونگے کسی کام مین پھنس گئے ہون گے - وہ خود دیر نہ لگاتے "

صفیہ ۔ یہ تو مین جانتی ہون کہ اُن سے جہان تک بنے گا جلدی ہی آجائینگے مگر ایسا نہ ہو یہ لوگ بیٹھے بیٹھے اُکتا کے چلے جائین مجھے اور کسی کا خوف نہین فقط اپنی قسمت سے ڈرتی ہون - سب طرف سے آرزو پوری ہونے کی اُمید ہے میرا یوسف بھی مجھ سے موافق ہے - مگر مجھے اُسی قسمت سے ڈر معلوم ہوتا کیون زینب وہ نہ آئے تو کیا ہو ؟ "

زینب " کیسی باتین کرتی ہو - اور اپنے ساتھ مجھے بھی سڑن بنائے دیتی ہو

نہ کیون آئینگے - یہین رہتے ہین - یہی مکان ہی نہ آئینگے تو جائینگے کہان ؟"
**صفیہ** " اچھا تو پھر دیر کیون لگی - مین نہ مانون گی - میری قسمت نے کوئی نیا شگوفہ چھوڑا "

**زینب** " صفیہ - مین تمہین اتنا خفقانی نہین جانتی تھی - ہزار سمجھاؤ کسیطرح سمجھ ہی مین نہین آتا - وہ انسان کیا جس مین ذرا تحمل نہ ہو - اب تم ایسی ننھی بھی نہین ہو کہ بُرا بھلا نہ سمجھو - کہدیا آتے ہونگے - کسی دوست یہان باتون مین دیر شاید آگئے - (دُکان اکالنا) ہان آگئے - باہر لوگون سے باتین کر رہے ہین = وہ کیا آواز آرہی ہے -
**صفیہ** " (دل مین خوش ہوکر) اب جان مین جان آگئی - زینب سنو دیکھو کیا باتین کرتے ہین "

**زینب** " اب شرمیلی بنکے بیٹھو - تھوڑی دیر مین لوگ پوچھنے آئین گے دیکھا جائیگا "
**صفیہ** " تقدیر ہی نے مجھے بے شرم بنا دیا - اب شرم کہان جب آئینگے دیکھا جائیگا "
**زینب** " چلو وہان چلکے بیٹھو - اب یہان ٹھہرنا تمہین مناسب نہین ہے تمہارے ابا جان ہی آجائین تو اپنے دل مین کیا کہین گے "
" اچھا - چلو - مگر مجھ سے تو نچلا نہ بیٹھا جائے گا - جبتک کہو گی مارے باندھے بیٹھی رہونگی "

**زینب** " نہین تمھین شرم کی ادا سے بیٹھنا چاہیے "
**صفیہ** " ہان - ہان بیٹھی رہونگی - مگر کہین وہ آئین تو "
**زینب** " تم چپ رہو اب زیادہ باتین نہ کرو "

زینب صفیہ کو ایک مقام پر خاموش بٹھا دیتی ہی اور صفیہ گردن جھکا کے بیٹھتی ہے "

**صفیہ** " زینب ابھی تک کوئی نہین آیا! اب کبتک مُنہ بند کئے بیٹھی رہون "
**زینب** " آتے آتے آئینگے - آخر وہان بھی تو تھوڑا بہت کام ہے گھبراؤ نہین "
**صفیہ** " تم کسی تدبیر سے بُلا لو کہ جلدی آئین "
**زینب** " اب آیا ہی سمجھو - باہر سلام علیک کی کئی آوازین آئینا - ہان ادہر کوئی آیا ہوگا - (کچھ آہٹ پاکر) لو صفیہ سنبھلو دیکھو تم نے بلو بچنے شاید کوئی

نہین وہ تو خود یوسف ہے" (حیرت سے) یوسف تم کیون سے چلے آئے۔ ہا! نکاح سے فراغت ہو لیتی تو آتے"

**یوسف** " افسوس! زینب اب نکاح نہین ہو سکتا۔ ایسی قسمت کہان۔ آہ بھلا میری آرزو اور پوری ہو"

**صفیہ** " کیا۔ آخر کیا ہوا؟ ہائے مین تو پہلے ہی گھبرا رہی تھی۔ خدا کے لئے جلدی کہو۔ زیادہ صبر کی طاقت نہین ہے"

**زینب** " اور ہان تمھاری یہ حالت کیا ہو رہی ہے۔ چہرے پر ہوائیان چھٹ رہی ہین منہ ذرا سا نکل آیا ہے۔

**یوسف** " آہ! اس کا حال نہ پوچھو۔ قسمت نے ترس کھانے جو اتنی اجازت دیدی کہ تم سے ملنے آیا ہون یہی غنیمت سمجھو۔ بس اب رخصت۔ اور مجھے یہ خیال کرکے رخصت کرو کہ اب کبھی نہ ملون گا"

**زینب** " کیا کہتے ہو۔ کچھ اس طرح کہو کہ سمجھ مین آئے۔ میری سمجھ مین تو کچھ نہین آتا۔ آخر کیا ہوا کیون اسقدر مایوس ہو؟

**یوسف** " پیاری صفیہ! زینب! تم دونون سُن لو کہ اب مین آزاد شخص نہین ہون۔ مجھ پر اب میرا اختیار نہین۔ جن عیسائیون کے ہاتھ مین قید ہون اب اُن کا غلام ہون افسوس! اب آزادی کہان" روئے لگتا ہے

**صفیہ** " (بیتاب ہوکر) یوسف! میرے یوسف! کیا ہوا کیا! عیسائیون سے تم سے کیا تعلق اُن ظالمون سے کیا علاقہ! میری سمجھ مین خاک بھی نہین آیا کہ تم کیونکر عیسائیون کے غلام ہوئے؟

**یوسف** " پیاری صفیہ طمع نے مجھے خراب کیا۔ غرناطہ کی سڑکون پر مین سیر کرتا چلا جاتا تھا ایک طرف تو میری حسرت غرناطہ کی تباہی و بربادی دیکھ دیکھ کے بڑھتی جاتی تھی دوسری طرف یہ خیال مجھے اور پریشان کئے ہوئے تھا کہ آج شادی کا دن ہے اور میرے پاس ایک پیسہ نہین۔ انھین خیالات مین تھا۔ کہ سامنے سے کیتھلک والون کے کچھ سوار نظر آئے۔ جو لوٹ مار کا بہت سامان لئے چلے آتے تھے۔ مین نے یہ خیال کرکے کہ یہ اسباب اُن

لوگون سے لوٹ مار کے چھین لون گا۔ اُن پر حملہ کر دیا مین نے کئی سوارون کو قتل کیا اور قریب تھا کہ وہ لوگ بھاگ جائین کہ اتنے مین اُن کا ایک پورا رسالہ آ گیا۔ مجبورًا مین نے سب سے مقابلہ کیا اور بڑی دیر تک اُن لوگون کو قتل کرتا رہا۔ آخر زخمی بھی ہوا۔ اور عیسائیون نے کمند ڈال کے مجھے گرفتار بھی کر لیا۔ پیاری صفیہ! اتنی خطا تو ضرور ہے کہ بے تم سے پوچھے مین نے اُن پر حملہ کر دیا۔ مگر اب تو جو قسمت ہونا تھا ہُوا۔ صفیہ۔ اس طرح مین گرفتار ہوا۔ اور میری آزادی چھین گئی۔ اور اسطرح مین عیسائیون کا قیدی بنا۔ اور میرے گلے مین غلامی کی رسی ڈال دی گئی۔ اُن سوارون نے مجھے عیسائیون کے سپہ سالار کے سامنے پیش کیا وہ شخص بڑا رحمدل تھا۔ میرا حال سُنکے اُسے مجھ پر ترس آ گیا اور نہایت رحمدلی سے مجھے اجازت دی کہ پیاری صفیہ مین تمھاری زیارت کر آؤن اور تم سے رخصت ہو لون۔ اُس نے صاف صاف کہدیا کہ ہم تم زندہ نہین چھوڑ سکتے کیونکہ تم نے ہمارے صدہا آدمیون کو قتل کیا۔ لیکن ہان اتنا ہو سکتا ہے کہ ایک رات کے لئے تمکو اتنی مہلت دیدی جائے کہ اپنی معشوقہ سے جا کے رخصت ہو آؤ۔

**زینب** ”تو اُن لوگون کے سوا حراست کے لئے تمہارے ساتھ آئے ہونگے“

**یوسف** ”نہین مین تنہا آیا ہون۔ عیسائیون کے سردار نے میری بڑی قدر کی اُسنے کہا چونکہ تم مین شجاعت ہے لہذا راستبازی بھی ہو گی۔ حراست کی کوئی ضرورت نہین اگر تم وعدہ کر لو کہ پھر یہان آ کے اپنے تئین قید کرا دوگے تو مین تمکو چھوڑ دون آخر اُسکے کہنے کے بموجب مین نے واپسی کا عہد کیا اور عہد کر کے پیاری صفیہ تمہاری زیارت کو آیا ہون“

**صفیہ** ”(کانپتی ہوی آواز سے) پھر اب کیا ہو گا؟ شاید میری اور تمھاری موت اسی حیلہ سے ہے۔ یوسف کیا اب اُن ظالمون کے ہاتھ سے نجات پانیکی کوئی صورت نہین؟ دیکھو اگر کوئی تدبیر ہو تو بہتر ورنہ صاف کہدو کہ مین اُس شہادت کے لئے تیار ہو جاؤن۔ جو میری یوسف کو نصیب ہو گی! آہ تقدیر نے کسوقت آرزوئین خاک مین ملائی ہین“

**زینب** ”میرے نزدیک تو تم اب نہ جاؤ۔ وہ لوگ کیا کر لین گے۔ لڑائی مین

سب ہی فریب اور حیلہ کرتے ہین۔ دشمن کے ہاتھ سے نجات مل گئی تو اب کیا ضرورت
کہ تم جان بوجھ کے موت کے مُنہ مین چلے جاؤ تم یہین چھپ کے بیٹھ رہو"

**یوسف** " زینب وہ باتین بتاؤ جو کسی معزز آدمی کے کرنیکی ہون۔ ہان یہ سچ ہی
کہ لڑائی فریب ہی کا نام ہے اور دشمن کے مقابلہ مین اُس قسم کے معاملات جائز
ہو جاتے ہین مگر یہ بدعہدی اور قول سے پھر جانا۔ کسی حالت مین نہین جائز ہی۔ یہ
نہین ممکن ہے کہ اب مین صبح کو نہ جاؤن ضرور جاؤن گا۔ یہ جانتا ہون کہ جاتے ہی
قتل ہونگا مگر جاؤن گا ضرور"

**صفیہ** " (یوسف سے لپٹ کر) ہاے! دیکھو قسمت نے میرے اور تمھارے ساتھ
کیسی دشمنی کی! مجھے معلوم تھا کہ درد لاعلاج ہے۔ مگر زبان پر لاتے۔ ڈرتی تھی۔
آہ! جب کبھی کوئی ایسا جملہ میری زبان سے نکلا زینب نے مجھے سڑن بنایا۔ اب
سب کو معلوم ہو گیا ہاے! اب تو کوئی تدبیر نہین ذہن مین آتی۔ یوسف مین یہ
نہین کہتی کہ تم میرے لیے بدعہد بنو اور اپنے دامن مین عہدشکنی کا دھبا لگاؤ۔
لیکن ہان یہ ضرور کہون گی کہ صبح کو مجھے بھی اپنے ساتھ لئے چلو۔ آہ جو میرے
یوسف کا مقتل ہو گا"

**یوسف** " صفیہ! میرے لئے تم اسقدر حیران کیون ہوتی ہو۔ تمہارے والد تمھاری
والدہ تمھارے عزیز و اقارب اور سب سے زیادہ یہی زینب سب تمھارا دل بہلانیکو کافی ہین۔
میری قسمت بُری تھی۔ مین تمھارے قابل نہ تھا۔ اب میرے خیال کو اپنے دل سے بھلا دو
تم تو معشوق ہو۔ اور تم نے سُنا ہو گا کہ حسین اپنے دلدارون کے خیال کو ہمیشہ
دل سے مٹا دیتے ہین میری آرزو ہے کہ تم بھی وہی کرو جو تمھارے حسن و جمال اور
تمھاری اس دلربا صورت کے شایان ہے"

**صفیہ** " بھلا دون! تمھارے خیال کو دل سے بھلا دون! کیونکر بھلا دون! کسی
کو کوئی ایسی تدبیر معلوم ہو تو للہ بتا دے۔ یوسف مین تمھاری عاشق ہون۔
تمھاری صورت بلکہ اُس سے زیادہ تمھارے اوصاف پر فدا ہون۔ اور آہ! تم
چاہو نہ دیکھو لوگ دیکھ لینگے کہ مین تم پر فدا ہو گئی۔

**یوسف** " صفیہ ہم تم مسلمان ہین۔ خدا کے وعدون پر ہمارے دلون کو تقویت ہوتی ہی

تم بھی اُسی کے وعدون پر آسرا لگا کے بیٹھ رہو۔ جس روز وہ مولف القلوب جنت مین ہمکو اور تمکو دونون کو ملائیگا۔ اُس روز مل جائینگے۔ اب اس وقت تم صبر کرو۔ اور مجھے جانے دو کہ عیسائیون کے ہاتھ سے قتل ہو جاؤن "

**صفیہ** " مجھسے تو یہ نہ ہوگا کہ یہان دُنیا مین تمھارا ساتھ چھوڑ دون خدا نے مجھے دل ہی ایسا بے صبر دیا ہے اسکو کیا کرون۔ آخر تم کیون زیادہ اصرار کرتے ہو! مجھے کچھ بھی بھلا معلوم ہوتا ہے کہ تمھارے بعد مین بھی مسیحیون کے ہاتھ سے قتل کر ڈالی جاؤنگی "

**یوسف** " زینب! کچھ تمھین انھین سمجھاؤ "

**زینب** " مین کیا خاک [illegible]ون۔ صفیہ کی طبیعت سے تم بخوبی واقف ہو جب تمھارہی کہنا نہین مانتی تو میرا کہنا کیون ماننے لگی۔ اگر تمھین صفیہ کے ساتھ ہمدردی ہے تو وہی کام کرو جو مین نے کہا کہ اب نہ جاؤ آخر وہ کیا کر لینگے "

**یوسف** " نہین یہ تو نہ ہوگا۔ جو زبان سے کہہ آیا ہون اُس کے خلاف نہ کرونگا "

**صفیہ** " ہان ہان مین یہی کہتی ہون کہ خلاف نہ کرو۔ مین بھی اپنی زندگی سے اب عاجز ہو گئی ہون۔ کمبخت نے گھڑی بھر بھی چین سے نہ بیٹھنے دیا۔ صبح کو تم چلو اور مجھے اپنے ساتھ لیتے چلو "

**یوسف** " یہ مجھسے نہو سکیگا کہ تمکو لیچل کر ایسے ظالمون کے پھندے مین پھنسا دون جو ترس کھانا کیسا کسی کی محبت کا بھی اندازہ نہین کر سکتے "

**صفیہ** " پھر یہ تو ہونا ہی ہی کہ تمھارے بعد مین بھی زندگی سے دست بردار ہو جاؤنگی یہ کبھی خیال مین بھی نہ لانا کہ تمھاری صفیہ تمھارے بعد زندہ بیٹھی رہیگی۔ اور جب یہی ہوگا تو مین بھی اُنھین ظالمون کے ہاتھ سے جام شہادت کیون نہ قبول کرون جو تمھین مجھسے جُدا کرینگے۔ ہان اگر میرا قتل ہونا تم سے نہ دیکھا جائے تو مین اقرار کرتی ہون کہ تمھارے بعد اپنی جان دونگی۔ مگر للہ یوسف مجھے اپنے ساتھ ہی لئے چلو آہ! تم میری التجاؤن کا خیال نہین کرتے ہو اور رات گذری جاتی ہے۔ پہر ہی بھر اور باقی ہے (ہاتھ جوڑ کے) " خدا کے لئے یہ درخواست قبول کرو مین تم سے وعدہ

کرتی ہون اور اس کا وعدہ غالباً تمکو بھی یقین ہو گا - کہ اسکے بعد پھر مین تم سے کسی بات کی درخواست نہ کرونگی "

**یوسف** " (زینب سے) زینب دیکھتی ہو یہ کس قدر پریشان کر رہی ہین ہائے اس امر کو مین کیونکر گوارا کر لون - کہ خدا نخواستہ ان کے ساتھ بھی آہ اسی قسم کا سلوک کیا جائے جیسا سلوک میرے ساتھ کیا جاتا ہے "

**زینب** " افسوس - مین تم دونون کو وہان جانے سے منع کرتی ہون - لیکن ہان اسکا مجھے بھی یقین ہے کہ تمھارے بعد صفیہ ایک گھڑی بھر بھی دنیا مین نہین رہ سکتی - مین اسکی محبت کا خوب اندازہ کر چکی ہون - مین سچ کہتی ہون کہ تم کو اسکی محبت اور اسکی بیتابانہ عشق کی قدر نہین - جتنی محبت اسے تمھارے ساتھ ہے اُسکی عشر عشیر بھی تمھارے دل مین نہین "

**یوسف** " (جھنجلا کر) تم بھی اُلٹے مجھی کو الزام دیتی ہو - یہ میری قسمت! پیاری صفیہ کی محبت کا قدردان مین جب ہوتا جبکہ اُسے قتل گاہ مین لیجا کے کھڑا کر دیتا - ہان ایسی محبت مجھے نہین ہے - اور خدا نہ کرے ہو - چاہے کچھ ہو مجھ سے تو یہ نہ ہو گا "

**زینب** " نہین مین یہ نہین کہتی - آخر تم ہی کیون جاتے ہو؟ جان بچانے کے لیے انسان کیا کچھ نہین کرتا - آسان ترکیب ہے نہ تم جاؤ نہ یہ جائین بکھیڑا کٹا اور تمکو تو اپنی جان اور زیادہ عزیز ہونا چاہیے - کیونکہ ایک نازنین اور شریف لڑکی کی جان بھی اُسکے ساتھ وابستہ ہے "

**یوسف** " کیا کہتی ہو؟ مسلمانون کی جرأت اور سپہگری تو خاک مین مل چلی اب تم چاہتی ہو کہ وفاداری اور اپنے عہد پر قائم رہنے کا جو وصف اب تک اُن مین باقی تسلیم کیا جاتا ہے وہ مٹ جائے؟ اگرچہ اب ادبار کے ہاتھون تمکو اسکے بھی سیکڑون نمونے نظر آ جائینگے - اور ایسے وعدہ فراموش اور جھوٹے مسلمان تم بہت جلد غرناطہ مین پاؤگی مگر مین نہین چاہتا کہ اُسکی ابتدا مجھ سے ہو - مین پھر کہتا ہون کہ اپنے قول سے ہرگز نہ پھرونگا عیسائیون کے سردار سے جو وعدہ کر آیا ہون اُس کو ضرور پورا کرونگا "

زینب " اب تمہین اختیار ہے پھر مجھ سے کیا مطلب۔ تم جانو اور صفیہ مجھے ناحق بیچ مین سمینے سے فائدہ ! مجھے تم دونون سے ایک محبت ہو گئی ہے۔ اسکی وجہ سے دل نہین مانتا اور بے بولے بھی نہین رہا جاتا۔ لیکن اب مجھے کوئی عذر نہین۔ جو تمھارے دل مین آئے کرو "

صفیہ " زینب ! نہین یہ مین بھی نہین پسند کرتی کہ انکے قول مین خدانخواستہ کوئی فرق آئے "

زینب " پھر کیا ہے صبح کو اُنکے ساتھ تم بھی چلی جاؤ "

صفیہ " آہ یہ تو کہتی ہون۔ مگر افسوس یہ نہین مانتے تمہین انھین راضی کردو "

زینب " تم ہی کہو۔ میری بھلا وہ کیون سننے لگے "

یوسف " زینب برا ملننے کی بات نہین۔ یہ میری زندگی کی آخری شب ہے ! اب اس وقت خدا کے لیے خفا نہو۔ مگر ہان اس مین زیادہ اصرار نہ کرو کہ مین غرناطہ مین بدعہدی کی بنیاد ڈالون۔ مین تمھارا انتہا سے زیادہ ممنون ہون۔ مجھپر تمھارے بہت بڑے بڑے احسان ہین۔ خدا کے لیے میری صفیہ کو سمجھاؤ کہ اس اذ بوسے سے باز آئین۔ آہ ! آجکی رات کسقدر چھوٹی ہے۔ تو صبح کو اب ایک ہی گھنٹہ باقی رہگیا "

صفیہ " ہاے اسی سے تو کہتی ہون کہ جلدی اجازت دے دو۔ تاکہ وہان جب آؤن تو بے تمھاری رضامندی کے نہ آؤن "

یوسف " کیا مصیبت کی بات ہے ! کیونکر اور کس دل سے اجازت دون "

صفیہ " اچھا اُسوقت خوش ہو گے جب مین تمھاری اجازت کے بغیر چلی آؤنگی "

یوسف " پھر یہ نہ ہوگا کہ تمکو ایسی ہلاکت کے مقام پر مین اپنے ساتھ لے چلون۔ میرے بعد تمکو اختیار ہوگا۔ چاہنا چلی آنا اور چاہنا یہان زینب سے دل بہلا لینا "

صفیہ " افسوس ! مین یہ چاہتی تھی کہ مرتے وقت میرے دل مین یہ خیال ہو کہ مین نے اپنے یوسف کو ناراض کیا اور اُسکے حکم کی مخالفت کی۔ مگر آہ ! یہ بھی

قسمت مین نہین - یوسف اگر تم چاہو تو مین اس امر مین مطمئن ہو سکتی ہون مگر ہائے کیا کرون تقدیر نے تمھین بھی خلاف کر دیا۔"

**یوسف** "صفیہ تمھاری یہ باتین جلاد خونخوار تلوار سے زیادہ میرے دل مین زخم ڈالے دیتی ہین - اچھا مین تمھین اجازت دیتا ہون کہ میرے بعد تم چلی آنا - مگر میرے ساتھ نہ چلو - آہ ! اب رخصت - صبح ہو گئی - زینب تم سے اب مین ہمیشہ کے لئے جدا ہوتا ہون - پیاری صفیہ ! آؤ - ایکدفعہ بغلگیر ہو لین - ہائے ! ہماری داستان دنیا کو یاد ہو گی اور ہم تم نہ ہونگے"

روسنے لگتا ہے"

**صفیہ** "(آہ سرد کھینچ کے) اتنی جلدی صبح ہو گئی ! آسمان بھی دشمن ہے - آہ عاشقون کو زمین اور آسمان پر کہین کوئی دوست نہین ملتا - پیارے یوسف (گلے مین باہین ڈالکر) پھر اب تم نے اپنے اوپر فدا ہونے کی اجازت دی ہے تو اتنا اور منظور کرو کہ مین تمھارے ساتھ ہی چلون - یہ زندگی کی چند گھڑیان جو باقی رہگئی ہین جدائی مین کیون گذرین"

**یوسف** "نہین صفیہ ! یہ نہ ہوگا ! بس اب بلنے دو - پیاری صفیہ ! اب زندگی کی سب امیدین خاک مین ملتی ہین مجھے امید ہے کہ میری اسوقت کی خطاؤن اور گستاخیون کو تم معاف کر دو گی (ایک نہایت گرمجوشی کا بوسہ لیکر) زندگی بھر مین یہ پہلی خطا ہے اور آہ یہی پہلی بھی خطا ہے۔ اسے معاف کر دینا - اس زیادہ کی جرأت نہین کر سکتا"

صفیہ شرمندہ ہو کے آنکھین نیچی کر لیتی ہے اور وہ رخسارے جھک جاتے ہین جن پر آنسو جاری ہین -

"اب اجازت دو وقت آگیا - جاتا ہون"

صفیہ یوسف کا دامن پکڑ لیتی ہے"

نہین صفیہ مجھے استقلال اور صبر سے رخصت کرو - خدا کی راہ مین جان دیتے وقت جو استقلال کسی مسلمان کو دکھانا چاہیے - اُسی استقلال سے تم بھی کام لو - آہ ! قضا نے اپنا حکم میری بابت لگا دیا - پیاری صفیہ تم مجھے روک نہین سکتی ہو"

صفیہ زار و قطار روتی ہے اور یوسف دامن چھوڑ کے چلا جاتا ہے"

**زینب** ”(کچھ دیر سناٹے مین رہنے کے بعد) بیٹی صفیہ! جانتی ہون کہ اسوقت تمھارا دل تمھارے قابو مین نہین۔ مگر کب تک؟ اب صبر کرو۔ بیٹی خدا تمھین صبر کا اجر دیگا“

”(آنسو پونچھکر) بس اب رو چکین“

**صفیہ** ”زینب۔ اب مین دو تین گھڑی کی مہمان ہون۔ تمھاری ان باتون سے میرا دل اور دکھتا ہے۔ للہ مجھے نہ ستاؤ۔ آہ! اب مین کیا کرون! ہاے! ہاے!“

قاضی ابو یحیی آجاتے ہین اور صفیہ کو اس بیتابی سے روتے دیکھ کر متعجب ہوتے ہین۔

**قاضی ابو یحیی** ”صفیہ! بیٹی صفیہ! کیا ہوا؟ خدا کے لئے بتاؤ تو بیٹی تیرے لئے مین اپنی جان لڑا دونگا اور تیری آرزو پوری کر دونگا۔ ہاے! کچھ زبان سے تو کہو! تجھے روتے دیکھکر میرا کلیجہ پھٹا جاتا ہے“

**صفیہ** ”ابا جان کچھ نہین ہو سکتا۔ آپ ہی کے امکان مین ہوتا تو مین یون نہ روتی اب تو کچھ نہین ہو سکتا! آہ کیا کرون“

**قاضی ابو یحیی** ”زینب خدا کے لیے کچھ تمھین بتاؤ مجھے تو خفقان ہوا جاتا ہے“

**زینب** ”قاضی صاحب حقیقت مین آپ کچھ نہین کر سکتے۔ مین بھی گھنٹہ بھر سے ساکت بیٹھی ہون۔ اور اب آخر مجھے بھی یقین ہو گیا کہ صفیہ کی تقدیر ہی بگڑی ہوی ہے“

**قاضی ابو یحیی** ”(جھلاکر) اوہو! مین یہ کب کہتا ہون کہ تم مجھے تدبیر بتاؤ۔ اپنی اپنی راے سے خبر دو خدا کے لیے یہ تو بتاؤ کہ ہوا کیا۔ آخر ماجرا کیا ہے“

**زینب** ”قاضی صاحب۔ بڑا بھاری قصہ ہے۔ مین کہان تک بیان کرونگی۔ اچھا سنئے۔ یوسف اسوقت رات کو کسی سڑک پر جا رہے تھے کہ عیسائی سوارون نے گھیر لیا۔ اُنھون نے مقابلہ کرکے بہتون کو مار ڈالا اور قریب تھا کہ سب کو بھگا دین۔ اتنے مین عیسائیون کا ایک پورا رسالہ آگیا۔ اور دم بھر مین یوسف کو گرفتار کر لیا۔ کیسٹل والون کے سردار نے یوسف کا احوال پوچھا اُنھون نے بیان کیا تو اسکو ترس آیا۔ اور کہنے لگا کہ اگر تم پھر آکے اپنے تئین قتل کرا دینے کا اقرار کرو تو مین رات بھر کے لئے تمکو چھوڑ دون کہ جاؤ اپنی معشوقہ سے رخصت ہو آؤ۔

اس اقرار پر یوسف آئے تھے۔ اور اسی وجہ سے آتے ہی سب لوگون کو پھیر دیا۔ رات بھر مین سمجھاتی رہی۔ مگر اُن پر نصیحت نہ کارگر ہوئی۔ آخر اس وقت صفیہ کو روتے تڑپتے چھوڑ کر چلے گئے۔ اور وہین گئے ہین۔ جہان یقیناً مار ڈالے جائینگے"

قاضی صاحب حیرت زدہ رہجاتے ہین"

**قاضی ابویحیی** " (کچھ دیر کے بعد) آخر اُنھین جانا ہی کیا ضرور تھا۔ اب اُن ظالمون کے ہاتھ سے نجات مل گئی تھی تو پھر کیون چلے گئے"؟

**زینب** " رات بھر مین یہی بکا کی۔ مگر وہ کیون ماننے لگے تھے۔ اُنھون نے کہا کہ مین وعدہ خلافی ہرگز نکرونگا"

**قاضی ابویحیی** " پھر کیا کیا جائے اُن لوگون کے ہاتھ سے نجات ملنا بہت دشوار ہے۔ اور یوسف کے ایسے شخص کا۔ جس نے ہزارون مسیحیون کو خاک و خون مین ملا دیا۔ اب اُنکے بعد زندگی بیکار ہے۔ مین بھی وہین جاتا ہون۔ دیکھو کیا ہوتا ہے"

قاضی ابویحیی چلے جاتے ہین۔

**صفیہ** " زینب اب میرے چلنے کا وقت بھی آگیا۔ آہ تمکو مین اپنی مان سمجھتی تھی۔ تمھین میرے مرنے کا بڑا قلق ہوگا مگر کسی نہ کسیطرح صبر آہی جائیگا۔ تم میری امان جان کی دلدہی کرنا۔ اور وہ تمھاری دلدہی کرینگی"

زینب چلا چلا کے رونے لگتی ہے"

**زینب** " (ہچکیان لے لے کے) صفیہ! للہ اس ارادے سے باز آؤ۔ آہ۔ کیا کہون۔ مجھے تو سمجھانے کا بھی ہوش نہین رہا"

**صفیہ** زینب پھر یہ کہنا مین بیوفا نہین ہون۔ سارے غرناطہ نے اور تمام نصارا نے جس طرح یوسف کو جوش لڑتے اور جہاد کرتے دیکھا وہی سب آج دیکھلینگے کہ صفیہ بھی ویسی ہی وفادار ہے جیسا کہ اسکا عاشق راستباز تھا۔

بس اب جاتی ہون۔ ٹھیرنے کا موقع نہین ہے"

صفیہ مردانے لباس سے آراستہ ہو کر اور نہایت خوشنمائی سے عربی

عمامہ باندھکر گھر سے نکلتی ہے - زینب اسکے پیچھے روانہ ہوتی ہے -

# ساتوان باب

غرناطہ کے باہر - سپہ سالار افواج کیسٹل کا خیمہ گاہ

سپہ سالار چند افسران فوج کے بیچ مین بیٹھا ہی اور دل مین سوچ رہا ہی

سپہ سالار "(خود بخود) ہان اُسکا کیا نام تھا ؟ یوسف حقیقت مین بڑا بہادر شخص ہے ایسی جرات بہت کم دیکھی گئی ہے - اور پھر لطف یہ کہ ابھی نوجوان ہی - بہادری کے علاوہ اُسکی صورت بھی دلفریب ہی - اسوقت آنے کا وعدہ کر گیا ہی - میرے نزدیک تو وہ ضرور آئے گا - مگر نہ آتا تو اچھا تھا - واقعی دنیا مین بڑے بڑے سنگدل ہین - وہ لوگ بھی ہین - جنھین اُسکی حالت اور صورت پر ذرا بھی ترس نہ آیا - بلکہ میری رحمدلی دیکھکے بادشاہ کی خدمت مین دوڑے گئے - اور وہان دربار مین جڑ دی کہ مین اُس کا طرفدار ہون (ایک کاغذ ہاتھ مین اُٹھاکر) - یہ شاہی حکمنامہ آیا ہے کہ اس عرب نوجوان کی فوراً گردن ماری جائے - ورنہ مورد عتاب شاہی قرار پاؤن گا - کیا کرون - اگر وہ آگیا - تو بڑا غضب ہو جائیگا - اب تو میرے نزدیک اسکی رہائی کی کوئی صورت نہین "

خادم آتا ہی "

خادم "حضور وہ عربی نوجوان یوسف جو کل خود حاضر ہونیکا وعدہ کر گیا تھا حاضر ہوا ہی "

سپہ سالار "افسوس اچھا اُسے میرے سامنے لاؤ "

(خود بخود) " بڑا غضب ہوا - اب اس نوجوان کو کسی طرح نجات نہین مل سکتی - میرا تو ارادہ تھا کہ اسکی راستبازی کا امتحان کرکے چھوڑ دون گا یہان تقدیر نے اور مضمون پیش کر دیا -

خادم یوسف کو لے آتا ہے "

یوسف " حسب وعدہ مین حاضر ہون - اب جو حکم میرے حق مین نافذ کیا جائے -

اُسکی پابندی کے لئے تیار ہون"

سپہ سالار دیر تک یوسف کی صورت دیکھتا ہے"

سپہ سالار (کچھ دیر کے بعد) یوسف! کیا حقیقت مین تم اپنی زندگی سے بیزار
ہو اور کیا کوئی تمھارا ایسا دوست نہ تھا جو تمھین یہان آنے سے منع کرتا۔ افسوس
تم نے یہان آکے اپنی جان سے ہاتھ دھوئے۔ اگرچہ یہان بہت سے لوگ
بیٹھے ہین مگر اب مین صاف صاف کہدیتا ہون۔ یوسف! میرے نزدیک تمھارے
قتل کرنے سے زیادہ کوئی ظلم نہین۔ مین نے تمھارے ساتھ ہمدردی کا ارادہ کیا
تھا۔ دل مین ٹھیرائی تھی کہ تمھاری راستبازی کا امتحان لے کے تمھین رہا کردونگا"
لیکن اسکو کیا کرون۔ کہ تمھاری موت کا وقت آہی گیا تھا۔ اب میرا کچھ زور نہین
چل سکتا۔ خدا جانے میرے قصد سے آگاہ ہو گیا کہ اُسنے حضور بادشاہ کی
خدمت مین عرض کردیا۔ اور وہان سے ابھی ابھی حکمنامہ آیا ہے کہ تمکو فوراً
قتل کر ڈالون۔ اب تمھین بتاؤ۔ کہ مین کیا کرسکتا ہون۔ آہ! اس ظلم کا
مجھے زندگی بھر صدمہ رہیگا"

یوسف " آپکی اس ہمدردی کا مین مشکور ہون۔ مگر اس کو آپ کیا کیجیے کہ میری
قسمت ہی مین یہ حسرتناک موت لکھی تھی۔ اور رہا یہ کہ مین کیون آیا میرے نزدیک
قتل ہوجانا آسان ہے اور وعدے سے انحراف کرنا ممکن ہے۔ اب آپ میرے
لیے زیادہ ملول نہ ہوجیے میرے سوگوارون کا رونا میرے لیے کافی
بلکہ اصل تو یون ہے اُن کی آہ و زاری میری موت سے بدرجہا زیادہ بڑھ
ہوی ہے۔ اب آپ جلدی کرین۔ اور حکم دین کہ میرے قتل کا بندوبست
کیا جائے۔ نہین آپ اپنے سر ہرگز الزام نہ لیجیے"

سپہ سالار " اے شریف نوجوان یہ صرف تمھاری نوعمری کا نتیجہ تھا جو تم
آئے۔ کوئی تجربہ کار سپاہی ہوتا تو ہرگز نہ آتا۔ آخر تم زندگی سے کیون اسقدر بیزار
ہان تم اپنی معشوقہ سے جب اسوقت رخصت ہوئے تو اُس نے کیونکر رخصت کیا
کیا۔ شاید اُسکی آنکھون مین تو دنیا اندھیر ہوگئی ہوگی۔ مجھے تعجب ہے کہ تم
اُس نے یہان آنے کیونکر دیا"

**یوسف** ”وہ تو کسی طرح نہین آنے دیتی تھی - مین زبردستی اُسے تڑپتا چھوڑ کے چلا آیا - کیا عرض کرون کہ اُسکی کیا حالت ہے“

**سپہ سالار** ”افسوس! تم نے بڑی سنگدلی کی!! اور آہ - تم سے زیادہ سنگدلی اب میرے ہاتھون ظاہر ہوگی - یوسف مین معذور ہون - اب تمھارے چھوڑنیکی کوئی تدبیر میرے امکان مین نہین ہے“

**یوسف** ”آپ نے تو میرے حال پر بڑا رحم کیا - میری تقدیر مین یہ لکھا تھا - لیکن ایک بات کی التجا کرتا ہون - اگر آپ اُسکا وعدہ کرین تو مین بڑی خوشی سے جان دون“

**سپہ سالار** ”وہ کیا - بلا تامل بیان کرو - تم جو کچھ کہوگے اُسکو بخوشی خاطر پورا کرونگا“

**یوسف** ”کوئی تعجب نہین کہ میری معشوقہ بھی تھوڑی دیر مین یہان آکے موجود ہو جائے - کیونکہ میرے بعد وہ بھی اپنی جان دینے پر آمادہ ہے - مین آپ سے اس قدر عرض کرتا ہون کہ جہان تک ہوسکے آپ اُسکے بچانے کی کوشش کرین - افسوس آپ کا زور نہ چلے گا“

مگر آپ اُسے بچا دین تو بعد مرنے کے بھی ممنون رہونگا“

**سپہ سالار** ”اس امر پر مطمئن رہو - مین اُسے بچاؤن گا - مگر یوسف اگر وہ آگئی تو تمھاری موت پر ہر شخص کے آنسو ٹپک پڑین گے - اور جو تمھاری موت کو دیکھ لیگا - عمر بھر اُس کے دل سے حسرت نہ نکلے گی“

(ایک فوجی افسر سے) ”جاؤ - انتظام کرو کہ پانچ سو سوار آگے حاضر ہون اور گز گز بھر کے فاصلہ پر کھڑے ہو کے حلقہ باندھ لین تاکہ اہل غرناطہ مین سے کسی کو حملہ کرنے کی جرات نہو - اور جلاد کو حکم دو کہ تلوار لیکے حاضر ہو“

**فوجی افسر** ”(باادب) ابھی انتظام ہوا جاتا ہے“

**سپہ سالار** (یوسف سے) ”یوسف مجھے معاف کرنا - صرف شاہی حکم نے مجبور کردیا - افسوس!!“

**یوسف** ”آپ نادم نہ کرین - بس اب عجلت سے کام لیجیے - تقدیر کا فیصلہ جو کچھ ہو جلدی ظاہر ہو“

سپہ سالار ”اچھا یوسف تمکو کسی بات کی تمنا ہی؟ اگر دل مین کوئی آرزو ہو۔ تو صاف صاف بیان کردو۔ رہائی یا زندگی کے سوا اور جس بات کی آرزو ہو گی مین بسر و چشم پوری کرون گا“

یوسف ”یون تو دل مین آرزوئین بھری ہین۔ مگر اب مجھے کسی بات کی تمنا یا آرزو جو کچھ ہے وہ اسی قدر ہے کہ براہ عنایت آپ میرے قتل مین جلدی کرین“

سپہ سالار ”اچھا تم کسی کو کچھ وصیت کرنا چاہتے ہو“

یوسف ”کچھ نہین“

سپہ سالار ”تو اب چلو“

سپہ سالار کی زبان سے یہ جملہ نکلتے ہی لوگ آکے یوسف کو باندھ لیتے ہین اور قتلگاہ مین جو وہان سی کچھ دور ہٹ کی ہی لیجاتی ہین عیسائی سپاہی ننگی تلوارین لئے چارو طرف کھڑے ہین اور اُنکے بعد کچھ فاصلہ پر تماشائی کھڑے ہین جن مین سے اکثر آنسو بہا رہے ہین۔

سپہ سالار ”(قتلگاہ مین پہنچ کے) یوسف اب تمھاری زندگی کی آخری گھڑی ہے لیکن بڑی حیرت کی بات ہی کہ تمھارے چہرے سی کوئی علامت حزن و ملال کی نہین ظاہر ہوتی۔ ایسا استقلال کبھی میری نظر سے نہین گذرا“

یوسف ”مجھے کس بات کا ملال ہو۔ عیسائیون کے ہاتھ قتل ہونا میرے لیے باعث فخر ہے۔ موت مسلمان کے لیے اعلے درجہ کی کامیابی ہی۔ ہمارے ہادی برحق کا قول ہے الدنیا سجن المؤمن وجنة الکافر۔ بس اسی سی خیال کرلو کہ مسلمان کو دنیا چھوڑنے کا کیا غم ہو سکتا ہی۔ مین اس قالب عنصری کو چھوڑتے ہی جام شہادت پیون گا۔ ادہر زندگی ابدی و سرمدی حاصل ہو گی اُدہر خدا کے فضل و کرم سے امید ہے کہ اُسکی رحمت اور مغفرت پیشوائی کرکے مجھے جنت مین لے جائیگی۔ آہ پیاری معشوقہ سے چھوٹنے کا غم! یہ غم مجھے بیتاب کئے دیتا ہے مگر خدا کی ذات سے امید ہے کہ اس زندگی مین خدا یہ غم کھو دے گا۔ پیاری صفیہ مین تجھکو خدا سے لون گا“

سپہ سالار۔" بیشک ان ہی خیالات کی وجہ سے ایک مسلمان کو جان دینے کی زیادہ جرات ہوتی ہے مگر یوسف تمہارا یقین اور لوگون سے بڑھا ہوا ہے کیسی اور مسلمان کو اسس استقلال سے جان دیتے نہین دیکھا۔ افسوس کس دل سے کہون۔ یوسف۔ اب وقت آگیا (ایک اونچی تپائی کی طرف جو آگے رکھی تھی اشارہ کرکے) اس تپائی پر رکھدیا۔"

یوسف۔" ایک بات کا مین آرزومند ہون۔"

سپہ سالار۔" وہ کیا ہے؟"

یوسف۔" کہین سے تھوڑا پانی منگوا دیا جائے کہ وضو کرلون۔ اور دو رکعت نماز پڑھ لینے کی اجازت دیدی جائے۔"

سپہ سالار۔" بہتر۔"

سپہ سالار کے خدام دوڑ کے پانی لاتے ہین۔ اور یوسف وضو کرکے نہایت خلوص سے دو رکعت نماز پڑھتا ہے۔"

یوسف۔" (نماز سے فارغ ہوکر) اب مین خدا کی راہ مین جان دینے پر آمادہ ہون۔ اس وقت جتنے لوگ کھڑے ہین اگر مین نے ان کا کوئی گناہ کیا ہو تو مجھے معاف کردین۔ جہاد مین میرے ہاتھ سے عیسائیون پر جو زیادتی ہوے میرے نزدیک وہ گناہ نہین ہے۔"

اسکے سوا اور کوئی کسیکا گناہ ہو۔ تو معافی کا خواستگار ہون (چارون طرف دیکھ کر) دنیا۔ تو انسان کو بہت پیاری معلوم ہوتی ہے۔ اور تیری جدائی سب کو ناگوار ہوتی ہے۔ مگر چونکہ خدا کی راہ مین زندگی ہے ہاتھ دھوتا ہون۔ لہذا تجھ سے رخصت ہوتے وقت نہایت اطمینان اور استقلال سے کام لیتا ہون۔ سب سے رخصت (آسمان کیطرف دیکھ کر اور دعا کیلیے ہاتھ اٹھاکر) رب العالمین ساری آرزوئین اس حیرت منداون کو چھوڑکر تیرے پاس آتی ہین۔ اسکا تو یقین ہے کہ انکے ساتھ تو اچھا سلوک کریگا۔ مگر اس زندگی کی پچھلی کھڑی مین تجھ سے استقلال کا خواستگار ہون۔ مجھے ہمت دے کہ نہایت اطمینان اور استقلال سے کام لون۔"

جھک جاتا ہی اور گھٹنے ٹیک کے تپائی پر سر رکھدیتا ہے۔ جلاد اپنی برہنہ شمشیر کو پورے زور سے بلند کرتا ہی۔ ناگہان تماشائیون کی ہجوم سے ایک ضعیف العمر شخص افتان وخیزان چلاتا ہوا آتا ہی

ضعیف العمر۔ "ٹھیرو! ٹھیرو! ذرا مجھے آلینے دو"

سپہ سالار۔ "یہ کون شخص ہے؟ (اپنے ہمراہیون کی طرف خطاب کرکے) کوئی پہچانتا ہے؟"

دو چار آدمی۔ "حضور ہم لوگون نے تو اسکی صورت آج تک کبھی نہین دیکھی تھی"

ضعیف العمر۔ (قریب آکر) "کیا یہ ہو سکتا ہی کہ اس نوجوان کے عوض تم لوگ مجھے قتل کر ڈالو"

سپہ سالار۔ "نہین یہ کیونکر ہو سکتا ہی کسی بے جرم کو لیکے ہم ایک مجرم کو نہین رہا کر سکتے"

ضعیف العمر۔ "مجرم کون نہین؟ غرناطہ مین جو مسلمان ہی وہ تمہارا مجرم ہی ہی"

سپہ سالار۔ "اس نوجوان نے ہمارے بہت سے بہادر سپاہیون کو قتل کیا ہی جنکے خون کا معاوضہ اس شخص کے قتل کرنیکے سوا ہمکو اور کسی طرح نہین ملسکتا"

ضعیف العمر۔ "کیا یہ بھی نہین منظور ہے کہ اس نوجوان کے عوض تم جسقدر چاہو زر فدیہ لیلو"

سپہ سالار۔ "اس بارہ مین تحریک ہو چکی اور مجھے معلوم ہے کہ حضور شاہ کیسٹیل کو منظور نہین اس نوجوان سے ہمارے سپاہیون کو ایسا صدمہ نہین پہونچا کہ روپیہ سے ان کے آنسو پچھہ سکین"

ضعیف العمر۔ "آہ! ظالمو! اگر یہ دون باتین نہین منظور ہین تو یہ تو ہو سکتا ہے کہ مجھے اسکے ساتھ قتل کر ڈالو"

سپہ سالار۔ "نہین یہ بھی نہین ہو سکتا ہم ایک بیگناہ کے خون سے اپنی تلوار کو رنگین نہین کر سکتے"

ضعیف العمر۔ "ہزارون بیگناہ قتل ہو گئے۔ ہزارون بچے یتیم ہو گئے۔ ہزارون عورتین

بیوہ ہوگئین ہزارون خاندانون کی عصمت شعار خاتونین بے والی وارث ہوگئین اور تمہاری تلوارون مین بیگناہ کا خون نہین لگا! شرماؤ اس خدا سے جو تمہین جہنم مین لیجائیگا ڈرو اس ظلم سے جو تمہاری ہاتھون ظاہر ہوتا۔ اور دیکھو اس نوجوان کا قتل کوئی معمولی ظلم نہین ہے۔ گھر گھر مین اسکا ماتم ہوگا۔ اور افسوس ابھی غرناطہ مین کسی کو خبر نہین ۔ اگر معلوم ہوجائے تو سب لوگ آکے حملہ کردین یا تو اسے چھڑا لے جائین یا سب کے سب قتل ہوجائین "

**سپہ سالار** " تمہاری ان بیباکیون سے یہ نہوگا کہ یہ نوجوان رہا کر دیا جائے اور تم بھی اس کے ساتھ قتل کیے جاؤ "

ضعیف العمر اپنی قبا کے دامن سے ایک برہنہ تلوار نکالتا ہے اور سپہ سالار پر حملہ کرتا ہے "

**بہت سے عیسائی** " (گھبراکے) لینا! لینا! کون ہے ؟ قضا اس کے سر پر بھی کھیل رہی ہے "

سپہ سالار زخمی ہوتا ہے۔ جلاد مارا جاتا ہے اور ضعیف العمر گرفتار کرلیا جاتا ہے "

**سپہ سالار** " (یوسف سے) یوسف! ذرا سر اٹھاؤ "

**یوسف** " نہین نہین۔ اب دنیا کی منحوس صورت نہ دیکھون گا جس چیز کو چھوڑ دیا پھر اسکی طرف متوجہ ہونے سے کیا فایدہ! "

**سپہ سالار** " دیکھو یہ تمہارے پاس کون آیا ہے "

یوسف سر اٹھاکے دیکھتا ہے اور ضعیف العمر کے سامنے ادب سے جھک جاتا ہے "

**یوسف** " قاضی صاحب آپ کہان ؟ آپ نے اس ضعیفی پر یہ کیا ظلم کیا ؟ "

**قاضی ابو یحیی** " یوسف تمہارے بعد جینا بیحیائی ہے۔ اس عمر بھر کے صدمے سے مجھے یہی اچھا معلوم ہوا کہ تمہاری ساتھ ہی مین بھی دنیا کو خیرباد کہون "

**یوسف** " آہ! مین کیسا سخت جان ہون کہ ایسے ایسے سامان حسرت دیکھتا ہون اور زندہ ہون افسوس! یہ بھی ایک وقت ہے کہ آپ عیسائیون کے ہاتھ مین

گرفتار ہین - اور مین کھڑا اسیر دیکھہ رہا ہون - جلاد کو آپ ہی نے قتل کیا ؟

**قاضی ابو یحییٰ** ” ہان مین ہی نے قتل کیا “

**یوسف** ” مجھے تو خیال تھا کہ پیاری صفیہ کا صدمہ مرتے وقت دل مین لیجاؤن گا - اب دو صدمہ ہوگئے ! افسوس ! کیا کرون بے بس ہون “

**سپہ سالار** ” یوسف یہ کون شخص ہین - اس ضعیفی مین انھون نے بڑی جرائت کی “

**یوسف** ” یہ شہر غرناطہ کے مشہور قاضی ہین - قاضی ابو یحییٰ ! افسوس میری محبت نے ان کے ساتھہ بھی دشمنی کی “

ایک دوسرا ابھی جلاد بلوایا جاتا ہے

**سپہ سالار** ” یوسف اور قاضی صاحب سے اب تم دونون کی تمنا ایک ساتھ پوری ہوگی - دونون تپائی پر اپنے سر رکھدو “

**یوسف** ” (قاضی صاحب سے) قاضی صاحب آپ نے مجھے بہت بڑا صدمہ دیا - خیر - مگر اب مجھے پہلے قتل ہو لینے دو - کہ آپ کی موت مجھے نظر نہ آئے “

**قاضی ابو یحییٰ** ” نہین یوسف - مجھے بھی ساتھ ہی قتل ہونے دو “

قاضی صاحب اور یوسف دونون گھٹنے ٹیکے تپائی پر برابر سر رکھدیتے ہین

**جلاد** ” تلوار کھینچ کے ! تمام اہل کیسٹل گواہ رہو کہ ان دونون کو مین سپہ سالار افواج کیسٹل کے حکم سے قتل کرتا ہون - اگر یہ بے جرم ہون تو انکے قتل کا مواخذہ میری گردن پر نہین ہے - (حضور سپہ سالار کیسٹل کیطرف دیکھکر) آپ پھر اجازت دین تاکہ مین بری الذمہ ہوجاؤن

**سپہ سالار** ” ہان مین اجازت دیتا ہون - بلکہ حسب فرمان شاہی تمکو حکم دیتا ہون کہ انکو فوراً قتل کر ڈالو “

جلاد ایک ہی تلوار مین کام تمام کر دیتا ہے یوسف اور ابو یحییٰ کے سر کاٹ کے تپائی کے نیچے گر پڑتے ہین اور پھر تڑپنے لگتے ہین چارون طرف ایک سکوت ہو جاتا ہے اور اسی سکوت کے عالم مین تماشائیون کے ہجوم مین سے رونے کی آوازین سنی جاتی ہین

**سپہ سالار** ”(حسرت سے کہتے ہین) اس نوجوان کے مارے جانیکا مجھے بھی بہت ہوا اگرچہ شاہی دبدبہ قائم کرنیکے لیے ضرور ہی کہ وہ لوگ قتل کیے جائین جنکے ذمہ تھوڑا بھی جرم بغاوت ثابت ہو اگر ایسے شریف راستباز اور خوشرو نوجوان کو بچا دینا چاہیے عام فتوحات کے وقت قاعدہ ہے کہ کامیاب فریق کے لوگ بڑا ظلم کرتے ہین - اور انکا وہ ظلم جائز خیال کیا جاتا ہے - لیکن ان مین دو چار ہی خون ایسے ہوتے ہین جو اس فریق کی کامیابی پر خاک ڈالدیتے ہین - اور قیامت تک کیلیے اوسے ذلیل کر دیتے ہین یوسف کا مارا جانا ایسا واقعہ ہے کہ قیامت تک لوگ یاد کرین گے - اور ہم لوگون کو ظالم کہینگے تاریخین ہمارے اس ظلم کو اور اوبھار کے دکھائینگی “ مگر اب کیا ہو سکتا ہے - جو ہونا تھا ہو چکا “

تماشائیون کے ہجوم سے ایک نوجوان نمایان ہوتا اور آتے ہی سپہ سالار پر حملہ کرتا ہی مگر سپہ سالار اسکے وار کو خالی دیتا ہے اور جو لوگ اسے ماخوذ کرنا چاہتے ہین ان مین سے کئی اس کے ہاتھ سے مارے جاتے ہین -

**نوجوان** ” ہائے ظالم نعرانیو! مجھے تمسے لڑنا اور مقابلہ کرنا نہین منظور ہے اور یہ ممکن نہین کہ تم مجھے زندہ گرفتار کر سکو - اس لیے کہ مین جان دینے کے لیے آیا ہون - زیادہ احتیاط ہو تو مجھے گھیرے رہو تاکہ مین جس کام کے لیے آیا ہون وہ پورا ہو جائے “

**سپہ سالار** ” (اپنے لوگون سے) اچھا چھوڑ دو - دیکھو یہ شخص کیا کرتا ہے مگر گھیرے رہنا “ خبردار نکل کے جانے نہ پائے “

نوجوان قاضی ابو یحیی اور یوسف کی لاشون کے پاس جاتا ہے - دونون کے سر جو دور پڑے ہوے تھے ان کو لا کے جسمون سے جوڑ کے رکھتا ہے -

**نوجوان** ” یوسف کی لاش کیطرف خطاب کر کے) آہ! تم وفادار تھے دونون اپنے قول کے سچے اور ارادے کے پورے تھے دونون نے وفاداری - راستبازی اور نیک نامی کے ساتھ جان دی - تم دونون کو خدا نے اپنے پاس بلا لیا تمنے خدا کے

نام پر اپنی جانون کی قربانی چڑہائی اور خدا نے قبول کی - آہ میری آرزوئین کسقدر
جلد تازہ ہو جاتین - ان دونون جسمون مین پھر جان آجاتی - پیارے یوسف -
تیری صورت ویسی دلربا ہے - مرنے کے بعد بھی تیرے حسن کی شعاعین میرے
دلکی آنکھون کو خیرہ کئی دیتی ہین آہ! خدا تجھے جنت نصیب کرے تو بہت اچھا
گیا اور اپنے چاہنے والون کو بہت بڑے امتحان مین چھوڑ گیا - آہ! کہان تک
روؤن - اب تو آنسو خشک ہو گئے اور خون جو محبت کی گرمی مین پھرتا تھا
رگون مین خشک ہو کے بالکل تھم گیا - پیارے یوسف خدا کرتا تم
دیکھتے کہ تمھارے سرہانے کون کھڑا ہے آہ! تمھاری صفیہ آئی ہے "

اتنا کہہ کے نوجوان پگڑی سر پر پھینکدیتا ہے اور عبا اتار
کے ڈالتا ہے زنانہ ریشمی قمیص لگے ہین اور طلائی کام
کی خمار سر پر ڈالتا ہے اور لمبے لمبے بال دونون
طرف شانون پر بکھر جاتے ہین "

دو لو - اگر نہ پہچانا ہو تو اب پہچان لو! آہ اب تم سے یون ملاقات نہین ہو سکتی
کہ میرے لیے تم آنکھین کھولو بلکہ اگر مین تم سے ملنا چاہون تو خود مجھے آنکھین
بند کر کے تمھارے برابر لیٹ جانا چاہیے - پیارے یوسف - تمھین بہت دیر
میرا انتظار کرنا پڑا - گھبراؤ نہین - بس اب آتی ہون "

صفیہ آنسو پونچھ ڈالتی ہے اور تمام حاضرین کیطرف متوجہ ہوتی ہے "

اے ظالم کافرو! اور اے وہ لوگو جو ان ظالمون کا تماشہ دیکھ رہے ہو تم کو
شاید نہ معلوم ہو گا کہ یہ مظلوم کون تھا - اور مین کون ہون - اور وہ
ضعیف العمر شخص کون تھا جس نے خود اپنی جان دی - سنو وہ یوسف
جسکی جرأت نے عیسائیون کو صدہا شکستین دین اور جسکی تلوار دیکھ کے ہمیشہ
ان کے دل مین دہشت سما جاتی تھی جسکو غرناطہ کے کسی بزرگ نے جہاد پر بھیجا تھا
اور جسکے نام سے غرناطہ کا ہر بچہ اور ہر عورت واقف ہے آہ! یہی مظلوم
وہ خوشرو نوجوان جسکی لاش سے بھی عجب حسن داد کے نمونے ظاہر ہوتے
ہین - وہی یوسف تھا - یوسف کی معشوقہ جو پردہ کی بیٹھنے والی تھی اسے

ج سب بے پردہ دیکھ لو آہ! وہ کمبخت صفیہ مین ہی ہون جس نے یوسف کو
...ی پر بھیجا تھا - ہاے! میرا قدردان اور میرا پردہ دار خاک پر پڑا ہے
...ہ مین تم سب کے سامنے کھڑی آنسو بہا رہی ہون - اس زمانہ
...دکر وجب تم کیسے خود امیر المومنین میری صورت دیکھنے کے
...اق تھے اور نہین دیکھ سکتے تھے - آہ! وہی مین آج بے ننگ و ناموس
...کے اس میدان مین آئی ہون "

...اہل غرناطہ! میرے کہنے سے اور میرے عشق کے جوش مین
...ف نے جیسی بہادری دکھائی اس کے تم سب گواہ رہو - اور تم مین
...کثرون نے یوسف کی جنگ آزمایون کا تماشہ بھی دیکھا ہوگا -
...پوچھنے والون کو تمہاری ہی زبانی معلوم ہوگا کہ یوسف کا عشق
...سچا تھا اور اس نے کس پاکبازی سے غرناطہ کی ایک لڑکی کی شرط پوری
...تم ہی اب بھی دیکھو کہ اسکی معشوقہ صفیہ کیسی وفادار تھی اور اس
...س استقلال سے اپنے عاشق پر اپنے آپ کو قربان کر دیا - یا یون کہو
...سکا ساتھ دیا - یوسف کی داستان جس کسے سے بیان کرنا
...س کے سامنے میری اس وفاداری کا حال بھی بیان کر دینا -
...اب رخصت "

اس کے بعد صفیہ جھکتی ہے
اور یوسف کی لاش سے لپٹ
کے پیشانی کا ایک بوسہ لیتی ہے "

...ی صفیہ! یہ اس گرمجوشی کے بوسے کا جواب ہے جس نے مجھے شرما دیا
...یوسف کی لاش کے برابر بیٹھ کے اور اسکے سینہ کی طرف جھک کر
...و پوری کر دینے والی چھری "

چھری نکال کر دو دفعہ سینہ مین بھونک
لیتی ہے اور یوسف کے سینے پر گر پڑتی ہے "

...اللہ اکبر! ...کے! افسوس! اس لڑکی کی تقدیر نے مجھے بیخود بنا دیا ہے مجھے

خیال ہی نہ رہا اور اوس نے اپنا کام تمام کر دیا۔ آہ! یوسف کی وصیت کا خیال بھی نہ رہا
(اپنے خدام سے) دیکھو اس لڑکی مین کچھ جان ہو تو جلدی اٹھاؤ۔ افسوس! یوسف
نے مجھ سے ایسی راستبازی برتاؤ کیا اور مین نے ایسی غفلت ظاہر کی!۔
جلدی اوٹھاؤ دیکھو زندہ یا مرگئی "

سپہ سالار کے خادم دیکھتے ہین اور بالکل بیجان پاتے ہین "

ایک خادم " حضور۔ کچھ نہین رہا۔ ہاتھ پاون مین ذرا یونہی سے گرمی باقی ہے
اور ایک منٹ مین یہ بھی کھوگی۔

سپہ سالار " یہ غمناک حادثہ ہماری کامیابی کو خاک مین ملا دیتا ہے "
تماشائیون سے نکل کے زینب آتی ہی
اور ڈاڑھین مار مار کے روتی ہے

زینب " آہ! اس عشق کے رازدارون مین اکیلی مین ہی باقی رہ گئی۔ خدا ظالمون
سے بدلہ لے۔ مجھ مین اتنی جرأت نہین کہ اپنے آپ کو ہلاک کر ڈالون۔ یوسف
شہید وفا تھا آہ وفاداری نے اسکی جان لی۔ نہین یوسف ہی نہین۔
صفیہ بھی شہید وفا ہی "

سپہ سالار " بیشک یہ دونون شہید وفا تھے "

خوش الم ہین سب دیکھنے والے رونے لگتے ہین اور عیسائی
اور مسلمان دونون کی آنکھون سے آنسو جاری ہو جاتے ہین

زینب " لوگو جو کچھ ہونا تھا ہوا۔ اب دونون شہیدان وفا کے حق مین دعائے
مغفرت کرو "

سب لوگ " ہم سب لوگ گواہ ہین کہ یہ دونون عاشق و معشوق شہیدان وفا
ہین خدا دونون کی مغفرت کرے اور اس عالم مین دونون ایک دوسرے کی
وصل سے کامران رہین گے

تمام شد

| نام کتاب | قیمت | نام کتاب | قیمت | نام کتاب | قیمت | نام کتاب | قیمت |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ایضاً جلد ششم | عہر | یوسف نجمہ کامل | عہر | لال کپتان | ۲ر | عثمان مریم | ۴ر |
| ہفت پیکر اول | عہر | دلکش ہر دو حصہ | ۴ر | مارگیرٹ | ۴ر | ماریہ سلطانہ | ۲ر |
| ایضاً دوم | عہر | فلورا فلورنڈا | عہ | تسخیر | ۳ر | خواب عبرت | ۱۰ر |
| ایضاً سوم | ۶ر | بدر النسا کی مصیبت | ۲ر | سلیم مہر النسا | ۲ر | خون آرزو | ۲ر |
| [illegible] شاہین | ر | خضر شباب | ۴ر | سعید زکیہ | ۲ر | شیل متی | ۲ر |
| [illegible] عبد الرحیم رباعی | ۱ر | برق غضب | ۳ر | نسیم آرزو | ۲ر | پردہ راز | ۴ر |
| [illegible] شش اردو | ۶ر | فیروزہ محمود | ۵ر | فریب حسن | ۱ر | وفائی خانصاحب | ۳ر |
| [illegible] ستہ بہار | مر | حجاب النسا | ۲ر | عامر صفیہ | [illegible] | عمیر و ریحانہ | ۱ر |
| [illegible] دل لگی | مر | مشیر الشباب ہر دو حصہ | | منصور خورشید جمال | ۱ر | نازنین | ۱ر |
| [illegible] چندا اردو | مر | کامل | ۶ر | خورشید بہو | ۲ر | شہزادہ چین | ۲ر |
| [illegible] مینا کامل | ۶ر | سلیمان عذرا | ۲ر | جفاے ناز | ۳ر | سونے کی چڑیا کامل | ۲ر |
| [illegible] ون کا مذاق | ۱ر | بوالہوس نواب | ۲ر | رہبر | ۲ر | دو جورو کا شوہر | ۴ر |
| ہارون رشید | ۰ر | عصمت کا البم | ۴ر | معشوقہ عرب | ۶ر | محبت کی پتلی | ۳ر |
| [illegible] من طوطا | ۰ر | طلسم بنگال نظم | ۱ر | دلبر | ۳ر | مہارانی دیرمتی | ۲ر |
| [illegible] سالنگا اردو | ۰ر | کمسن بی بی مسن شوہر | ۱۰ر | اشک خون | ۲ر | ہیرے کی کنی | ۲ر |
| [illegible] گمنام | ۰ر | جوان بی بی مسن شوہر | ۱ر | خون جگر | ۲ر | وفاے دلبر | ۴ر |
| [illegible] ناول | | ظالم عشاق | ۲ر | محبوس گذشت | ۵ر | پرانا چند دل | ۲ر |
| | | معشوقہ فرانس | ۸ر | رشید و زہرہ | ۱۰ر | پارس کا ٹکڑا | ۱ر |
| [illegible] العزیز و رجب | ۵ر | لاڈلی بیٹی | ۱۰ر | ذبیح فاطمہ | ۳ر | سپاہی کی دلہن | ۳ر |
| [illegible] مس انجلینا | ۵ر | نشتر | ۴ر | معشوقہ عذرا | ۳ر | اٹھتی جوانی | ۴ر |
| [illegible] تاج | ۲ر | اوزنگ زیب چنچل کماری | ۲ر | ڈاکٹر کی بیٹی | ۵ر | خار غم | ۱۰ر |
| [illegible] وفا | ۵ر | اشک حسرت | ۶ر | پاکدامن | ۳ر | امید وصال | ۲ر |
| [illegible] محبت | ۵ر | سلطان نازک ادا | ۲ر | ثمرہ دیانت | ۳ر | تاریخ افغانستان | ۱ر |
| [illegible] ندنی | ۳ر | نئی نویلی | ۱۰ر | مہر تبا | ۲ر | قتیل حسرت | ۳ر |
| [illegible] پرین | ۸ر | عیار و نکا عیار | ۶ر | عیاشی کا خفیہ راز | ۳ر | کرشمہ الفت | ۰ر |
| [illegible] کامل | ۴ر | جام زہر | ۵ر | یاقوت کی کان | ۸ر | اندھیر نگری | ۲ر |